عمران سیریز
سازش پلان
مظہر کلیم ایم اے

مجبوریوں کی وجہ سے میں آپ سب کے خطوط کا جواب نہ دے سکوں تو یہ علیحدہ بات ہے لیکن آپ یقین کیجئے آپ کے ارسال کردہ تمام خطوط میں باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اور ان خطوط میں آپ جو مشورے اور تجاویز تحریر کرتے ہیں وہ سب میرے لئے مشعل راہ کا کام دیتے ہیں آپ کی طرف سے پسندیدگی جہاں میرا حوصلہ بڑھاتی ہے وہاں آپ کی طرف سے میری خامیوں اور غلطیوں کی نشاندہی بھی میری تحریر کے حسن کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی مجھے اپنی آراء سے اسی طرح نوازتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر تقریباً نیم دراز عمران چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی ڈولی۔ عمران ومران سپیکنگ وکیکنگ۔ آپ واپ۔ کون وون صاحب واب بول وول رہے وہے ہیں ویں......" عمران نے بڑے رواں سے لہجے میں کہا، لیکن اس کے انداز میں شرارت تھی۔

"ثریا بول رہی ہوں بھائی جان"...... دوسری طرف سے ثریا کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے یہ ربڑ وبڑ کی گڑیا بڑھیا......" عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

"بھائی جان آپ تو مجھے بڑھیا کہہ رہے ہیں جب کہ اماں بی مجھے دودھ پیتی بچی سمجھتی ہیں...... پلیز بھائی جان اماں بی کو سمجھائیں"...... ثریا نے منت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا۔ کیونکہ

ثریا نے اگر بڑھیا کہلوائے جانے کا برا نہ منایا تھا تو اس کا مطلب تھا کہ اسے عمران سے کوئی خاص کام پڑ گیا تھا ورنہ تو وہ اس لفظ پر ہی بری طرح پیچ پا ہو جاتی۔

"لاحول ولا قوۃ .... تو تمہارا مطلب ہے کہ اماں بی نا سمجھ ہیں۔ واقعی اماں بی سچ کہتی ہیں کہ آج کل کی تعلیم ہی ایسی ہے کہ چار کتابیں پڑھ کر یہ حالت ہو جاتی ہے کہ والدین کو بھی نا سمجھ کہا جانے لگتا ہے۔ وہ ایک شاعر نے کیا سچا شعر کہا ہے کہ "ہم ایسی سب کتابیں لائق ضبطی سمجھتے ہیں کہ جن کو پڑھ کر بیٹیاں ماؤں کو خبطی سمجھتی ہیں۔ کچھ اس قسم کا ہی شعر تھا"...... عمران نے جان بوجھ کر لہجے کو غصیلا بناتے ہوئے اور شعر میں اپنی مرضی کی تحریف کرتے ہوئے کہا۔

"بھائی جان پلیز آپ یہاں کوٹھی آجائیں۔ یونیورسٹی کی طرف سے ایک تفریحی ٹرپ جزیرہ فیروزہ پر جا رہا ہے اور یہ تجویز بھی میری تھی، لیکن اب اماں بی اجازت ہی نہیں دے رہیں۔ میں نے لاکھ منت کی ہے مگر وہ مانتی ہی نہیں"...... ثریا نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو نہ جاؤ۔ کیا ضرورت ہے اتنی دور جانے کی۔ ایسا کرو کہ فیروزہ کو کوٹھی بلوا لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فیروزہ کو کوٹھی بلوا لوں کیا مطلب وہ جزیرہ کوٹھی میں کیسے آسکتا ہے کیا آپ کا دماغ درست ہے"...... ثریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لو اماں بی تو اماں بی اب بڑے بھائی کا دماغ بھی خراب ہو گیا۔ اور پڑھو یونیورسٹی۔ خود ہی تو کہتی ہو کہ فیروزہ میری فرینڈ ہے۔ بڑی

خوبصورت ہے۔ بڑی سمارٹ اور سویٹ ہے۔ حالانکہ میں نے کئی بار تمہیں سمجھایا ہے کہ ہتھنی کو سمارٹ کہنا، طوطے جیسی ناک اور کرنجی آنکھوں والی کو خوبصورت کہنا اور زہر کو قند میرا مطلب ہے سویٹ کہنا ذوقِ سلیم کے خلاف ہے۔ مگر تم تو مانتی ہی نہیں تھی، اور اب کہہ رہی ہو کہ فیروزہ کیسے کوٹھی آسکتی ہے۔ تو کیا وہ اب اس قدر پھیل چکی ہے کہ اتنی بڑی کوٹھی میں پوری نہیں آسکتی کمال ہے"...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی کی طرح رواں ہو گئی تھی۔

"فیروزہ ویروزہ میری کوئی فرینڈ نہیں ہے .... فیروزہ جزیرے کی بات کر رہی تھی۔ ٹھیک ہے۔ اگر آپ نہیں آتے تو میں اکیلی آجاتی ہوں فلیٹ پر۔ میں اماں بی کو کہہ دوں گی کہ آپ نے خود فون پر کہا تھا کہ میں اکیلی آجاؤں"...... ثریا نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ایسا غضب نہ کرنا ورنہ اماں بی کا جلال مجھ غریب پر ایسا نازل ہو گا کہ میرے سر پر ایک بال بھی باقی نہ رہے گا اور میں نے جو خوبصورت کنگھیاں اپنے لئے خریدی تھیں وہ مجھے مجبوراً کسی گنجے کو تحفے میں دینی پڑ جائیں گی۔ میں خود آرہا ہوں"...... عمران نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جلدی آئیں...... فوراً ورنہ......" ثریا نے اور زیادہ دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا آرہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈریسنگ روم سے جب

وہ باہر نکلا تو اس کے جسم پر ململ کا باریک کشیدہ کاری والا کرتا ۔ نیچے
چوڑی دار پاجامہ اور پیروں میں سلیم شاہی جوتا تھا اور یہ لباس اس نے
خاص طور پر اس لئے پہنا تھا کہ یہ اماں بی کا پسندیدہ لباس تھا اور اماں بی
اس لباس کو دیکھتے ہی خوش ہو جائیں گی اس طرح اس کی سفارش کے
مان لئے جانے کے امکانات بڑھ سکتے تھے ۔ سلیمان کو آواز دے کر اس نے
دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے سڑک پر آ گیا ۔
فلیٹ کے نیچے موجود گیراج سے اس نے کار نکالی اور کوٹھی کی طرف
روانہ ہو گیا ۔

" یہ کیا لباس پہن لیا ہے آپ نے ۔ کاجل کے ڈورے بھی کھینچ لینے تھے
آنکھوں میں " ...... برآمدے میں اس کے انتظار میں کھڑی ثریا نے عمران
کے کار سے نیچے اترتے ہی منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ ثریا کو ہمیشہ سے اس
لباس سے چڑ تھی ۔

" ارے ارے اماں بی کو منانے کے لئے یہ لباس ضروری ہے " ....
عمران نے جواب دیا تو ثریا بے اختیار مسکرا دی ۔

" ہاں واقعی ...... شکریہ بھائی جان پلیز اماں بی کو منوا دیں ۔ ورنہ میں
خود کشی کر لوں گی ۔ ابھی ساری کلاس فیلو یہاں پہنچ جائیں گی ۔ اور پھر
اماں بی نے ان کے سامنے انکار کر دیا تو آپ خود سوچیں کہ میری کتنی بے
عزتی ہو گی پلیز بھائی جان " .... ثریا نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا ۔

" تم نے ڈیڈی سے کہنا تھا ۔ اس گھر میں تمہارے سب سے بڑے
حمایتی تو وہ ہیں " ...... عمران نے راہداری میں چلتے ہوئے کہا ۔

" ڈیڈی نے کہا تھا مگر اماں بی نے انہیں بھی جھاڑ دیا اور وہ غصے ہو کر
دفتر چلے گئے ہیں " .... ثریا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" اوہ یہ تو جلال عظیم کی نشانیاں ہیں ۔ اللہ رحم کرے " ۔ عمران نے
سہمے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اتنی دیر میں وہ اماں بی کے خاص کمرے کے
دروازے تک پہنچ گئے تھے ۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے دستک دی ۔

" دفع ہو جاؤ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ نہیں جانا تو پھر ...... " اندر
سے اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی ۔

" ارے ارے اماں بی ۔ اتنا غصہ ۔ آپ تو خود کہتی ہیں کہ غصہ شیطان
دلاتا ہے " ۔ عمران نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

" اوہ تم ۔ تم کیسے آ گئے " ۔ اماں بی نے حیران ہو کر عمران کو دیکھا ۔ وہ
صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں ۔

" بس اماں بی بیٹھے بیٹھے آپ کی تصویر میری نظروں کے سامنے ابھری
اور میں اس طرح کھنچا چلا آیا جیسے لوہا مقناطیس کی طرح کھنچا چلا جاتا ہے
اور ویسے بھی اماں بی مجھے تو سکون بھی آپ کے قدموں میں ہی ملتا ہے " ۔
عمران نے کہا اور اماں بی کے قدموں میں قالین پر بیٹھنے لگا ۔ اماں بی کے
چہرے پر مسکراہٹ کا تاثر ابھرا ۔

" ارے ادھر میرے پاس بیٹھو اتنے اچھے کپڑے خراب ہو جائیں گے ۔
تم تو ماں کو بھول ہی گئے ہو " .... اماں بی نے مامتا بھرے لہجے میں کہا
اور عمران مسکراتا ہوا اماں بی کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا ۔ ثریا جان بوجھ
کر باہر رک گئی تھی تا کہ اماں بی اسے ساتھ دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ عمران

کو اس نے بلایا ہے۔

"آپ جیسی شفیق ہستی کو کون بھلا سکتا ہے اماں بی۔ آپ اپنی قدر میرے دل سے پوچھیں"۔ عمران نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"جیتے رہو۔ تمہیں دیکھ کر میرے دل میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے"...... اماں بی پوری طرح نرم ہو چکی تھیں۔

"اماں بی ثریا ابھی راہداری میں ملی تھی۔ پتہ نہیں کیوں رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا بھی لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اپنے کمرے میں چلی گئی ہے کیا ڈیڈی نے ڈانٹا ہے اسے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لاڈ پیار نے تو اسے بگاڑ دیا ہے...... روتی ہے تو رونے دو۔ اب میں اس کے رونے کی وجہ سے تو اسے کسی بے آباد جزیرے میں بھیجنے سے رہی شرم نہیں آتی اسے۔ اب بھلا تم خود سوچو جوان جہان لڑکی کسی بے آباد جزیرے میں جا سکتی ہے"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اماں بی وہ تو کہہ رہی تھی کہ سہیلیوں کے ساتھ یونیورسٹی کی طرف سے جا رہی ہے۔ یونیورسٹی والے تو پورا انتظام کر کے جاتے ہیں پھر اس کی سہیلیاں بھی تو ساتھ ہوں گی۔ پھر جزیرہ کیسے بے آباد اور ویران ہو سکتا ہے"...... عمران نے ثریا کی وکالت کرتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو میں اسے ہرگز اکیلے نہیں جانے دے سکتی۔ تمہارے ڈیڈی اس کی سفارش کر رہے تھے۔ میں نے کہہ دیا کہ تم ساتھ چلے جاؤ۔ پھر بھیج سکتی ہوں۔ خود تو ساتھ جاتے نہیں اور جوان لڑکی کو اکیلے بھیج رہے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ کیا زمانہ آگیا ہے"...... اماں بی نے پھنکارتے

ہوئے کہا۔

"اماں بی آپ ساتھ چلی جائیں آپ کی بھی تفریح ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو لڑکے اب میں جاؤں گی تفریح کرنے۔ تمہارے ڈیڈی تو آج تک لے نہیں گئے تفریح کے لئے۔ اور اب میں بیٹی کے ساتھ جاؤں گی جزیرے پر تفریح کرنے۔ خبردار جو آئندہ یہ بات منہ سے نکالی"۔ اماں بی نے بھڑک کر کہا۔

"اماں بی...... بیس سہیلیاں جا رہی ہیں۔ باقاعدہ بس ہو گی۔ یونیورسٹی کے چار پروفیسر اور وائس چانسلر صاحب بھی ساتھ جا رہے ہیں میں اکیلی تو نہیں جا رہی"۔ اسی لمحے ثریا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بس میں نے کہہ دیا ہے کہ نہیں جانا۔ جاؤ اپنے کمرے میں خبردار اب اگر جانے کا نام بھی لیا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا"...... اماں بی نے کہا۔

"جانے دیں اماں بی۔ میری ضمانت پر بھیج دیں"۔ عمران نے سفارش کرتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر اجازت مل سکتی ہے کہ تم ساتھ جاؤ۔ بس"...... اماں بی نے کہا۔

"یہ...... یہ کیسے ہو سکتا ہے اماں بی۔ میں کیسے ساتھ جا سکتا ہوں۔ اس کی سہیلیاں ساتھ ہوں گی"...... عمران نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اماں بی بے شک بھائی جان کو ساتھ بھیج دیں"...... ثریا

نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے عمران کے ساتھ جانے پر اس لئے اعتراض نہ تھا کہ اس کی ساری سہیلیاں عمران کے قصیدے اس کے منہ سے سن سن کر اس سے ملنے کی بے حد شائق تھیں لیکن عمران کبھی اس کی سہیلیوں سے ملنے پر تیار ہی نہ ہوتا تھا جب کہ اب یہ موقع آگیا تھا کہ اس کی سہیلیوں کی فرمائش بھی پوری ہو جاتی اور وہ بھی تفریحی ٹور پر جا سکتی تھی اس لئے اس نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔

"ارے ارے میں کیسے ساتھ جا سکتا ہوں وہ تمہاری سہیلیاں۔ وہ تمہارا تفریحی ٹور"۔ عمران نے واقعی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ اماں بی یہ شرط لگا دیں گی ورنہ وہ کبھی بھی کوٹھی نہ آتا۔

"کیوں...... جوان بہن کو تو اکیلے بھیجنے کی سفارش کر رہے تھے اور خود تم مرد ہو کر نہیں جا سکتے۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیا ثریا کی سہیلیاں تمہیں کھا جائیں گی۔ بس میں نے کہہ دیا ہے کہ تم ثریا کے ساتھ جاؤ گے ورنہ ثریا بھی نہ جائے گی"۔ اماں بی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اماں بھائی جان تو اس طرح شرما رہے ہیں جیسے یہ لڑکے کی بجائے لڑکی ہوں"...... ثریا نے اب لطف لیتے ہوئے کہا۔

"خبردار جو میرے بیٹے کو لڑکی کہا۔ اللہ نے ایک ہی تو بیٹا دیا ہے۔ تم اسے بھی لڑکی بنانا چاہتی ہو۔ بس ٹھیک ہے۔ اب تم بھی جاؤ گی اور عمران بھی جائے گا۔ میں دیکھتی ہوں کیسے انکار کرتا ہے یہ"...... اماں بی کی ذہنی رو پلٹ گئی۔

"لیکن لیکن میں بس میں کیسے جاؤں گا۔ سیٹیں تو ساری پر ہوں گی"۔ عمران نے ایک کمزور سی دلیل کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

"بڑی بس ہوگی۔ سیٹوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔ ثریا نے جلدی سے کہا اور اسی لمحے ملازم نے اندر آکر باہر ثریا کی سہیلیوں اور بس کے آنے کی اطلاع دی۔

"چلیں بھائی جان، بس آگئی ہے"...... ثریا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اماں بی کیا واقعی آپ مجھے بھیج رہی ہیں۔ وہ ثریا کی سہیلیاں۔ اور ایک دو بھی نہیں...... اکٹھی بیس......" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا وہ واقعی بری طرح پھنس گیا تھا۔

"بس بس...... نخرے مت کرو۔ لڑکیاں تمہیں کھا نہیں جائیں گی۔ بہن کے ساتھ باپ نہیں تو بھائی ہی جاتے ہیں۔ جاؤ"...... اماں بی نے کہا۔

"اچھا اماں بی دعا کریں کہ میں صحیح سلامت واپس آجاؤں"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہوگا"...... اماں بی نے کہا اور عمران انہیں سلام کر کے کمرے سے باہر آگیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنی کار میں ساتھ جائے گا اور پھر سب کو آگے روانہ کر کے وہ خاموشی سے اپنے فلیٹ پر چلا جائے گا لیکن جیسے ہی وہ پورچ میں پہنچا۔ وہاں ثریا کے ساتھ ایک معزز آدمی اور چار ادھیڑ عمر خواتین کھڑی تھی۔

" یہ میرے بھائی جان ہیں علی عمران ۔ اور بھائی جان یہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں سر اشتیاق احمد ۔ اور یہ ہماری پروفیسر ہیں ۔ مسز ملک ۔ مسز ارجمند ۔ مسز فریحہ اور مس جہاں تاب" .... ثریا نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو آپ ہیں علی عمران صاحب ۔ آپ سے ملنے کا تو مجھے بے حد اشتیاق تھا ۔ سر سلطان آپ کی بے حد تعریفیں کرتے ہیں ۔ وہ میرے دور کے عزیز ہیں " ...... وائس چانسلر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور گرمجوشانہ انداز میں عمران سے مصافحہ کیا۔

" سر سلطان .... اوہ تو آپ کا تعلق بھی سر سے ہے ۔ ویسے عجیب رواج آگیا ہے کہ پہلے ذات کو بعد میں لکھا جاتا تھا اب پہلے لکھا جاتا ہے ۔ بہر حال کیا کیا جا سکتا ہے ۔ ویسے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے " .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر اشتیاق احمد بے اختیار ہنس پڑے ۔ جب کہ خواتین پروفیسرز بھی بے اختیار ہنس دیں ۔

" سر کا خطاب ہمیں حکومت کی طرف سے دیا گیا ہے ۔ یہ ہماری ذات نہیں ہے " ..... سر اشتیاق احمد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا اچھا سمجھ گیا ۔ ویسے حکومت کی پلاننگ کے بھی کیا کہنے ۔ ظاہر ہے یونیورسٹی کا وائس چانسلر بنانے کے لئے یہی کچھ کیا جانا چاہئے تھا ۔ اب بغیر سر کے تو .... " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار بھی سر اشتیاق احمد بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔

" واقعی تمہارے متعلق جیسا سنا تھا تم ویسے ہی ہو ۔ ثریا نے ہمیں بتایا

ہے کہ تم ہمارے ساتھ جاؤ گے ۔ ہمیں بے حد خوشی ہوگی ۔ تمہاری موجودگی سے یہ تفریحی ٹرپ واقعی انتہائی دلچسپ رہے گا ۔ آؤ " ...... سر اشتیاق احمد نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور عمران کا ہاتھ پکڑ کر وہ گیٹ کی طرف چل پڑے ۔ باہر ایک بس اور ایک کار موجود تھی ۔ بس میں سوار لڑکیاں جو بس کی کھڑکیوں سے جھانک رہی تھیں ۔ عمران کو دیکھتے ہی کھلکھلا کر ہنس پڑیں ۔

" یہ ہے ثریا کا بھائی ۔ یہ تو بانکا ہے " ...... ایک لڑکی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اور بس مترنم قہقہوں سے گونج اٹھی اور عمران بس کے قریب سے گزرتے ہوئے اس طرح شرما رہا تھا کہ بس میں قہقہوں کا جیسے طوفان امڈ پڑا ۔ سر اشتیاق احمد بھی مسکراتے ہوئے اپنی کار کی طرف بڑھ رہے تھے ۔

" سر ...... آپ نے اکیلے ہی سر وصول کر لیا ۔ کچھ ان خالی گھونسلوں کے لئے بھی سفارش کر دی تھی " .... عمران نے اونچی آواز میں سر اشتیاق احمد سے مخاطب ہو کر کہا اور بس میں ابھرنے والے قہقہے یکلخت دم توڑ گئے عمران جلدی سے آگے بڑھ کر سر اشتیاق کے ساتھ کار میں بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے ڈرائیور نے سر اشتیاق احمد کے اشارے پر کار آگے بڑھا دی ۔

" سر آپ کی یونیورسٹی نے کوئی نئی لغت مرتب کی ہے " ..... عمران نے عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے سر اشتیاق احمد سے مخاطب ہو کر کہا ۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا ۔

" نئی لغت کیا مطلب " ..... سر اشتیاق احمد نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے جو لغت پڑھی ہے۔اس میں تو جزیرے کا مطلب یہی بتایا گیا تھا کہ خشکی کا وہ قطعہ جس کے چاروں طرف پانی ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اب کیا ہوا ہے۔اب بھی جزیرے کا یہی مطلب ہے"...... سر اشتیاق احمد نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ پھر تو واقعی کمال ہے۔سائنس نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ اب کار اور بس خشکی کے ساتھ ساتھ پانی پر بھی چل سکتی ہیں۔واہ اسے کہتے ہیں ترقی"...... عمران نے کہا اس بار سر اشتیاق احمد دھیرے سے ہنس دیئے۔ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ قہقہہ لگانا چاہتے تھے لیکن شاید ڈرائیور کی موجودگی کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تھے۔

"کار اور بس صرف ساحل تک جائے گی اس کے بعد جزیرے تک جانے کے لئے لانچوں میں سفر ہو گا"...... سر اشتیاق احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔وہ اب عمران کی بات کا مطلب سمجھے تھے۔

"اوہ اچھا...... ویسے میں نے جہاں تک سنا ہے۔یہ فیروزہ نامی جزیرہ کوئی ایسا دلکش سپاٹ نہیں ہے۔وہاں تو مچھروں کی آبادی ہے اور بس"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کی دلکشی یہی ہے کہ لڑکیاں کسی جزیرے میں جانا چاہتی تھیں۔فیروزہ کو اس لئے منتخب کیا گیا ہے کہ لڑکیوں کے ساتھ کسی آباد جزیرے میں جانے سے بہتر ہے کہ بے آباد جزیرے میں جایا جائے"...... سر اشتیاق احمد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ اتنی ساری لڑکیوں کے پہنچ جانے کے باوجود وہ جزیرہ بے آباد ہی رہ جائے گا"...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور سر اشتیاق احمد مسکرا دیئے۔

"سر سلطان نے مجھے بتایا تھا کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔لیکن میرے ذہن میں سیکرٹ ایجنٹوں کا جو تصور تھا، تم اس سے بالکل مختلف ہو"۔سر اشتیاق احمد نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔وہ واقعی شگفتہ طبیعت کے انسان تھے۔ورنہ ایسے عہدوں پر موجود حضرات عام طور پر طبعاً انتہائی خشک ہوتے ہیں۔

"مم۔مم...... میرا بھی یہی خیال تھا۔مگر اب کیا کیا جائے۔سارے تصورات ہی بدل گئے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں کس خیال کی بات کر رہے ہو"۔سر اشتیاق احمد نے چونک کر کہا۔

"آپ ناراض نہ ہونے کا وعدہ کریں تو خیال پیش کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا ناراض نہیں ہوں گا"...... سر اشتیاق احمد نے کھل کر ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے سنا ہے کہ ڈرائیونگ کے دوران موسیقی سننا جرم ہے اور پھر کلاسیکل موسیقی"...... عمران نے کہا تو سر اشتیاق احمد بری طرح چونک پڑے۔

"موسیقی ...... کیا مطلب موسیقی کی بات کہاں سے آ گئی" ...... سر اشتیاق احمد نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں خیال پیش کروں اور خیال ایسا راگ ہے کہ جیسے ہی پہلی تان لگی، آپ کا ڈرائیور کار سے باہر ہو گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سر اشتیاق احمد کے بے ساختہ قہقہے سے کار کا ماحول گونج اٹھا۔ البتہ ڈرائیور بیک مرر میں انتہائی حیرت سے سر اشتیاق احمد کو اس طرح ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"بہت خوب ...... تم واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہو۔ میرا مطلب اس خیال سے نہ تھا" ...... سر اشتیاق احمد نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو دوبارہ سنجیدہ کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا وہ دوسرا ذہنی خیال ...... تو وہ بات یہ ہے کہ جیسے آپ کا تصور سیکرٹ ایجنٹوں کے بارے میں ہے۔ ایسا ہی تصور میرے ذہن میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر حضرات کے بارے میں تھا مگر اب کیا کہوں" ...... عمران نے جواب دیا اور سر اشتیاق احمد ایک بار پھر ہنس دیئے۔ وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی مزید بات کرنے کی۔ تمہیں اگر سیکرٹ ایجنٹ تسلیم نہ کیا جائے تو پھر واقعی مجھے وائس چانسلر ہونے سے انکار کرنا پڑے گا" ...... سر اشتیاق احمد نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"ارے نہیں سر ...... میرا یہ مطلب نہ تھا ویسے مجھے آج احساس ہوا

ہے کہ بڑھاپے کا داخلہ یونیورسٹی کی حدود میں منع ہے" ...... عمران نے کہا اور سر اشتیاق احمد ایک بار پھر ہنس پڑے۔

اور پھر اسی طرح کی دلچسپ باتوں میں سفر کا پتہ بھی نہ چلا اور کار ساحل سمندر پر واقع گھاٹ پر پہنچ گئی اور عمران سر اشتیاق احمد کے ساتھ کار سے نیچے اتر آیا۔ بس بھی ان کے عقب میں رک چکی تھی اور لڑکیاں ایک ایک کر کے نیچے اتر رہی تھی۔ بس میں چار مرد ملازم تھے جنہوں نے سامان کے بڑے بڑے بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔ لڑکیاں عمران کو دیکھ کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھیں اور ساتھ ہی ہنس بھی رہی تھیں جب کہ ثریا بھی ہنسنے میں ان کے ساتھ شامل تھی۔

"عمران صاحب میرا نام عاجیہ ہے۔ ثریا نے تو ہمیں بتایا تھا کہ آپ بہت دلچسپ باتیں کرتے ہیں لیکن آپ تو بڑے روکھے انداز میں کھڑے ہیں" ...... ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر عمران کے قریب آتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی باقی لڑکیاں بھی آ گئیں کیونکہ سر اشتیاق گھاٹ کی طرف چلے گئے تھے۔

"عاجیہ پلیز" ...... ثریا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں عاجیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ شاید عاجیہ سب سے تیز اور چلبلی طبیعت کی مالکہ تھی۔

"عاجیہ جس روز پلیز ہو گئی ثریا۔ اس کے بعد یونیورسٹی میں تھوڑا نظر آئے گی کہیں چولہے میں سر دیئے پھونکیں مارتی نظر آئے گی" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماحول لڑکیوں کے بے ساختہ قہقہوں سے گونج اٹھا اور عاجیہ بے اختیار شرما کر رہ گئی اور اس کے اس بے ساختہ

شرمانے سے قہقہوں کا گراف کچھ اور اونچا ہو گیا۔

"جہاں تک دلچسپ کا تعلق ہے مس عاجیہ۔ اگر دل کو چسپاں ہونے کا موقع مل گیا تو نتیجہ پھر بھی یہی ہی نکلے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور پھر تو جیسے فضا میں قہقہوں کا طوفان سا آ گیا اور عاجیہ بھی بے اختیار ہنستی اور شرماتی ہوئی واپس بھاگ گئی۔

"آپ کی عربی کی پروفیسر ساتھ نہیں آئیں کیا"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"عربی کی پروفیسر نہیں کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا ان سے نکاح کا خطبہ معلوم کرنا ہے"...... ایک اور لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عذرا یہ کیا بدتمیزی ہے"...... اچانک ایک طرف موجود ادھیڑ عمر پروفیسر نے اس لڑکی کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے مسز ارجمند ناراض نہ ہوں۔ عذرا عربی میں دوشیزہ کو ہی کہتے ہیں اور دوشیزہ کو حق حاصل ہے خطبہ نکاح کے بارے میں پوچھنے کا بغیر نکاح کے دو بھلا کیسے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکیاں ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ عمران کے خوبصورت اور گہرے جواب نے انہیں واقعی ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"آپ عربی کی پروفیسر کے بارے میں کیوں پوچھ رہے تھے"...... عذرا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ وہ چلیں اب چھوڑیں ورنہ مسز ارجمند پھر ناراض ہو جائیں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں کیوں ناراض ہوں گی"...... مسز ارجمند نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ۔ وہ دراصل ثریا کی سہیلی کا نام عاجیہ ہے ناں"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہاں تو پھر کیا ہے۔ نام ہی تو ہے۔ آج کل تو ایسے ناموں کا ہی رواج ہے۔ اس میں میری ناراضگی کا کیا سوال پیدا ہو گیا"...... مسز ارجمند واقعی ایسی خاتون تھیں جو آسانی سے ہنسنے والی نہ تھیں۔

"مم۔ مم۔ میں دراصل اپنی عربی درست کرنا چاہتا تھا کیونکہ جہاں تک میں نے عربی پڑھی ہے۔ عاج عربی میں ہاتھی دانت کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے عاجیہ کا معنی ہوا ہتھنی کے دانت۔ اور میں پوچھنا چاہتا تھا کہ ہاتھی دانت کے بارے میں تو سنا ہوا ہے ہتھنی کے بھی دانت ہوتے ہیں کیا۔ آپ...... آپ جواب تو دے سکتی ہیں لیکن اگر آپ ہتھنی کی وجہ سے ناراض ہو گئیں تو اس لئے میں"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور مسز ارجمند کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔ جب کہ لڑکیاں ایک دوسرے کے کاندھوں میں سر دے کر بری طرح ہنسنے لگ گئیں۔ مسز ارجمند جسمانی طور پر ایسی تھیں کہ پوری ہتھنی دکھائی دیتی تھیں اس لئے عمران کے فقرے کا مطلب سب لڑکیاں اچھی طرح سمجھ گئی تھیں۔

"مجھے آپ سے ایسی امید نہ تھی۔ آپ"...... مسز ارجمند نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں...... جی ہاں بالکل...... آپ درست کہہ رہی ہیں۔ امید

رکھنی بھی نہیں چاہیئے"۔ عمران نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس بار تو جیسے قہقہوں کا طوفان سا پھٹ پڑا اور مس ارجمند نے بے اختیار شرما کر منہ دوسری طرف کر لیا۔

"سر بلا رہے ہیں ۔ لانچیں تیار ہیں "...... اسی لمحے ایک ملازم نے قریب آکر کہا اور وہ سب تیزی سے گھاٹ کی طرف بڑھ گئیں ۔ عمران بھی مسکراتا ہوا ان کے ساتھ ہی گھاٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"بھائی جان پلیز...... پروفیسر کا تو خیال رکھیں "...... ثریا نے قریب آ کر عمران کو آنکھیں دکھاتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"جال رکھو۔ تمہارا کیا مطلب ہے ۔ میرے پاس اتنا بڑا جال کہاں سے آگیا کہ میں تمہاری پروفیسرز کو اور خاص طور پر اس مس شان و شوکت کو اس میں رکھ سکوں ۔ وہاں جزیرے میں شاید ماہی گیروں کے پاس ہو تو میں کہہ نہیں سکتا"...... عمران نے ارجمند کا ترجمہ کرتے ہوئے کہا۔

"جال نہیں خیال "..... ثریا نے غصیلے لہجے میں کہا اور دوڑ کر آگے اپنی سہیلیوں کی طرف بڑھ گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

چار بڑی اور ایک چھوٹی لانچ ہائر کی گئی تھی ۔ سر اشتیاق اور عمران اس چھوٹی لانچ میں اور باقی لڑکیاں اپنی پروفیسرز کے ساتھ بڑی لانچوں میں بیٹھ گئیں اور پھر لانچیں تیزی سے ساحل سے جزیرے کی طرف روانہ ہو گئیں ۔ سر اشتیاق شاید اپنے وقار کی وجہ سے علیحدہ رہنا چاہتے تھے اور یہ تھا بھی بہتر۔ اس طرح احترام قائم رہتا تھا۔

دفتر نما کمرے میں بڑی سی میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی میز پر رکھی ہوئی فائل پر جھکا ہوا تھا ۔ فائل پر ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی پڑ رہی تھی ۔ فائل میں مختلف اخبارات کے تراشے کچھ کلینکل لیبارٹریوں کے تجزیے اور کچھ معروف ڈاکٹروں کی آرا کے ساتھ ساتھ دس صفحات پر ایک ٹائپ شدہ مسودہ بھی تھا اور ادھیڑ عمر اس مسودے کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" راٹھور بول رہا ہوں کرشن ۔ فائل پڑھ لی ہے "...... دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ابھی پڑھ رہا ہوں جناب "...... کرشن نے جواب دیا۔

"سنو پرائم منسٹر صاحب سے میں نے خصوصی وقت لیا ہے اس بارے

میں ۔ رات آٹھ بجے وہ سپیشل ہاؤس میں ملاقات کریں گے ۔ تم پونے آٹھ بجے میرے پاس آجانا اور پوری طرح تیار ہو کر آنا تاکہ پرائم منسٹر صاحب کو اچھی طرح معاملے کو سمجھا کر انہیں قائل کر سکو ۔ اگر انہوں نے اس پروجیکٹ کی اجازت دے دی تو واقعی یہ ایک یادگار پروجیکٹ رہے گا" .... راٹھور نے کہا۔

"لیکن جناب یہ پروجیکٹ قابل عمل کیسے ہوگا۔ اس بارے میں آپ نے سوچا ہے" .... کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا بندوبست میں نے کر لیا ہے ۔ مسئلہ صرف پرائم منسٹر کی طرف سے اجازت کا ہے ۔ باقی کوئی مسئلہ نہیں ہے" .... راٹھور نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر اس وقت چھ بجے ہیں ۔ میں پونے آٹھ بجے آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا" .... کرشن نے جواب دیا اور دوسری طرف سے او کے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ مسلسل ڈیڑھ گھنٹے تک وہ بار بار فائل کا مطالعہ کرتا رہا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے فائل بند کی اسے موڑ کر جیب میں رکھا اور ٹیبل لیمپ بجھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر موجود چپراسی نے اسے باہر آتا دیکھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا لیکن وہ اس کے سلام کا جواب دیئے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا جس میں سفید رنگ کی ایک بڑی سی کار کھڑی تھی اور باوردی ڈرائیور اسے چمکانے اور صاف کرنے میں مصروف تھا۔

کرشن کو کار کی طرف بڑھتے دیکھ کر اس نے تیزی سے ہاتھ میں موجود کپڑے کو ایک طرف موجود باکس میں ڈالا اور عقبی نشست کے دروازے کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا پھر جیسے ہی کرشن کار کے قریب پہنچا اس نے ہاتھ اٹھا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور عقبی نشست کا دروازہ کھول دیا کرشن بغیر اس کے سلام کا جواب دیئے خاموشی سے عقبی نشست پر بیٹھ گیا ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"راٹھور صاحب کے دفتر چلو" .... کرشن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" .... ڈرائیور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی ۔ عمارت کے گیٹ پر موجود باوردی سپاہیوں نے کرشن کو باقاعدہ سیلوٹ مارا مگر کرشن ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے انداز سے یہی لگتا تھا کہ وہ ذہنی طور پر کہیں اور پہنچا ہوا ہے ۔ اور واقعی تھا بھی ایسا ہی ۔ فائل میں جو کچھ درج تھا وہ اسے وسیع تناظر میں دیکھ رہا تھا اور اس کی نظروں کے سامنے مناظر پھیلتے چلے جا رہے تھے اور جیسے جیسے ان مناظر میں وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی تھی ویسے ہی اس کے لبوں پر مکروہ مسکراہٹ تیرتی چلی جا رہی تھی۔

"صاحب دفتر آ گیا ہے" .... اچانک ڈرائیور کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور وہ بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ اتنی جلدی" .... اس کے منہ سے بے اختیار نکلا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا ۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی ۔ عمارت کا انداز کسی

رہائشی کوٹھی جیسا ہی تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک درمیانی راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک دروازے تک پہنچ گیا۔ دروازے پر راٹھور کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی اور باہر باوردی چپراسی کھڑا تھا اس نے کرشن کو سلام کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ کرشن تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا تو یہ کمرہ بھی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا اور ایک ادھیڑ عمر جس کے سر پر صرف گنتی کے چند بال تھے، ایک کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا وہ کرشن کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"دیر ہو گئی ہے۔ راستے میں باتیں ہوں گی آؤ"...... اس گنجے نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے اسی ٹائم کا کہا تھا"...... کرشن نے اس کے پیچھے دروازے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر بعد میں مجھے خیال آیا کہ اگر ہم پہلے ڈسکس کر لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ بہر حال آؤ" آگے جانے والے نے مڑے بغیر کہا اور پھر وہ عقبی طرف موجود ایک سیاہ رنگ کی کار کے پاس گیا۔ راٹھور نے دروازہ کھولا اور سٹیرنگ پر بیٹھ گیا جب کہ کرشن سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور راٹھور نے گاڑی سٹارٹ کی اور تیزی سے گھما کر اسے ایک عقبی دروازے سے نکال کر ایک پختہ سڑک پر لے آیا۔ کار کے شیشے کلرڈ تھے اور کار عام سی تھی۔ اس پر کسی قسم کا کوئی نشان موجود نہ تھا۔

"ہاں اب بتاؤ فائل کے مطالعے سے تم کس نتیجے پر پہنچے ہو"...... راٹھور نے کرشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے جناب...... کہ یہ منصوبہ اگر اس پر صحیح طریقے سے عمل ہو جائے تو پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کر کے رکھ دے گا اور یہ ایسی تباہی ہو گی جس کا کسی کے پاس کوئی علاج نہ ہو گا اور نہ ہی اس تباہی کے سلسلے میں کسی پر کوئی شک کیا جا سکے گا۔ اسے قدرتی آفات ہی سمجھا جائے گا"...... کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا"۔ راٹھور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ کے ذہن میں ایسا شاندار آئیڈیا آیا کیسے میں تو اس پر حیران ہوں جناب"...... کرشن نے کہا۔

"میں نے ایک دستاویزی فلم دیکھی تھی جس میں اس کے متعلق تفصیلات بتائی گئی تھیں...... اسے دیکھ کر میرے ذہن میں یہ خیال آیا۔ چنانچہ میں نے ابتدائی طور پر چھوٹے پیمانے پر کام کیا اور اس کے نتیجے میں یہ فائل تیار ہوئی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے اور تم نے بھی اس کی تائید کی ہے"...... راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرشن نے سر ہلا دیا۔ تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد کار ایک سفید رنگ کی وسیع و عریض عمارت کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ راٹھور نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس پر ایک بٹن دبا دیا چند لمحوں بعد پھاٹک خود کار انداز میں کھلا اور راٹھور کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترے تو برآمدے میں موجود ایک نوجوان جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"پرائم منسٹر صاحب پہنچنے ہی والے ہیں جناب"....... نوجوان نے قریب آکر سلام کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف برآمدے میں موجود ایک کمرے کا دروازہ کھول کر انہیں اندر لے آیا۔ اس کمرے کی عقبی دیوار کے قریب پہنچ کر اس نوجوان نے اپنا دایاں ہاتھ عقبی دیوار کے ایک خاص حصے پر رکھا اور اسے دو بار مخصوص انداز میں دبایا تو ہلکی سی سرسراہٹ کے ساتھ دیوار درمیان سے پھٹ کر تھوڑی سی دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔

"تشریف لے جائیے جناب"....... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور راٹھور اور کرشن سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہو گئے یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی دیواروں پر کسی چمکدار دھات کی چادریں سی چڑھی ہوئی تھیں۔ چھت سے ہلکی سی روشنی نکل رہی تھی۔ کمرے میں ایک بڑی سی میز تھی جس کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ میز پر ایک انٹرکام اور ایک تازہ پھولوں کا گلدستہ موجود تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں دیوار خود بخود برابر ہو گئی اور پھر سرر کی آواز کے ساتھ ہی پوری دیوار پر اسی چمکدار رنگ کی دھات کی چادر سی چڑھ گئی۔ وہ دونوں خاموشی سے میز کے گرد موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے پھر تقریباً پانچ منٹ بعد کمرے کے ایک کونے میں ہلکی سی سرسراہٹ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس دیوار کے تھوڑے سے حصے سے چمکدار دھات اوپر چڑھ کر غائب ہو گئی اور وہاں ایک دروازہ نظر آنے لگا جو دوسرے لمحے کھلا اور ایک ادھیڑ باوقار شخصیت اندر داخل ہوئی۔ یہ کافرستان کے نومنتخب پرائم منسٹر تھے

وہ دونوں ان کو دیکھتے ہی اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پرائم منسٹر کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں دروازہ بند ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سرسراہٹ کے ساتھ چمکدار رنگ کی دھات واپس اس حصے پر چڑھ گئی۔

"بیٹھو"..... پرائم منسٹر نے میز کے قریب آکر کرسی سنبھالتے ہوئے کہا اور پھر ان کے بیٹھتے ہی وہ دونوں بھی مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گئے۔

"ہاں بولو راٹھور...... کیا مسئلہ ہے"...... پرائم منسٹر نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جناب میری ایجنسی نے پاکیشیا کو مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لئے تباہ کرنے کا ایک اچھوتا منصوبہ تیار کیا ہے۔ ہم اس منصوبے کے سلسلے میں آپ سے فائنل بات کرنا چاہتے تھے۔ یہ کرشن ہیں۔ میری ایجنسی کے سیکشن چیف"..... راٹھور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کرشن کا تعارف کرا دیا۔

"کیسا منصوبہ"....... پرائم منسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"مسٹر کرشن...... آپ صاحب کو تفصیلات سے آگاہ کریں"........ راٹھور نے کرشن سے مخاطب ہو کر کہا اور وزیراعظم بھی کرشن کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"سر اگر پاکیشیا کی بارہ کروڑ آبادی جس میں اس کی فوج بھی شامل ہو ...... مفلوج۔ اپاہج...... اندھی ہو جائے اور اگر سر پاکیشیا میں پیدا ہونے والی آئندہ نسل بھی لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو کر مفلوج۔ اپاہج۔ لاچار

اور بے بس ہو جائے اور سر اگر پاکیشیا میں ماحولیات کا توازن بگڑ جائے
اس کی فضا زہر آلود ہو جائے ۔ اس پر موجود تمام درخت سوکھ جائیں ۔
فصلیں زہر آلود اور تباہ ہو جائیں ۔ دریاؤں ۔ جھیلوں اور کنوؤں کا تمام
پانی انتہائی خطرناک ترین بیماریوں کے جراثیم سے آلودہ ہو جائے ۔ اگر
وہاں موسموں کا توازن ختم ہو جائے ۔ اول تو بارشوں کا سلسلہ ہمیشہ کے
لئے ختم ہو جائے اور اگر بارش ہو تو آسمان سے زہر آلود پانی برسنے لگے ۔
پوری آبادی نامعلوم اور انتہائی خطرناک لاعلاج اور پیچیدہ بیماریوں میں
مبتلا ہو کر ایڑیاں رگڑنا شروع کر دے اور یہ سب کچھ اس طرح ہو کہ کسی
کو یہ شک بھی نہ گزرے کہ ایسا کسی سازش کی وجہ سے ہو رہا ہے ۔ وہ
اسے قدرتی آفت سمجھیں تو جناب یہ منصوبہ کیسا رہے گا "...... کرشن
نے بڑے جوش بھرے لہجے میں ایسا نقشہ کھینچا کہ وزیر اعظم بے اختیار
جھرجھری لے کر رہ گئے ۔

" کیا آپ کا مطلب ہے کہ پاکیشیا پر ایٹم بم فائر کیے جائیں "......
وزیر اعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" نہیں جناب بم تو ایک طرف رائفل کی گولی بھی نہ چلائی جائے " ۔
کرشن نے جواب دیا ۔

" تو پھر یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے " ۔
وزیر اعظم نے کہا ۔

" جناب سپر پاورز اور انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں جہاں ایٹمی ریسرچ
ہوتی ہے ۔ ایٹمی ویسٹ ۔ میرا مطلب ہے ۔ ایسا ایٹمی مادہ جو بیکار ہو جاتا ہے

لیکن اس میں تابکاری کا کافی عنصر پایا جاتا ہے اور جسے عرف عام میں ایٹمی
فضلہ کہا جاتا ہے ، کثیر مقدار میں بچ جاتا ہے ۔ یہ انتہائی خطرناک ویسٹ
(WASTE) ہوتا ہے ۔ اگر یہ ویسٹ کھلے عام کسی آبادی کے قریب
ڈال دیا جائے تو اس میں سے نکلنے والی تابکاری شعاعیں اس آبادی کی فضا
کو مسموم کر دیتی ہیں ۔ ایک نظر نہ آنے والا غلاف اس آبادی کے گرد
پھیل جاتا ہے اور اس آبادی کے رہنے والے افراد نامعلوم ۔ لاعلاج اور
پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار وہ اپاہج ۔ لاچار ۔ اندھے
اور ناکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں ۔ اس آبادی کی فصلات زہر آلود ہو جاتی ہیں ۔
درخت پودے سب آہستہ آہستہ خشک ہو جاتے ہیں ۔ پانی زہر آلود ہو
جاتا ہے ۔ اس میں سے نکلنے والی تابکاری کو آلات کے ذریعے چیک کیا جا
سکتا ہے لیکن اس کا علاج نہیں کیا جا سکتا ۔ اس کے علاوہ انتہائی ترقی یافتہ
ممالک میں ایسی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں جن میں انتہائی خطرناک ترین
مادے استعمال کیے جاتے ہیں ۔ انہیں عرف عام میں فضلہ کہا جاتا ہے ۔
ان فیکٹریوں میں بھی ان خطرناک ترین مختلف مادوں کا ویسٹ یعنی فضلہ
بچ جاتا ہے اور اس ویسٹ کو اگر کسی آبادی کے گرد ڈال دیا جائے تو اس
کے نتائج تابکار ویسٹ سے بھی زیادہ ہولناک نکلتے ہیں ۔ چنانچہ بین
الاقوامی طور پر یہ قانون بنایا گیا ہے کہ ایسے ویسٹ کو خاص جگہوں پر اور
خاص طریقوں سے اس طرح ضائع کیا جائے کہ اس کے اثرات انسانی
آبادی پر نہ پڑیں ۔ چنانچہ اس کے لئے ترقی یافتہ ممالک میں ایسے زون قائم
کیے گئے ہیں جہاں بہت بڑے بڑے ماہرین اس ویسٹ کو ری سائیکل کر

کے صاف کرتے ہیں تاکہ ویسٹ کم سے کم باقی رہ جائے لیکن اس کے باوجود بہرحال ویسٹ باقی رہ جاتا ہے جسے خاص مشینوں اور خاص انداز میں اور خاصے بڑے اخراجات کر کے ختم کیا جاتا ہے ۔ اس طرح خطرناک کیمیکل ویسٹ کو ختم تو کر دیا جاتا ہے لیکن اس پر اخراجات اس قدر اٹھتے ہیں کہ اس کا اندازہ جس قدر بھی لگایا جائے کم ہے ۔ لیکن کرہ ارض پر زندگی کو بچانے کے لئے حکومتیں بھی ان اخراجات کا کچھ حصہ ادا کرتی ہے اور اقوام متحدہ بھی خصوصی فنڈ سے اس کا کچھ حصہ ادا کرتی ہے لیکن اس کے باوجود ان کارخانوں کی مالک کمپنیوں کو بھی اس پر انتہائی کثیر سرمایہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور آپ انسانی ہوس کو تو اچھی طرح سمجھتے ہیں چنانچہ ایسی خفیہ تنظیمیں قائم ہو گئی ہیں جو ان کارخانوں سے اس ویسٹ کو ایک معقول رقم کے عوض خود جا کر غیر ترقی یافتہ ممالک کے صحراؤں یا ایسے ہی غیر آباد خطوں میں دفن کر دیتے ہیں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈال دیتے ہیں گو یہ تنظیمیں اس کے عوض بھاری سرمایہ وصول کرتی ہیں لیکن پھر بھی یہ ان اخراجات کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتے جو کارخانوں کے مالکوں کو اس ویسٹ کو قانونی طور پر ختم کرانے پر خرچ کرنے پڑتے ہیں اس لئے وہ بہت معمولی سا ویسٹ قانون کے حوالے کرتے ہیں اور باقی سارا ویسٹ وہ ان خفیہ تنظیموں کے ذریعے ٹھکانے لگاتے ہیں ۔ اس طرح یہ چکر چل رہا ہے اور یہ تنظیمیں دن بدن زیادہ طاقتور اور زیادہ منظم اور امیر ہوتی چلی جا رہی ہیں اس لئے یہ ویسٹ کثیر مقدار میں آسانی سے حاصل بھی کیا جا سکتا ہے اور اگر ان تنظیموں کو کچھ رقم دے دی جائے تو یہ انہیں ایسی

جگہوں پر بھی پھینک سکتے ہیں جہاں ہم چاہتے ہوں اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر بھی نہ ہو ۔ اس ویسٹ کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کا خیال سب سے پہلے جناب راٹھور صاحب کے ذہن میں ابھرا ۔ انہوں نے اس کو مجھ سے ڈسکس کیا اور ہم نے تجربے کی غرض سے محدود پیمانے پر اس کا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے نتائج حقیقی بنیادوں پر مرتب کیے جا سکیں چنانچہ ایک یورپی تنظیم سے رابطہ قائم کیا گیا اور ویسٹ کی ایک معمولی سی مقدار جس میں ایٹمک اور کیمیکل فضلات دونوں مکس تھے ۔ اس سے خریدی گئی ۔ اس کی مقدار صرف چند سو کلو تھی اور یہ ویسٹ مخصوص دھات کے دس ڈرموں پر مشتمل تھی ۔ ان ڈرموں کو ہم نے اپنے خاص آدمیوں کے ذریعے پاکیشیا کے دارالحکومت سے تقریباً پچاس کلو میٹر دور بین الاقوامی سمندر میں واقع ایک چھوٹے سے جزیرے میں پہنچایا اور اسے وہاں اس طرح زمین میں دفن کر دیا گیا کہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو سکی ۔ اس جزیرے کا نام فیروزہ ہے اور یہاں صرف ماہی گیروں کی ایک چھوٹی سی آبادی ہے ۔ ہمارے آدمی ان ماہی گیروں کے روپ میں وہاں گئے تھے کیونکہ بین الاقوامی سمندر میں مچھلیاں پکڑنے والے ماہی گیروں کا ایک دوسرے سے رابطہ رہتا ہے اس لئے ہمسایہ ملکوں کے ماہی گیر ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں ۔ ان کے درمیان رشتے ناطے بھی ہوتے ہیں ۔ یہ ڈرم فیروزہ جزیرے میں آج سے تین ماہ پہلے دفن کئے گئے اور دفن کرنے سے پہلے ان ڈرموں میں مخصوص سوراخ کر دیئے گئے ۔ اس کے بعد ہم وقتاً فوقتاً وہاں کے ماحول کا جائزہ لیتے رہے ۔ آخری

رپورٹ صرف چند روز پہلے کی ہے اور اب اس جزیرے کی حالت یہ ہے کہ وہاں رہنے والے ایک ہزار ماہی گیروں میں سے بیشتر تعداد لاعلاج اور پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہو چکی ہے۔ دس فیصد افراد مفلوج اور اپاہج ہو گئے ہیں۔ پندرہ فیصد افراد آنکھوں سے اندھے ہو چکے ہیں اور ان تین مہینوں کے دوران جس قدر بچے اس جزیرے پر پیدا ہوئے ہیں وہ اپاہج ہی پیدا ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ جزیرے کے درختوں اور جھاڑیوں پر بھی اس کے اثرات پڑے ہیں اور وہ بھی خشک اور ٹنڈ منڈ ہو گئے ہیں۔ اس جزیرے پر موجود پرندے یا تو وہاں سے جا چکے ہیں یا مر چکے ہیں۔ ہمارے آدمیوں نے وہاں کے رہنے والوں کے خون کے نمونے حاصل کیے ہیں۔ وہاں کی مٹی۔ جھاڑیوں اور پودوں کے نمونے حاصل کیے ہیں۔ وہاں کے چشمے کا پانی بھی حاصل کیا ہے۔ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کی شکل میں ہم نے وہاں اپنے آدمی بھیجے تھے اور ان سب نمونوں کے باقاعدہ لیبارٹری تجزیئے کیے گئے ہیں اور اس پر رپورٹیں تیار کی گئی ہیں اور یہ سب اس فائل میں موجود ہیں"...... کرشن نے جیب سے فائل نکال کر پرائم منسٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ نتائج انتہائی حوصلہ افزا ہیں۔ ان نتائج کی رو سے ہم نے بین الاقوامی ماہرین سے ایک خصوصی رپورٹ تیار کرائی ہے کہ پاکیشیا جتنے رقبے اور اس جیسی آبادی پر اس ہتھیار کو استعمال کرنے اور ممکنہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہوگا تو ماہرین نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق اگر پاکیشیا کے دس مختلف مقامات پر پانچ پانچ ہزار ٹن

ویسٹ کو دفن کر دیا جائے تو ایک سال کے اندر پورے پاکیشیا کا یہی حال ہوگا جو اس وقت جزیرے کا ہو رہا ہے اور چونکہ یہ سب کچھ آہستہ آہستہ ہوگا یعنی سلو پوائزن کے انداز میں اس لئے کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور اگر تین ماہ بعد معلوم بھی ہو جائے اور اس تمام دفن شدہ ویسٹ کو نکال کر پاکیشیا سے دور کہیں ختم بھی کر دیا جائے تب بھی پاکیشیا کی فضا اس قدر مسموم ہو چکی ہو گی۔ وہاں تابکاری اثرات اس قدر پھیل چکے ہوں گے کہ اس کے بعد پاکیشیا کو ان کے اثرات سے بچانے کا کوئی طریقہ دنیا کے بڑے سے بڑے ماہر کے بس کی بات بھی نہ ہوگا اور ویسے بھی ان شعاعوں کی وجہ سے ماحول کا توازن بگڑ چکا ہوگا۔ بارشیں۔ گرمی۔ موسم سب کچھ بدل جائیں گے اور پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کی قسمت میں سوائے بے بسی سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے کے اور کچھ باقی نہ رہے گا"...... کرشن نے ایک بار پھر پوری تفصیل سے تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی گفتگو کا ماہر تھا۔ اس نے ایسا ہولناک نقشہ کھینچا تھا کہ وزیراعظم مسلسل جھرجھریاں لے رہے تھے۔

"انتہائی خوفناک منصوبہ ہے۔ مسٹر راٹھور۔ ایسا خوفناک منصوبہ کہ جس کا تصور بھی لرزا دینے والا ہے"۔ وزیراعظم نے ایک بار پھر بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"جناب...... پاکیشیا ہمارا دشمن نمبر ایک ہے۔ اگر ویسٹ ہتھیار سے وہ تباہ و برباد ہوتا ہے تو یہ ہمارے لئے انتہائی خوش آئند بات ہے اور جناب ہم اس کی مجبوری اور لاچاری سے فائدہ اٹھا کر پاکیشیا پر قبضہ بھی کر

سکتے ہیں اس طرح ہماری سب سے بڑی خواہش بھی پوری ہو سکتی ہے"۔ .... راٹھور نے کہا۔

" مسٹر راٹھور ...... پاکیشیا ہمارا ہمسایہ ملک ہے ۔اس کے ساتھ ہمارے زمینی ۔ فضائی اور سمندری رابطے موجود ہیں ۔ ہزاروں لاکھوں افراد کافرستان سے پاکیشیا اور پاکیشیا سے کافرستان مسلسل آتے جاتے رہتے ہیں ۔ہمارا سفارت خانہ وہاں موجود ہیں ۔ہماری فضائیں ۔ ہمارے موسم ہمارا ماحول ایک ہے ۔اگر پاکیشیا پر اس ہتھیار کا استعمال کیا جائے تو کیا اس کے اثرات ہمارے ملک پر نہ پڑیں گے ۔کیا وہاں سے آنے والے لوگ یہ لاعلاج اور پیچیدہ بیماریاں اپنے ساتھ یہاں کافرستان میں نہ لے آئیں گے ۔اگر وہاں کا ماحول خراب ہو جاتا ہے تو کیا اس کے اثرات کافرستان کے ماحول پر نہ پڑیں گے ۔ہم ان سب اثرات کو کیسے روک سکتے ہیں"........ وزیر اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب ہم وہاں پیچیدہ بیماریوں کے پھیل جانے کی آڑ لے کر اپنے ملک کی سرحدیں بند کر سکتے ہیں اور اپنے ملک کو بچانے کے لئے سرحدوں پر ایسے آلات لگا سکتے ہیں کہ ہمارے ملک کا ماحول خراب نہ ہو"........ راٹھور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی بچے سے اس کا پسندیدہ کھلونا زبردستی چھینا جا رہا ہو ۔کرشن کے چہرے پر بھی ہلکی سی مایوسی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

" جناب ...... مجھے تو یقین ہے کہ پوری دنیا کے ممالک پاکیشیا سے رابطہ ختم کر دیں گے ۔اس طرح تو پاکیشیا بالکل ہی مجبور اور بے بس ہو

کر رہ جائے گا"۔کرشن نے کہا۔

" یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ کوئی ایسا دریا نہیں ہے جو پاکیشیا سے کافرستان میں داخل ہوتا ہو بلکہ پاکیشیا کے دریاؤں کی زیادہ تعداد کافرستان سے پاکیشیا میں داخل ہوتی ہے ۔اس لئے دریاؤں کے ذریعے تو پاکیشیا کی آلودگی کافرستان میں داخل نہیں ہو سکتی، لیکن دونوں ممالک ایک ہی سمندر بحیرہ عرب پر واقع ہیں اور تمام دریا سمندر میں جا گرتے ہیں اس طرح آلودگی ہمارے سمندر تک پہنچ سکتی ہے ۔اس کے علاوہ ہمیں جغرافیائی ماہرین سے معلوم کرنا ہوگا کہ بارشوں کی مخصوص ہوائیں کیا پاکیشیا سے کافرستان کی طرف چلتی ہیں یا کافرستان سے پاکیشیا کی طرف جاتی ہیں ۔اگر یہ ہوائیں پاکیشیا سے ہو کر کافرستان پہنچتی ہیں تو پھر یقیناً آلودگی ان کے ساتھ کافرستان میں داخل ہو جائے گی ۔اس صورت میں سرحدیں بند کر دینے کے باوجود ہمارا ملک بھی آلودگی سے نہ بچ سکے گا اور جو کچھ ہم پاکیشیا کے لئے کریں گے وہی نتائج ہمارے ملک پر بھی مرتب ہونے شروع ہو جائیں گے"........ وزیر اعظم نے کہا تو راٹھور کی آنکھوں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ اوہ...... سر آپ واقعی بے حد ذہین اور مدبر ہیں جو کچھ آپ نے سوچا ہے ۔ایسا تو ہمارے تصور میں بھی نہ تھا"........ راٹھور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جناب اگر مجھے اجازت دیں تو میں کچھ عرض کروں"........ کرشن نے کہا۔

"ہاں بولو کھل کر بات کرو۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے" .... وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب اس فائل میں چند معلومات میں نے اپنے طور پر بھی اکٹھی کر کے لگائی ہیں۔ یہی باتیں اس پروجیکٹ پر غور کرتے وقت میرے ذہن میں بھی آئی تھیں چنانچہ میں نے اس پر جغرافیائی اور ارضیاتی ماہرین سے بات کی ہے۔ ماہرین کی رپورٹوں کے مطابق سردیوں میں ہمارے علاقے میں ہوائیں جنہیں جنوب مغربی ہوائیں کہا جاتا ہے۔ کافرستان سے گزر کر بحیرہ عرب کی طرف جاتی ہیں۔ اس طرح پاکیشیا سے بھی یہ ہوائیں بحیرہ عرب کو جاتی ہیں اور گرمیوں میں جو ہوائیں چلتی ہیں انہیں جنوب مغربی ہوائیں کہا جاتا ہے۔ یہ بحر ہند سے کافرستان اور پاکیشیا سے گزرتی ہیں لیکن پاکیشیا سے گزرنے والی جنوب مغربی ہوائیں اوپر اپ لینڈ۔ شوگران اور روسیاہ کی طرف چلی جاتی ہیں وہ کافرستان میں نہیں آتیں اس طرح پاکیشیا کی فضائی آلودگی سے کافرستان ہرگز متاثر نہ ہوگا۔ جہاں تک سمندری رووں کا تعلق ہے جن سے بارشیں ہوتی ہیں یہ بحیرہ عرب میں چلتی ہیں انہیں مون سون رو کہا جاتا ہے۔ یہ نیچے بحر ہند سے استوائی رو کی صورت میں بحیرہ عرب میں پہنچتی ہیں اور پھر کافرستان کے ساحلوں سے گذر کر پاکیشیا کے ساحلوں سے ٹکراتی ہوئیں واپس بحیرہ عرب کی طرف مڑ جاتی ہیں۔ اس طرح سمندری آلودگی سے بھی ہمارا ملک متاثر نہیں ہو سکتا۔ یہ تمام ماہرانہ رپورٹیں اس فائل میں موجود ہیں" .... کرشن نے کہا۔

"گڈ اگر ایسا ہے تو پھر اس منصوبے پر مزید غور کیا جا سکتا ہے لیکن

اب اس کے قابل عمل ہونے کے بارے میں بات کی جائے۔ اس قدر کثیر مقدار میں یہ خوفناک ویسٹ کہاں سے خریدا جائے گا۔ کیسے خریدا جائے گا اس پر کتنی رقم خرچ ہوگی اور یہ کس طرح پاکیشیا پہنچایا جائے گا اور وہاں کیسے اسے دفن کیا جائے گا۔ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس وہاں کے حکام وہ لوگ اس قدر کثیر مقدار میں تباہ کن ویسٹ کو کیسے پاکیشیا میں داخل ہونے دیں گے" .... وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب .... اس بارے میں میرے پاس مکمل منصوبہ موجود ہے۔ ویسٹ کو ٹھکانے لگانے والی سب سے بڑی منظم اور خفیہ تنظیم جس کا نام ڈیتھ کلرز ہے۔ وہ اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ پہلے تو اس کے لیڈروں نے اس بات پر اصرار کیا کہ وہ ویسٹ کو پاکیشیا کے قریب سمندر میں دفن کر دیں گے۔ یہ کام ان کے لئے انتہائی آسان ہے لیکن اس سے ہمیں وہ مطلوبہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے تھے اور ویسے بھی مچھلیوں کے مرنے اور ساحلی علاقوں پر آلودگی کے بڑھنے سے پاکیشیائی حکام چونک سکتے تھے۔ نتیجہ یہ کہ ہمارا سارا منصوبہ ختم ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میرے اصرار پر وہ اسے پاکیشیا کے صحراؤں میں دفن کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس کے لئے سپاٹ بھی منتخب کر لئے ہیں اور پوری مکمل رپورٹ۔ اس پر اٹھنے والے اخراجات اور اپنی فیس سب کچھ ان سے طے ہو چکا ہے۔ یہ دیکھئے یہ سب کچھ اس فائل میں موجود ہے" .... راٹھور نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ پتلی سی فائل نکال کر اس نے وزیر اعظم کی طرف بڑھا دی۔

"ٹھیک ہے...... آپ یہ دونوں فائلیں یہیں چھوڑ جائیں ۔ میں اس پر مزید غور کروں گا اور اس کے بعد اگر حکومت نے اس میں دلچسپی لی تو پھر مزید بات آگے بڑھا دی جائے ورنہ اسے یہیں ختم کر دیا جائے گا"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"...... ان دونوں نے کہا اور کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے ان کے اٹھتے ہی ان کے عقب میں سرر کی تیز آواز سنائی دی اور چمکدار دھات کی چادر درمیان سے غائب ہو گئی اور دیوار میں خلا نمودار ہوا ۔ وہ دونوں سلام کر کے مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اس خلا کو پار کر گئے ۔

لانچیں انتہائی طویل سفر طے کرنے کے بعد جیسے ہی جزیرہ فیروزہ پہنچیں ۔ تمام لڑکیوں کی امیدوں پر اوس سی پڑ گئی ۔ جزیرے پر موجود خشک اور ٹیڑھے میڑھے لنج منج درخت ۔ خشک اور بھیانک منظر پیش کرنے والی جھاڑیوں کے سوا اور کچھ نہ تھا ۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ جزیرہ آسیب زدہ ہو ۔ اور پھر جب وہ جزیرے کے درمیان ماہی گیروں کی آبادی میں پہنچے تو ان کی حالت دیکھ کر ان سب کو رونا آگیا ۔ تمام مرد ۔ عورتیں بچے بوڑھے انتہائی بیمار لگتے تھے ۔ ان کے چہرے بگڑے ہوئے تھے ۔ ان کی زیادہ تعداد اپاہج تھی ۔ بے شمار لوگ نابینا ہو چکے تھے ۔ ان میں سے کئی کے جسموں پر تو کوڑھ سا ابھرا ہوا تھا ۔ اور ہر طرف عجیب سی بو پھیلی ہوئی تھی ۔ عمران کا چہرہ بھی دیکھنے والا تھا ۔ اس قدر خوفناک منظر کا تو اسے تصور تک نہ تھا ۔ اسے یاد تھا کہ دو سال پہلے وہ ایک مشن کے دوران اس جزیرے پر آیا تھا اور اس وقت یہ جزیرہ انتہائی سرسبز و شاداب تھا جہاں کے

رہنے والے ماہی گیر صحت مند اور چست چالاک تھے ۔

" یہاں کی ہوا تو کچھ عجیب سی ہے "۔ وائس چانسلر نے ناک پر رومال رکھتے ہوئے کہا ۔ ان کے گرد ماہی گیروں کے بچے اکٹھے ہو گئے اور عمران نے دیکھا کہ یہ بچے بیمار ۔ لاغر ۔ اپاہج اور تقریباً اندھے تھے ۔ ان میں سے بیشتر بچوں کے جسم ٹیڑھے میڑھے تھے ۔ چہرے بگڑے ہوئے تھے ۔

" کیا یہ سب کچھ بھوک کی وجہ سے ہے "...... وائس چانسلر نے کہا ۔

اتنے میں ای \ بوڑھا ماہی گیر زمین پر گھسٹتا ہوا ان کے قریب آیا ۔ اس کی حالت بھی انتہائی خراب تھی ۔

" جناب آپ یہاں اس جزیرے پر کیوں آگئے ہیں ۔ یہ جزیرہ تو اب بھوتوں کا جزیرہ بن گیا ہے ۔ یہاں تو سوائے بیماری اور دکھ کے اور کچھ باقی نہیں رہا ۔ یہاں سے بے شمار لوگ دوسرے جزیروں کو چلے گئے ہیں یہاں تو صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جو بیمار اور لاچار ہیں اور جنہیں کوئی بھی اپنے جزیرے پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے "...... بوڑھے نے روتے ہوئے کہا ۔

" بابا دو سال پہلے میں یہاں آیا تھا تو یہ جزیرہ انتہائی سرسبز و شاداب تھا یہاں کے لوگ انتہائی صحت مند اور چست اور چالاک تھے ۔ پھر یہ سب کچھ کیا ہو گیا ہے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

دو سال تو کیا جناب پانچ چھ ماہ پہلے یہ جزیرہ باقی سب جزیروں سے زیادہ سرسبز و شاداب اور خوبصورت تھا ۔ یہاں عام بیماریوں کے علاوہ اور کوئی بیماری نہ تھی لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا قہر اس جزیرے پر ٹوٹ پڑا اور آہستہ

آہستہ لوگ بیمار پڑتے گئے ۔ درخت سوکھ گئے جھاڑیاں سوکھ گئیں ۔ لوگ اپاہج ہونے لگے ۔ ایسی ایسی بیماریاں یہاں پیدا ہو گئیں کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ چنانچہ لوگ خوفزدہ ہو کر یہاں سے فرار ہو گئے اور اب تو صرف چند سو لوگ رہ گئے ہیں جو سب کے سب میری طرح اپاہج اور معذور ہیں ۔ اب تو یہاں کے رہنے والے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر رہے ہیں اور جو زندہ ہیں وہ موت کے انتظار میں ہیں ۔ کافی دن پہلے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم یہاں آئی تھی ۔ انہوں نے ہمارے خون کے نمونے لئے ۔ زمین کے نمونے لئے ۔ جھاڑیوں اور درختوں کے نمونے لئے اور پھر ہمیں یہ کہہ کر چلے گئے کہ جلد ہی ہمارا علاج کیا جائے گا ۔ لیکن پھر کوئی واپس نہیں آیا ...... بوڑھے نے روتے ہوئے کہا ۔

" یہ سب خوراک انہیں دے دو اور ہمیں فوراً واپس چلنا چاہئے ۔ میں اس بارے میں حکومت کو مطلع کروں گا ۔ حکومت کو اس جزیرے کے باسیوں کی مدد کرنی چاہئے "...... وائس پرنسپل صاحب نے کہا ۔ اور بوڑھا بڑے رقت بھرے انداز میں انہیں دعائیں دینے لگا اور پھر واقعی جو کھانے پینے کا سامان ساتھ لایا گیا تھا وہ سب ان لوگوں کے حوالے کر دیا گیا ۔ اور وہ سب لانچوں پر سوار ہوئے اور واپس روانہ ہو گئے ۔ سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے ۔ سب انتہائی خوفزدہ تھے ۔

" میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس جزیرے کے حالات ایسے بھی ہو سکتے ہیں "...... سر اشتیاق احمد نے کہا ۔

" جی ہاں ایسے حالات کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا "...... عمران نے

انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ ساحل پر موجود کار اور بس کے ذریعے وہ فوراً ہی واپس چل پڑے اور کوٹھی پہنچ کر عمران اور ثریا کو اتار دیا گیا۔

"بھائی جان...... یہ بیچارے لوگ کس کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ مجھے تو یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا ہے"...... ثریا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے بھی یہ سب کچھ دیکھ کر بے حد دکھ ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اماں بی سے جا کر ملا اور جب اماں بی کو اس جزیرے کے حالات بتائے گئے تو اماں بی نے فوراً ثریا اور عمران پر آیات مقدسہ پڑھ کر دم کیا۔ انہوں نے عمران کو واپس جانے کی اجازت دی اور عمران ان سے اجازت لے کر اپنی کار میں بیٹھا اور اس نے کار کا رخ سیدھا دانش منزل کی طرف کر دیا۔

"خیریت عمران صاحب آپ اس لباس میں اور اسقدر سنجیدہ"...... عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے سلام کے بعد پہلی بات یہی کی۔

"انتہائی ہولناک اور دردناک منظر دیکھ کر آیا ہوں بلیک زیرو یہاں دارالحکومت میں لوگ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں اور یہاں سے پچاس کلو میٹر دور جزیرے پر رہنے والوں پر عذاب۔ دکھ اور موت نے اپنے پر پھیلا رکھے ہیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب...... میں سمجھا نہیں...... آپ کس جزیرے کی بات کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ثریا کے ساتھ ٹرپ پر جانے اور فیروزہ جزیرے کے حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ...... یہ تو واقعی انتہائی پریشان کن حالات ہیں۔ وہاں ڈاکٹروں کی ٹیمیں فوراً جانی چاہئیں تاکہ ان کا علاج کیا جا سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"علاج تو ہوتا رہے گا لیکن وہاں صرف انسانوں کی حالت بدتر ہوتی تو میں سمجھتا کہ وہاں کسی وجہ سے کسی خوفناک بیماری کے جراثیم پہنچ گئے ہیں۔ وہاں تو درختوں۔ جھاڑیوں کی حالت بھی انسانوں سے بدتر ہے اور مجھے جزیرے کی مجموعی حالت دیکھ کر شک پڑا ہے کہ وہاں ایٹمی تابکاری کے اثرات موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایٹمی تابکاری اور اس جزیرے میں...... یہ کیسے ممکن ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ممکن تو واقعی نہیں ہے۔ لیکن اس دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکرٹری ٹو وزارت خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کرائیں"...... عمران نے

انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"............ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بیٹے خیریت...... پی۔اے بتا رہا ہے کہ تم انتہائی سنجیدہ ہو"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"جو منظر میں دیکھ کر آیا ہوں...... اس کے بعد تو ہنسنے کو دل ہی نہیں چاہتا"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر اشتیاق احمد اور ثریا کے ساتھ فیروزہ جزیرے پر جانے اور پھر وہاں کے حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ اوہ...... واقعی یہ تو انتہائی دردناک اور ہولناک حالات ہیں۔یہ ہماری وزارت صحت کیا کرتی رہتی ہے۔میں ابھی سیکرٹری صحت سے بات کرتا ہوں"...... سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ آپ کریں اور وہاں ڈاکٹروں کی ٹیمیں بھیجیں۔لیکن میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ سرکاری طور پر وہاں ماحولیات کے ماہرین بھجوائیں کیونکہ مجھے شک پڑا ہے کہ اس جزیرے پر ایٹمی تابکاری کے اثرات انتہائی شدید ہیں اور اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ بہت بڑا خطرہ ہے۔تابکاری کے اثرات دارالحکومت کو بھی اپنی لپیٹ لے سکتے ہیں اور ایسی صورت میں جو حالات اس جزیرے کے ہو رہے ہیں وہی حالات دارالحکومت میں بھی پیدا ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ایٹمی تابکاری اور اس جزیرے پر یہ کیسے ممکن ہے عمران بیٹے وہاں نہ

کوئی ایٹمی ریسرچ سنٹر ہے نہ کوئی ایٹمی لیبارٹری"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا واقعی نہیں ہے۔اور واقعی وہاں ایسا ہونا بظاہر ناممکن ہے۔لیکن مجھے یہی شک پڑا ہے اور میں اس شک کو دور کرنا چاہتا ہوں۔آپ اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں وزارت سائنس کے سیکرٹری سے بات کر کے ٹیمیں وہاں بھجوا دیتا ہوں۔وہاں سے رپورٹیں آجائیں گی"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"او۔کے...... آپ فوراً یہ کام کریں اور پھر مجھے وہ رپورٹیں بھجوادیں میں انتظار کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب بفرض محال اگر وہاں واقعی تابکاری کے اثرات پائے گئے تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے وہاں کے ایک بزرگ نے بتایا ہے کہ جزیرے کے یہ حالات گذشتہ چار چھ مہینوں کے دوران ہوئے ہیں اس کے علاوہ وہاں ڈاکٹروں کی کوئی ٹیم بھی گئی ہے جس نے انسانی خون۔درختوں۔جھاڑیوں۔پانی اور جزیرے کی مٹی کے نمونے بھی حاصل کیے ہیں اور واپس آنے کا وعدہ کر کے پھر نہیں آئے۔اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ یہ سب کچھ کسی خوفناک تجربے کا نتیجہ نہ ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"تجربہ...... کیسا تجربہ کیا وہاں ایٹم بم کا تجربہ کیا گیا مگر......" بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایٹم بم کا تجربہ ہوتا تو جزیرہ ہی صفحہ ہستی سے ناپید ہو چکا ہوتا۔

میرے ذہن میں ایک اور بات آرہی ہے۔ کہیں اس جزیرے کے گرد ایٹمی فضلہ نہ پھینکا گیا ہو۔ آج کل اس کی شکایات بے حد سننے میں آرہی ہیں گو ایسا سب کچھ یورپ اور ایکریمیا وغیرہ میں ہو رہا ہے اور اس کے خلاف باقاعدہ ایک تنظیم گرین ورلڈ بھی کام کر رہی ہے جو سمندروں میں ایسا فضلہ پھینکنے سے جبراً روکتی ہے اور اس کے خلاف بین الاقوامی پیمانے پر احتجاج کرتی ہے لیکن اس کے باوجود ایسا دھندہ ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ایٹمی فضلہ یہاں اس جزیرے کے قریب انہوں نے پھینکا ہوگا۔ لیکن میرے خیال میں ایسا ممکن نہیں ہے یورپ اور ایکریمیا سے یہاں تک پہنچنے پر ہی اخراجات اس قدر آجاتے ہیں کہ وہ ایسا کام نہیں کر سکتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فرض کیا ہمارے کسی دشمن ملک نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو یا کر دیا ہو اور یہ ڈاکٹروں کی ٹیم بھی اسی ملک کی ہو جو اس تجربے کے نتائج چیک کرنے کے لئے آئے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے ہمسایہ ملکوں میں ایٹمی لیبارٹریاں یا تو شوگران کے پاس ہیں یا روسیاہ کے پاس...... شوگران ایسا کر ہی نہیں سکتا اور روسیاہ اگر ایسا کرتا تو ایکریمین ایجنٹوں کو لازماً اس کا پتہ چل جاتا اور ویسے بھی اسے ایسا تجربہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے اس کو تو اس بارے میں مکمل معلومات بغیر تجربے کے بھی حاصل ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رپورٹیں آجانے دو پھر ہی کوئی فائنل بات ہوگی۔ میں فی الحال فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ اگر سر سلطان فون کریں تو مجھے بتا دینا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دوسرے روز عمران ابھی ناشتے سے فارغ ہی ہوا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔ کل سے اس کا موڈ مسلسل آف تھا یوں لگتا تھا جیسے کسی نے اس کا دل مروڑ کر رکھ دیا ہو۔ سلیمان نے بھی اسے محسوس کر کے اس سے پوچھا مگر عمران نے اسے ٹال دیا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ اور گھمبیر آواز سنائی دی۔

"کچھ پتہ چلا"...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"انتہائی خوفناک رپورٹیں ملی ہیں عمران بیٹے۔ حکومت ان رپورٹوں کی وجہ سے ہل کر رہ گئی ہے۔ ماہرین نے وہاں جا کر جو ریسرچ کی ہے۔ اس کے مطابق وہاں ایٹمی تابکاری اور کیمیکل آلودگی بے انتہا ہے اور ماہرین نے اس کا سراغ بھی لگایا ہے۔ جزیرے کے درمیانی حصے میں ایٹمی اور کیمیکل فضلے کے بھرے ہوئے دس ڈرم دفن شدہ پائے گئے ہیں اور یہ سب کچھ ان ڈرموں کی وجہ سے ہوا ہے۔ حکومت نے فوری طور پر ان ڈرموں کو شوگران بھجوا دیا ہے تاکہ انہیں سائنسی طریقے سے ضائع کیا جا

سکے ۔ لیکن سب یہ سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جا رہے ہیں کہ یہ ڈرم یہاں
کس نے دفن کیے ہوں گے اور کیوں ۔ اور کسی کی سمجھ میں کوئی بات
نہیں آ رہی "...... سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"وہ رپورٹیں آپ کے پاس پہنچ چکی ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں لیکن ان رپورٹوں کو صدر مملکت نے فوری طور پر کال کیا ہے ۔
وہ اس بارے میں فوری طور پر اعلیٰ سطحی اجلاس بلانا چاہتے ہیں ۔ شاید اس
میں ایکسٹو کو بھی دعوت ا
دیں کیونکہ حکومت کے نقطہ نظر سے یہ اہم ترین اور انتہائی گھمبیر مسئلہ ہے
"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"آپ ان رپورٹوں کی فوٹو سٹیٹ نقولات مجھے فوراً بھجوا دیں تاکہ اگر
جناب ایکسٹو اجلاس میں شرکت کریں تو میں انہیں اس معاملے میں
معاونت مہیا کر سکوں "...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ...... میں ابھی بھجوا دیتا ہوں "...... سر سلطان نے
جواب دیا۔

"ان ماہی گیروں کا کیا ہوا جو جزیرے پر تھے "...... عمران نے پوچھا۔

"ان تمام ماہی گیروں کو فوری طور پر خصوصی ہسپتالوں میں بھجوا دیا
گیا ہے ۔ جہاں ان کا نہ صرف علاج ہو گا بلکہ مزید ریسرچ بھی کی جائے گی
...... اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے اردگرد کے جزیروں اور ساحلی
علاقوں پر رہنے والے تمام ماہی گیروں کی طبی چیکنگ بھی شروع کرا دی

ہے تاکہ اس فضلے سے متاثرہ کوئی آدمی کہیں اور شفٹ ہو گیا ہو تو
اسے بھی ہسپتال پہنچایا جا سکے ۔ ویسے حکومت نے اس خبر کے نشر ہونے یا
شائع ہونے پر انتہائی سختی سے پابندی لگا دی ہے تاکہ ملک میں خوف
وہراس نہ پھیل سکے "...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"جو ڈرم شوگران بھیجے گئے ہیں ان کے فوٹو گرافس تو رکھے گئے ہوں
گے "...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں فوٹو گرافس کے ساتھ ان کی باقاعدہ وڈیو فلم تیار کی گئی ہے تاکہ
ماہرین اس فلم کے ذریعے اس پر مزید تحقیقات کر سکیں "...... سر سلطان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ رپورٹس کے ساتھ ساتھ یہ فوٹو گرافس اور فلم سب مجھے بھجوا
دیں اور فوراً "...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ فوٹو گرافس اور فلم کی کئی کاپیاں تیار کی گئی ہیں ، ان
کی ایک ایک کاپی رپورٹس کی کاپیوں کے ساتھ بھجوا دیتا ہوں "...... سر
سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی
رسیور رکھ دیا۔

"تو میرا خیال درست نکلا ۔ یہ سب کچھ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ
کیا گیا "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چائے لے آؤں صاحب "...... اسی لمحے سلیمان نے دروازے پر آ کر
انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس طرح چونک کر اسے دیکھنے

لگا جیسے سلیمان شیشے کا بنا ہوا ہو اور وہ اس کے پار دیکھ رہا ہو۔

" کیا آپ کی طبیعت خراب ہے۔ ڈاکٹر صدیقی کو فون کروں "...... سلیمان نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" نہیں میں ٹھیک ہوں سلیمان شکریہ۔ ہاں چائے لے آؤ "...... عمران نے طویل سانس لے کر کہا تو سلیمان واپس جانے کی بجائے آگے بڑھا اور عمران کے سامنے قالین پر بیٹھ گیا...... عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

" اگر آپ ناراض نہ ہوں صاحب تو میں ایک درخواست کروں "...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیسی درخواست کیا رقم چاہئے "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" رقم کی بات نہ کیجئے۔ رقم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے...... اگر آپ کا دل مجھ سے بھر گیا ہے تو آپ مجھے گولی مار دیجئے۔ میں آپ کو لکھ کر دے دیتا ہوں کہ میرا خون آپ پر معاف ہوگا اور اگر آپ مجھ سے ناراض ہیں تو پھر آپ کو آپ کی اماں بی کا واسطہ مجھے معاف کر دیجئے۔ اگر کوئی بات ایسی مجھ سے ہو گئی ہے جس کی وجہ سے آپ ناراض ہیں تو یقین کیجئے دانستہ نہیں ہوئی ہوگی، لیکن کل سے آپ کا رویہ اب مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو سکتا "...... سلیمان نے گلو گیر لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگ گئے۔

" ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ میں تم سے کیوں ناراض ہونے لگا۔ اٹھو ادھر میرے پاس بیٹھو "...... عمران نے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں صاحب اب واقعی مجھ سے آپ کی ناراضگی برداشت نہیں ہو سکتی میں سچ کہہ رہا ہوں "...... سلیمان باقاعدہ ہچکیوں پر اتر آیا اور عمران نے زبردستی اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا اور پھر جیب سے رومال نکال کر اس نے خود سلیمان کے آنسو پونچھے۔

" جو تم سمجھ رہے ہو سلیمان وہ بات نہیں ہے۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں پھر اصل بات تمہاری سمجھ میں آئے گی "...... عمران نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ثریا کے فون آنے سے لے کر جزیرے پر جانے اور وہاں کے حالات اور اب سر سلطان سے فون پر ہونے والی باتیں مختصر طور پر بتائیں تو سلیمان کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

" یہ...... یہ سب کچھ یہاں...... ہمارے ملک میں...... یعنی کہ پاکیشیا میں ہو رہا ہے "...... سلیمان کے لہجے میں انتہائی دکھ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہاں اور یقین کرو جب سے میں نے فیروزہ جزیرے پر ماہی گیروں کی حالت دیکھی ہے، میرا دل بجھ سا گیا ہے۔ تم یقین کرو میرا دل بولنے کو بھی نہیں چاہتا، اور اب سر سلطان کے فون سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کچھ کسی بھیانک سازش کے تحت کیا گیا ہے۔ نجانے وہ کون درندے ہیں جنہوں نے معصوم اور بے گناہ افراد کے ساتھ ایسا کیا ہے "...... عمران نے کہا۔

" صاحب میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب کچھ کافرستانیوں نے

کیا ہو گا۔ وہی ہمارے ایسے دشمن ہیں جو اس حد تک جا سکتے ہیں "...... سلیمان نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ان کے پاس تو ایسی صنعتیں ہی نہیں ہیں جو ایسا خطرناک کیمیائی فضلہ پیدا کر سکیں اور نہ ہی ایسی ایٹمی فیکٹریاں ہیں جہاں سے ایٹمی فضلہ بچ سکے۔ یہ کوئی اور چکر ہے "...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے کہیں سے اسے باقاعدہ حاصل کیا ہو "...... سلیمان نے کہا۔

"تم نے واقعی اہم بات کی ہے سلیمان۔ ایک پوائنٹ تمہاری بات کے حق میں بھی جاتا ہے۔ ماہی گیروں نے مجھے بتایا تھا کہ ڈاکٹروں کی ایک جماعت نے کچھ روز پہلے وہاں کا دورہ کیا اور خون کے نمونوں کے ساتھ ساتھ زمین کے نمونے۔ درختوں۔ جھاڑیوں کے نمونے پانی کے نمونے حاصل کیے تھے۔ یہ لوگ کافرستانی ہو سکتے ہیں کیونکہ انہیں پاکیشیائی سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر یہ غیر ملکی ہوتے تو ماہی گیر یقیناً اس کا ذکر کرتے اور اس کے ساتھ اس بات سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ واقعی یہ سب کچھ ایک تجربے کے طور پر کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے نتائج دیکھ کر وہ اسے دارالحکومت میں بھی آزمانے کی کوشش کریں یا پورے پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کے خلاف ایسی ہی سازش کریں۔ او۔کے شکریہ۔ میں اس پوائنٹ کو خاص طور پر ذہن میں رکھوں گا۔ اب تم مجھے ایک پیالی چائے پلا سکتے ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان اٹھ کھڑا ہوا۔

"مم مم۔ مگر۔ اب کیا کہوں۔ وہ چائے کی پتی۔ چینی۔......" سلیمان نے بوکھلاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"زیادہ بات کی تو ایک ڈرم باورچی خانے میں رکھوا دوں گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نوٹوں سے بھرا ہوا ڈرم واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔ چلیئے اسی خوشی میں آپ کو میں اپنے خاص کوٹے میں سے چائے پلوا دیتا ہوں "...... سلیمان نے ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران سلیمان کی اس محبت اور بے پناہ خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر "...... ناٹران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"پاکیشیا دارالحکومت سے تقریباً پچاس کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے جزیرے میں ایٹمی اور انتہائی خطرناک کیمیکلز کے ویسٹ کے دس ڈرم دفن کیے گئے تھے جن کی وجہ سے اس جزیرے پر رہنے والے اپاہج۔ مفلوج اور ناقابل تشخیص اور ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا ہو گئے اور جزیرے کا ماحول بھی تباہ ہو گیا ہے۔ وہاں ایٹمی تابکاری پھیل چکی ہے۔ ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ جن سے یہ خدشہ سامنے آ رہا ہے کہ یہ سب کچھ کافرستان کی طرف کیا گیا ہے اور انہوں نے ایسا تجرباتی طور پر کیا ہے اور وہ

اس تجربے کو پورے پاکیشیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس لئے تم فوری طور پر حرکت میں آجاؤ اور ہر ممکن کوشش کر کے اس بات کو ٹریس کرو کہ کیا واقعی حکومت کافرستان کی طرف سے یہ سب کچھ کیا گیا ہے یا نہیں "...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ یس ...... یہ تو انتہائی خوفناک اور لرزا دینے والا بھیانک ترین جرم ہے۔ میں اس کا ضرور کھوج نکالوں گا "...... ناٹران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا او عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان جاؤ۔ سر سلطان کا آدمی ہوگا "...... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

" جی صاحب "...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر اس کے بیرونی دروازے کی طرف جاتے ہوئے قدموں کی آواز ابھری۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بیگ سا تھا۔ اس نے بیگ عمران کو دیا اور واپس باورچی خانے میں چلا گیا۔ عمران نے بیگ کھولا اور اس میں موجود رپورٹوں کی فائل نکال کر اس نے پڑھنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان چائے لے آیا اور اس نے ایک پیالی بنا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔ ساتھ ہی ایک پلیٹ میں بسکٹ بھی تھے۔ عمران نے پیالی اٹھائی اور رپورٹ پڑھنے کے ساتھ ساتھ چائے کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ رپورٹوں کو اچھی طرح چیک کرنے کے بعد عمران نے بیگ سے فوٹو گرافس نکالے اور انہیں غور سے دیکھنے لگا۔ یہ نیلے رنگ کے دس

ڈرموں کے فوٹو گراف تھے جو ٹوٹ پھوٹ چکے تھے۔ عمران فوٹو گرافس کو غور سے دیکھتا رہا۔ ڈرموں پر مدھم سے نشانات تو ضرور نظر آرہے تھے لیکن کوئی واضح بات نظر نہ آرہی تھی۔ عمران نے فائل اور فوٹو گرافس واپس بیگ میں رکھے اور بیگ بند کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں دانش منزل جا رہا ہوں دروازہ بند کر لو "...... عمران نے راہداری میں آتے ہوئے سلیمان سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا فلیٹ سے باہر آگیا تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔

" کچھ پتہ چلا فیروزہ جزیرے کے بارے میں "...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے پہلی بات ہی یہی پوچھی اور عمران نے اسے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ سلیمان کی بات بھی بتا دی اور ساتھ ہی اس نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ اس نے ناٹران کو فون کر کے اس سازش کا کھوج لگانے کی بھی ہدایت کر دی ہے۔

" تم یہ رپورٹیں اور فوٹو گرافس دیکھو میں جا کر یہ فلم دیکھ لوں۔ شاید اس سے کوئی کلیو مل جائے "...... عمران نے بیگ سے فلم کا کیسٹ نکال کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے ایسی فلمیں دیکھنے کے لئے باقاعدہ مشینری نصب کر رکھی تھی۔ ایک بار تو اس نے ساری فلم مسلسل دیکھ ڈالی۔ فلم انتہائی محنت سے تیار کی گئی تھی۔ ڈرموں کا کلوز اپ چاروں طرف سے اور اوپر سے بھی لیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس گڑھے کو بھی کلوز اپ میں دکھایا گیا تھا جہاں سے یہ ڈرم برآمد ہوئے تھے اور پھر جزیرے کے پس منظر

میں اس جگہ کو بھی باقاعدہ ابھارا گیا تھا جس جگہ پر ڈرم دفن کیے گئے تھے۔
اس کے بعد عمران نے فلم کو ریوائنڈ کیا اور جب ڈرموں کے کلوز اپ کا
منظر سامنے آیا تو عمران نے اسے سکرین پر روکا اور پھر ایک ناب گھما کر
اس نے اس منظر کو مزید بڑا کرنا شروع کر دیا۔ جب یہ منظر بڑی سکرین پر
پوری طرح پھیل گیا تو عمران نے اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اب
اسے ایک ڈرم پر کچھ شکستہ سے حروف نظر آنے لگ گئے تھے۔ اس نے
ایک کاغذ اٹھایا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے ان شکستہ سے حروف کو
اسی طرح کاغذ پر منتقل کرنا شروع کر دیا کچھ دیر بعد جب اس کے خیال کے
مطابق سارے حروف بالکل اسی طرح کاغذ پر منتقل ہو گئے جیسے کہ اسے
ڈرم پر نظر آرہے تھے تو اس نے سکرین آف کی اور کاغذ پر جھک گیا اب وہ
ان شکستہ حروف کو جوڑنے اور صحیح طریقے سے لکھنے کی کوشش کر رہا تھا
لیکن کوئی بات بنتی نظر نہ آرہی تھی۔ کسی بھی زبان میں کوئی لفظ بھی ان
حروف سے بنتا نظر نہ آتا تھا۔ کافی دیر تک مختلف انداز میں لکھنے کے بعد
اچانک وہ چونک پڑا۔ ایک لفظ اب بن گیا تھا اور یہ سائنسی کوڈ کا لفظ تھا
جس کا مطلب انتہائی خطرناک۔ اور اب اس لفظ کے سمجھ آجانے پر وہ سمجھ
گیا کہ یہ تحریر سائنسی کوڈ میں درج کی گئی ہے اس لئے اس نے اس نظریے
کے تحت شکستہ حروف کو دوبارہ جوڑنا شروع کر دیا اور پھر تقریباً نصف
گھنٹے کی محنت کے بعد آخر کار وہ اسے پڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس تحریر کا
مطلب تھا کہ اس ڈرم میں انتہائی خطرناک کیمیائی ویسٹ موجود ہے اور
نیچے ریفو کا لفظ تھا۔ اب ریفو لفظ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا۔ بہرحال اس

نے کاغذ اٹھایا اور مشینری آف کر کے وہ آپریشن روم میں آگیا۔

"کچھ پتہ چلا فلم سے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تحریر تو میں نے پڑھ لی ہے۔ وہ تو صرف اتنی ہے کہ اس ڈرم میں انتہائی خطرناک کیمیائی ویسٹ ہے لیکن نیچے ایک لفظ لکھا ہوا ہے۔ ریفو یا آفو۔ کچھ ایسا ہی لفظ ہے ہو سکتا ہے یہ اس فیکٹری کا نام ہو جہاں یہ کیمیائی مادے استعمال ہو رہے ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو ریڈ ڈائری دینے کے لئے کہا۔ کافی دیر تک ریڈ ڈائری کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہاٹ کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر الیگزنیڈر سے بات کرایئے۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس الیگزنیڈر بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مسٹر الیگزنیڈر میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کو یاد ہو کہ پاکیشیا کے معروف سائنس دان سرداور کے ساتھ میری ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ٹھیک ہے۔ مجھے یاد آگیا۔ واقعی ملاقات ہوئی تھی اور آپ کی باتیں انتہائی دلچسپ تھیں۔ فرمایئے کیسے یاد کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے بتایا تھا کہ آپ کی کارپوریشن انتہائی خطرناک کیمیکلز کی سپلائی کا کاروبار کرتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں مگر......" ایگزنیڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کسی ریفو نام کی فیکٹری یا لیبارٹری کو بھی یہ انتہائی خطرناک کیمیکلز فروخت کرتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ریفو نام کی تو کوئی فیکٹری یا لیبارٹری نہیں ہے البتہ فیفو نام کی ایک بڑی لیبارٹری ضرور ہے جسے کیمیکلز سپلائی کیے جاتے ہیں مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... ایگزنیڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ان سے چند معلومات حاصل کرنی تھیں۔ کیا آپ مجھے فیفو کا فون نمبر اور وہاں کسی ذمہ دار آدمی کا ریفرنس دے سکتے ہیں جو چند ضروری معلومات مہیا کر دے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ آپ فیفو کی جنرل منیجر مارلین سے بات کر لیجئے۔ اسے میرا ریفرنس دے دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ایگزنیڈر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فیفو لیبارٹریز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی

آواز سنائی دی۔

"جنرل منیجر مارلین سے بات کرایئے...... میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کس پوائنٹ پر بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یہ مارلین صاحبہ شادی شدہ ہیں یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کیوں کیا یہ پوچھنا جرم ہے"...... عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی سنجیدگی کی گرد آہستہ آہستہ اترتی چلی جا رہی تھی اور سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"جرم...... جی نہیں...... لیکن وہ مطلقہ ہیں مگر......" فون پر بات کرنے والی بری طرح بوکھلا گئی تھی۔ شاید آج سے پہلے کسی نے اس سے اس انداز میں بات نہ کی تھی۔

"تو میں ان سے شادی کے پوائنٹ پر بات کرنا چاہتا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر انہیں پروپوز کیا جا چکا ہے اور وہ آئندہ ماہ شادی کرنے والی ہیں"...... اس بار لڑکی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تو چلیں آپ اس پوائنٹ پر بات کر لیں"...... عمران اب پوری طرح موڈ میں آگیا تھا۔

"سوری ...... آپ نے دیر کر دی ۔ مجھے بھی پروپوز کیا جا چکا ہے ۔ بہرحال میں آپ کی بات کرا دیتی ہوں " ...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا گیا۔

"یس مارلین بول رہی ہوں " ......چند لمحوں بعد ایک بااعتماد سی آواز سنائی دی۔

"مس مارلین سب سے پہلے تو میری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے کہ آپ کو پروپوز کر دیا گیا ہے اور آئندہ ماہ آپ شادی کر رہی ہیں " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ شکریہ ۔ مگر آپ کون صاحب بول رہے ہیں " ...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں ۔ ہاٹ کارپوریشن کے مسٹر ایلگز نیڈر نے مجھے آپ کی ٹپ دی تھی لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے خوش نصیبی تو ایک کے حصے میں ہی آسکتی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا او دوسری طرف سے مارلین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

"آپ نے بڑے خوبصورت انداز میں بات کی ہے مسٹر...... " مارلین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"علی عمران میرا نام ہے ...... ہمارے ہاں ایک محاورہ ہے کہ دیر ۔ آنے والی چیز درست ہوتی ہے لیکن شاید یہ محاورہ پاکیشیا تک ہی درست ہوگا ۔ ایکریمیا میں دیر کر دینے سے خوش نصیبی دوسروں کے حصے میں جاتی ہے" ...... عمران نے کہا اور مارلین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی

"اس تعریف کا بے حد شکریہ ۔ آپ واقعی انتہائی دلچسپ باتیں کرتے ہیں ۔ فرمائیے کیسے فون کیا تھا" ...... مارلین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کی لیبارٹری کا جو کیمیکل ویسٹ ہوتا ہے ۔ وہ آپ کیسے تلف کراتی ہیں " ...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ کیوں ...... آپ کیوں پوچھ رہے ہیں " ...... اس بار مارلین نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایکریمیا کی ایک لیبارٹری کی طرف سے مجھے اس کام کا ٹھیکہ مل رہا ہے ۔ میں نے سوچا آپ کے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہئے " ...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو آپ کا تعلق کسی ڈسپوزل آرگنائزیشن سے ہے، لیکن پاکیشیائی تو ایسی کسی آرگنائزیشن میں موجود نہیں ہیں " ...... مارلین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو تو سکتے ہیں اگر آپ مہربانی کریں تو " ...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں مسٹر علی عمران ویری سوری ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آرگنائزیشنز انتہائی خفیہ ہیں ۔ کیونکہ سارا غیر قانونی کام ہے ۔ اور اگر حکومت کو علم ہو جائے تو ہماری لیبارٹری ہی سیل ہو سکتی ہے اس لئے ویری سوری آپ کسی اور سے بات کر لیں " ...... مارلین کا لہجہ یکلخت بے حد خشک ہو گیا۔

"ارے ارے فون تو بند نہ کیجئے ۔ کم از کم آپ کی یہ دلکش ۔ مترنم آواز تو سننے کو مل رہی ہے ۔ چلیئے اتنا تو بتا دیجئے کہ آپ کا معاہدہ کس

آرگنائزیشن سے ہے۔ صرف نام بتا دیجئے۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے میں وہیں ٹرائی کر لوں گا۔ کم از کم اس طرح آپ سے لنک تو رہے گا"...... عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ آخر آپ چاہتے کیا ہیں۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ سب کچھ ٹاپ سیکرٹ ہے"...... مارلین نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف نام۔ میں بھی اسے ٹاپ سیکرٹ ہی رکھوں گا۔ بلکہ اپ سیکرٹ بنا کر رکھوں گا"...... عمران نے اور زیادہ رومانٹک لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آپ نے واقعی مجھے مجبور کر دیا ہے۔ نام میں بتا دیتی ہوں لیکن پلیز اس کے بعد مزید کچھ نہ پوچھئے گا۔ اس آرگنائزیشن کا نام بوگن فیونرل آرگنائزیشن ہے"...... مارلین نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"بوگن فیونرل ہوں تو اس آڑ میں یہ دھندہ ہو رہا ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"فیونرل تو کفن دفن کرنے والے کو کہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں اور یہ انتہائی خطرناک کیمیکل فضلے کا کفن دفن کرتے ہیں۔ ویسے انہوں نے حکومت سے بچنے کے لئے باقاعدہ فیونرل کا لائسنس لے رکھا ہو گا۔ ذرا ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کی ڈائریکٹری نکالو شاید اس میں اس نام کی فرم بھی موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ فیروزہ جزیرے پر یہ ڈرم بوگن فیونرل والوں نے آکر دفن کیے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جس نے بھی دفن کیے ہیں۔ اس نے انہی سے حاصل کئے ہوں گے۔ اب میں سارا کھیل سمجھ گیا ہوں۔ قانونی طور پر تو حکومت کے تحت ایسے ویسٹ کو تلف کرنے کے لئے باقاعدہ زون بنے ہوئے ہیں لیکن وہاں خرچہ زیادہ آتا ہو گا۔ اس لئے ایسی آرگنائزیشنز بن گئی ہوں گی جو تھوڑی رقم لے کر یہ ویسٹ کو اپنے طور پر تلف کرتی ہوں گی۔ میرا مطلب ہے کسی اور جزیرے پر پھینک دیا یا سمندر کی گہرائی میں ڈال دیا۔ یہ ڈرم بہرحال فیغو لیبارٹریز کے ہیں اور انہیں لازماً بوگن آرگنائزیشن سے حاصل کیا گیا ہو گا۔ اب اگر یہ بوگن والے مل جائیں تو پتہ چل سکتا ہے کہ کن لوگوں نے انہیں ان سے حاصل کیا تھا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر ایک الماری میں سے اس نے ایک ضخیم ڈائریکٹری نکالی اور عمران کے سامنے لا کر رکھ دی۔ عمران اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔

"نہیں اس میں ایسی کسی فرم کا نام نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے مارلین نے جان بوجھ کر غلط نام بتایا ہو یا پھر یہ کمپنی انتہائی خفیہ ہو۔ بہرحال اب مجھے خود جا کر مارلین سے سب کچھ اگلوانا پڑے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اکیلے جائیں گے یا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"جوانا کو ساتھ لے جاؤں گا"....... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی کرسی کی اونچی نشست سے سر لٹکائے اور آنکھیں بند کیے بیٹھے راٹھور نے چونک کر سر اٹھایا اور آنکھیں کھول کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دروازے پر کرشن موجود تھا۔

"آؤ کرشن بیٹھو"...... راٹھور نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کرشن قدم آگے بڑھاتا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے فوری یاد کیا تھا"...... کرشن نے کہا۔

"ہاں....... میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے تاکہ تمہیں بتا دوں کہ حکومت کافرستان نے ہمارا ویسٹ والا منصوبہ قطعی طور پر مسترد کر دیا ہے اور پرائم منسٹر صاحب نے سختی سے کہا ہے کہ ہم اب اس بارے میں سوچیں بھی نہ"....... راٹھور نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"کیوں ایسی کیا بات ہو گئی۔ یہ تو دشمن کو مکمل طور پر تباہ برباد کرنے کا شاندار اور انتہائی کامیاب منصوبہ ہے"...... کرشن نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں حکومت نے بھی اسے تسلیم کیا ہے لیکن حکومت کا خیال ہے کہ اس سے بے پناہ اور لاتعداد انسانی جانیں ضائع ہوں گی جس سے پوری دنیا میں شدید اضطراب اور ہلچل مچ جائے گی اور اگر کسی طرح بھی یہ بات لیک آؤٹ ہو گئی کہ یہ منصوبہ کافرستان نے بنایا ہے تو پھر پوری دنیا کافرستان کے خلاف اٹھ کھڑی ہو گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ کافرستان میں رہنے والے مسلمان بھی اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اس طرح کافرستان کی سلامتی کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اور اسے سیاسی اور سماجی طور پر بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کے نقطہ نظر سے اس پر اخراجات بے حد زیادہ آتے ہیں۔ ایک آدھ شہر کی بات اور ہے لیکن پورے ملک کے لئے جس قدر ویسٹ کی ضرورت پڑے گی وہ مقدار بہت زیادہ ہے اور تیسری اور آخری بات یہ کہ حکومت کے نقطہ نظر سے یہ منصوبہ عملی طور پر قابل عمل نہیں ہے۔ ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ اس کا سراغ لگائے گی اور اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ حکومت پاکیشیا اس منصوبے کی پوری دنیا میں اس قدر پبلسٹی کرے کہ کافرستانی حکومت کو منہ چھپانے کے لئے بھی جگہ نہ ملے"...... راٹھور نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چلو پورے ملک میں نہ سہی دارالحکومت تک ہی اس منصوبے کو محدود کر دیا جائے"...... کرشن نے کہا۔

"نہیں اب یہ منصوبہ ختم ہو گیا۔ اب میں کوئی اور منصوبہ سوچتا

چاہتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ مجھے مسلمانوں سے اور خاص طور پر پاکیشیا اور اس کے وجود سے کس قدر نفرت ہے۔ میرا بس چلے تو میں اس ملک کو صفحہ ہستی سے ہی غائب کر دوں"...... راٹھور نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تو باس ایک اور کام ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں حکومت سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہ پڑے گی"...... کرشن نے کہا تو راٹھور چونک پڑا۔

"کیا"...... راٹھور نے چونک کر پوچھا۔

"مسلمانوں کے صرف ہم ہی نہیں یہودی بھی بہت بڑے دشمن ہیں اگر کسی یہودی تنظیم سے بات ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ پورے ملک نہ سہی۔ دارالحکومت کی حد تک اس منصوبے پر ضرور کام کریں گے"...... کرشن نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے مگر میں تو کسی ایسی تنظیم سے واقف نہیں ہوں"...... راٹھور نے کہا۔

"جس آرگنائزیشن سے ہم نے ویسٹ خریدا تھا، وہ یہودی تنظیم ہے۔ اگر ان سے بات کی جائے اور انہیں معقول معاوضہ دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ وہ ضرور ہمارا رابطہ کسی ایسی تنظیم سے کرا دیں گے"...... کرشن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے پاسکل سے بات کی جائے"...... راٹھور نے کہا۔

"ہاں"...... کرشن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں...... وہ لوگ کہیں گے کہ وہ خود اس پر عمل کرنے کے لئے

تیار ہیں اور ان کو دینے کے لئے ہم رقم کہاں سے لائیں گے ۔ کوئی ایسی تنظیم ہو جو مسلم دشمنی کے لئے کام کر رہی ہو تو وہ اخراجات بھی خود ادا کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں بھی معاوضے کے طور پر رقم مل جائے"...... راٹھور نے کہا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ...... ہاں واقعی ایسا ہو سکتا ہے..... جیفرسن سے بات ہو سکتی ہے ۔ وہ ان معاملات کا ماہر"...... راٹھور نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جیفرسن وہ کون ہے"..... کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"انتہائی کٹڑ اور متعصب یہودی ہے ۔ ولنگٹن میں رہتا ہے ۔ میرا دوست ہے اور مجھے یاد ہے اس نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ اس کا تعلق کسی بہت بڑی خفیہ یہودی تنظیم سے ہے"...... راٹھور نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک ڈائری نکالی اور اسے کھول کر اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری اس نے ڈائری پلٹ کر میز پر رکھی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر فون کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جیفرسن سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جیفرسن میں کافرستان سے راٹھور بول رہا ہوں"...... راٹھور نے کہا۔

"اوہ راٹھور تم خیریت کیسے فون کیا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جیفرسن ایک انتہائی اہم معاملے پر تم سے بات کرنی ہے ۔ میرے پاس ایک ایسا منصوبہ ہے جس سے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے لیکن ہماری حکومت ہمسایہ ہونے کی وجہ سے اس کی اجازت نہیں دے رہی ۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم کسی خفیہ یہودی تنظیم سے متعلق ہو جو پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف کام کرتی ہے اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے"...... راٹھور نے کہا۔

"کیسا منصوبہ کچھ تفصیل تو بتاؤ"...... جیفرسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور راٹھور نے مختصر سی تفصیل بتا دی۔

"اوہ واقعی ...... انتہائی خوفناک منصوبہ ہے لیکن اس پر بے پناہ اخراجات آئیں گے ۔ یہ اخراجات تو کوئی حکومت ہی ادا کر سکتی ہے ۔ تنظیم تو نہیں کر سکتی ۔ بہرحال میں اپنے باس سے بات کرتا ہوں ۔ اتفاق سے وہ دفتر میں موجود ہیں ۔ تم اپنا نمبر بتا دو میں ابھی تھوڑی دیر میں تم سے بات کروں گا"...... جیفرسن نے کہا۔

"ہم نے پاکیشیا کے ایک جزیرے پر اس کا کامیاب تجربہ بھی کیا ہے اور میرے پاس اس تجربے کے مکمل نتائج کی فائل بھی موجود ہے"..... راٹھور نے نمبر بتانے کے بعد کہا۔

"او ۔ کے میں بات کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے جیفرسن نے کہا اور راٹھور نے او ۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"جیفرسن کا لہجہ بتا رہا ہے کہ اسے یہ منصوبہ پسند آیا ہے"...... راٹھور نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اچھا کیا باس کہ اسے تجربے کی فائل کے متعلق بتا دیا۔ اب وہ لازماً ہم سے رابطہ کریں گے ورنہ ہو سکتا تھا کہ وہ سارا کام بالا بالا ہی کر لیتے"...... کرشن نے کہا اور راٹھور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راٹھور نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس راٹھور بول رہا ہوں"...... راٹھور نے کہا۔

"جیفرسن فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے جیفرسن کی آواز سنائی دی۔

"اوہ کیا ہوا تمہاری اپنے باس سے بات ہوئی"...... راٹھور نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں...... باس نے اس منصوبے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ فائل سمیت یہاں میرے پاس آجاؤ۔ تمہارے آنے جانے کے اخراجات ہماری تنظیم ادا کرے گی۔ اور اگر تمہارا منصوبہ تنظیم نے خرید لیا تو تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی ملے گا"...... جیفرسن نے کہا تو راٹھور کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"مجھے معاوضے کی ضرورت نہیں ہے جیفرسن۔ میں تو چاہتا ہوں کہ پاکیشیا اپنے بارہ کروڑ عوام سمیت صفحہ ہستی سے ہی مٹ جائے"...... راٹھور نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا...... یہودیوں کا بھی دشمن نمبر ایک ہے اس لئے تمہارا اور ہمارا مقصد ایک ہی ہے تم بہرحال آجاؤ۔ کب پہنچ رہے ہو"......

جیفرسن نے کہا۔

"مجھے باقاعدہ چھٹی لینی پڑے گی۔ بہرحال میں اسی ہفتے میں کسی روز پہنچ جاؤں گا۔ میں فلائٹ بکنگ کے بعد تمہیں فون کر دوں گا"...... راٹھور نے کہا۔

"او۔ کے میں انتظار کروں گا"...... دوسری طرف سے جیفرسن نے کہا اور راٹھور نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے امید لگ گئی ہے کہ ہمارا منصوبہ ضرور عمل پذیر ہوگا ورنہ حکومت نے تو مجھے حقیقتاً بے حد مایوس کر دیا تھا"...... راٹھور نے کہا۔

"باس...... کیا میں بھی آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں"...... کرشن نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ضرور تم نے جس طرح وزیراعظم کو قائل کر لیا تھا اسی طرح مجھے یقین ہے کہ تم جیفرسن کے باس کو بھی قائل کر لو گے۔ او۔ کے تم چھٹی اپلائی کر دو میں اسے منظور کر لوں گا"...... راٹھور نے کہا۔

"باس چھٹی کی کیا ضرورت ہے۔ آپ ایکریمیا کا کوئی سرکاری دورہ بنا لیجئے اس طرح چھٹی بھی بچ جائے گی اور ٹی اے۔ ڈی اے۔ بھی مل جائے گا"...... کرشن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے"...... او کے میں پروگرام بناتا ہوں"...... راٹھور نے ہنستے ہوئے کہا اور کرشن اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہرحال تم تیاری کر لو"...... راٹھور نے کہا اور کرشن نے مسکراتے ہوئے سلام کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

رات کا وقت تھا لیکن ولنگٹن کی سڑکوں پر روشنیاں اس قدر تیز تھیں
کہ یوں لگتا تھا جیسے سورج نصف النہار پر چمک رہا ہو۔اس کے ساتھ ساتھ
سڑکیں رنگ برنگی کاروں سے اور فٹ پاتھ عوام کے ہجوم سے اٹے پڑے
تھے۔ویسے بھی یہ علاقہ جسے بلیو ایونیو کہا جاتا تھا۔رات کے وقت ولنگٹن
سب سے معروف ترین علاقہ بن جاتا تھا یہاں ہر طرف باریں۔ ا
ہوٹلوں کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی دکانیں تھیں۔فٹ پاتھ پر چلنے والے ہ
میں عمران اور جوانا بھی شامل تھے۔دونوں نے سوٹ پہنے ہوئے تھے۔
"ماسٹر میرا خیال ہے۔کریگ کلب میں صرف ممبرز ہی جا سکتے ہیں
میں نے تو اس کے بارے میں ایسا ہی سنا ہوا تھا"...... جوانا نے عمرا
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تو کیا ہوا ہم ممبرز بن جائیں گے۔ویسے بھی جو لیا مجھے کریک
رہتی ہے اور جو کریک کو باس کہے وہ تو مکمل کریک ہی ہو سکتا ہے"...

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ایک بائی روڈ پر مڑ گئے۔یہاں نسبتاً سکون تھا۔کچھ دور
چلنے کے بعد وہ ایک خوبصورت کلب کے دروازے تک پہنچ گئے۔
دروازے پر گہرے رنگ کے شیشے لگے ہوئے تھے اور دو مسلح دربان
دروازے کے دونوں اطراف میں کھڑے تھے۔اوپر کریگ بار کا نیون
سائن جل بجھ رہا تھا عمران اور جوانا جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچے
دونوں دربان انہیں دیکھ کر چونک پڑے۔
"سوری ...... یہ ممبرز کے لئے ریزرو ہے جناب"...... ایک دربان
نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔
"لیڈیز ممبرز کے لئے ریزرو ہے یا جینٹس کے لئے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"دونوں کے لئے اور آپ ممبرز نہیں ہیں۔اس لئے پلیز آپ واپس
جائیں"...... دربان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا ممبرز کے سروں پر سینگ ہوتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔
"ہم تمام ممبرز کو اچھی طرح پہچانتے ہیں جناب اور آپ تو ویسے بھی غیر
ملکی ہیں۔اور غیر ملکی کو ممبر نہیں بنایا جا سکتا"...... دربان نے اس بار
قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"ہم مس مارلین کے مہمان ہیں۔انہوں نے ہمیں یہاں کا وقت دیا
ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری آپ واپس جائیں۔ آپ اندر نہیں جا سکتے اور یہ میں آخری بار کہہ رہا ہوں"...... اس بار اس دربان کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"کیا خیال ہے جوانا واپس چلے جائیں یا......" عمران نے مسکراتے ہوئے مڑ کر پیچھے کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر میں تو آپ کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ یہ دونوں مچھر تو اب تک کسی نالی میں پڑے بھیں بھیں کر رہے ہوتے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یو شٹ اپ"...... اس بار دوسرے دربان نے کہا جو اب تک خاموش کھڑا تھا، لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر سڑک پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ جوانا نے اس کی گردن پکڑ کر ایک ہی جھٹکے سے اسے سڑک پر اچھال دیا تھا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ......" دوسرے دربان نے تیزی سے سائیڈ ہولسٹر میں لگا ہوا ریوالور نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بھی بری طرح چیختا ہوا فضا میں اڑتا اپنے پہلے ساتھی سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا جو نیچے گر کر اب اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا اور عمران اطمینان سے دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔

"اگر میرے پیچھے آئے تو ایک لمحے میں کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا سمجھے"...... جوانا نے مڑ کر سڑک سے اٹھتے ہوئے ان دونوں دربانوں سے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر عمران کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس میں چھت سے خوبصورت روشنیاں نکل کر

ماحول کو بڑا رومانٹک بنا رہی تھیں۔ سائیڈوں پر بڑے بڑے فریم لگے ہوئے تھے جن میں خوبصورت مناظر پینٹ کیے گئے تھے۔ راہداری آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ اور پھر جیسے ہی وہ موڑ مڑے۔ وہ ایک کشادہ ہال میں پہنچ گئے جسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہاں کرسیوں پر مرد اور عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اور سرگوشیوں اور ہلکے ہلکے قہقہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی کھڑی تھی۔ ہال میں تقریباً نیم عریاں ویٹرسیں گھومتی پھر رہی تھیں۔

"آپ پلیز کیا آپ ممبرز ہیں"...... ایک ویٹرس نے ان کے قریب رکتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ممبرز نہ ہوتے تو وہ آپ کے باہر موجود مسلح دربان ہمیں اندر کیسے آنے دیتے۔ ویسے ہم نے فوری طور پر مس مارلین سے ملنا ہے۔ فیفو لیبارٹریز کی جنرل منیجر مس مارلین"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... مس مارلین تو سپیشل ہال میں ہیں۔ آپ کاؤنٹر سے پاس لے لیں"...... ویٹرس نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ویسے وہ دونوں دربان ان کے پیچھے اندر نہ آئے تھے۔ شاید جوانا کی دھمکی کام کر گئی تھی۔

"یس سر...... آپ صاحبان کیسے اندر آ گئے۔ دربانوں نے آپ کو بتایا نہیں کہ کریگ کلب صرف ممبرز کے لئے ریزرو ہے"...... کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی نے ان کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی تلخ سے لہجے میں کہا۔ اس کے

چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تم بھی ان کی طرح اپنی یہ پتلی سی گردن تڑوانا چاہتی ہو۔ ایک لمحے میں توڑ دوں گا سمجھی۔ کدھر ہے تمہارا وہ سپیشل ہال"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو لڑکی کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ارے ارے جوانا کچھ صنف نازک کا ہی خیال رکھ لیا کرو۔ دیکھو بیچاری کے چہرے پر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں رہا"...... عمران نے جوانا کو سمجھاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ایک سائیڈ پر موجود راہداری میں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کے قریب نمودار ہوا۔ اس کے پیچھے دو پہلوان نما آدمی تھے جن کے جسموں پر تنگ بنیانیں تھیں اور انہوں نے جینز کی پتلونیں پہنی ہوئی تھیں۔

"تو تم ہو وہ بدمعاش۔ جو زبردستی اندر گھس آئے ہو"...... ادھیڑ عمر نے کاؤنٹر کے پاس کھڑے عمران اور جوانا سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کون صاحب ہیں"...... عمران نے تلخ لہجے میں پوچھا۔

"میں مینجر ہوں۔ میرا نام ڈکس ہے۔ شرافت سے واپس چلے جاؤ ورنہ ہڈیاں تڑوا کر باہر پھنکوا دوں گا"...... ڈکس نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کلب کا مالک کون ہے"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا۔

"تم جاتے ہو یا نہیں...... آرنلڈ، کرس ان کو اٹھا کر باہر پھینک آؤ"

...... ڈکس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے پیچھے کھڑے دونوں پہلوانوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو تم اس ہال کو اکھاڑہ بنانا چاہتے ہو...... نانسنس۔ تم مینجر ہو یا گھامڑ"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا۔

"چلو باہر"...... ایک پہلوان نے آگے بڑھ کر بڑے درشت انداز میں عمران سے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کا بازو پکڑ لیا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے صرف اپنے بازو کو جھٹکا دیا تھا۔ اسی لمحے جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اس مینجر کو گردن سے پکڑا اور پھر ہال ایک زور دار دھماکے اور مینجر کی چیخ سے گونج اٹھا۔ مینجر فضا میں اڑتا ہوا کاؤنٹر سے کچھ دور فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا تھا۔

"تم۔ تم"...... دونوں پہلوانوں نے غصے سے چیختے ہوئے کہا، لیکن جوانا نے یکلخت ان دونوں کی گردنوں میں ہاتھ ڈالے اور ایک بار پھر ان دونوں کے سر ایک دوسرے سے ٹکرانے کا دھماکہ ہوا اور ان دونوں کی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ ہال میں موجود سب افراد اب ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"پولیس۔ پولیس کو بلاؤ"...... مینجر نے یکلخت فرش سے اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"یہ...... یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... اچانک اس راہداری سے نکل کر ایک ادھیڑ عمر عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے جسم پر مکمل لباس تھا۔

"غنڈے گھس آئے ہیں مادام" ...... منیجر نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کو غنڈے نظر آرہے ہیں مادام" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"منیجر...... یہ کیا بدتمیزی ہے۔ تمہیں احساس ہی نہیں ہے کہ اس طرح کے واقعات کلب کو بدنام کر دیتے ہیں۔ اگر یہ غنڈے بھی ہیں تو کیا ان سے نمٹنے کا یہی طریقہ ہے...... نانسنس۔ آپ پلیز میرے ساتھ آئیں میں اس کلب کی مالکہ ہوں۔ میرا نام مرینا ہے" ...... اس ادھیڑ عمر عورت نے انتہائی غصیلے لہجے میں منیجر سے کہا اور پھر نرم لہجے میں وہ عمران اور جوانا سے مخاطب ہوئی اور اس کے ساتھ ہی واپس راہداری میں مڑ گئی۔ عمران مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ظاہر ہے جوانا نے اس کی پیروی کرنی تھی۔

چند لمحوں بعد وہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیں اور مجھے بتائیں کہ آپ کون ہیں اور کیوں اس طرح بغیر اجازت کلب کے اندر آئے ہیں" ...... اس عورت نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"آپ واقعی سلجھی ہوئی خاتون ہیں۔ لیکن آپ کے دربان۔ منیجر اور دوسرا عملہ نجانے کیوں اخلاق سے بے بہرہ ہے۔ اگر ہم اندر آہی گئے ہیں تو آخر ایسی کیا قیامت ٹوٹ پڑی تھی جو ہمارے ساتھ اس قسم کا رویہ اختیار کیا گیا" ...... عمران نے کہا۔

"میں معذرت خواہ ہوں دراصل کچھ روز پہلے یہاں کے چند غنڈے
ں آئے تھے اور انہوں نے یہاں بہت بڑا ہنگامہ کھڑا کر دیا اور جب تک
یں پہنچی وہ لوگ یہاں کافی نقصان کر کے بھاگ گئے۔ اس لئے مجبوراً
، نے گیٹ پر بھی مسلح افراد کھڑے کیے ہیں اور منیجر اور عملے کو بھی سخت
یات دے رکھی ہیں۔ کہ وہ ہرگز کسی غیر ممبر کو کلب میں داخل نہ
نے دیں۔ لیکن اب میں کیا کر سکتی ہوں۔ ان لوگوں کو اتنی تمیز بھی
یں کہ وہ غنڈوں اور معزز افراد میں تفریق ہی نہیں کر سکتے۔ بہرحال میں
، کی طرف سے معذرت خواہ ہوں۔ اب آپ فرمائیں کہ آپ کا یہاں
نے کا مقصد کیا ہے" مادام مرینا نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا اور عمران
ے اختیار مسکرا دیا۔ مادام مرینا واقعی انتہائی بااخلاق خاتون تھیں۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جوانا۔ ہم نے مس
لین سے ملنا اور فوری واپس جانا ہے۔ ہمیں ان کی رہائش گاہ پر فون
نے سے معلوم ہوا تھا کہ وہ یہاں کلب آئی ہوئی ہیں اور رات کو دیر سے
پس پہنچیں گی اس لئے ہم یہاں آگئے۔ اگر آپ ہماری ملاقات مس مارلین
ے کرا دیں تو ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے" ...... عمران نے کہا۔

"آپ نے پہلے یہاں فون کیا تھا" ...... مادام مرینا نے پوچھا۔

"نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں تھا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مس مارلین آپ کو جانتی ہیں" ...... مادام مرینا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"صرف ایک بار فون پر بات ہوئی تھی" عمران نے جواب دیتے ہوئے

کہا اور مادام مرینا نے سرہلاتے ہوئے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھالیا۔

"مس مارلین ہال میں ہوں گی ان سے بات کراؤ"...... مادام مرینا نے باوقار لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... مادام مرینا نے رسیور رکھ کر عمران سے پوچھا۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام مرینا نے رسیور اٹھالیا۔

"مس مارلین میں مرینا بول رہی ہوں اپنے دفتر سے۔ تمہارے مہمان یہاں میرے دفتر میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک ایشیائی ہیں اپنا نام علی عمران بتا رہے ہیں۔ دوسرے ایکریمین ہیں جن کا نام جوانا بتایا گیا ہے۔ علی عمران صاحب کا کہنا ہے کہ ان کی آپ سے پہلے فون بات ہو چکی ہے اور وہ آپ سے فوری ملاقات کرنا چاہتے ہیں"...... مادام مرینا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اچھا"...... مادام مرینا نے دوسری طرف سے بات سن کر رسیور رکھ دیا۔

"سوری مسٹر علی عمران...... مس مارلین نے آپ سے ملاقات کے لئے صاف انکار کر دیا ہے"...... مادام مرینا نے کہا۔

"اوکے...... انکی مرضی نقصان بھی انہی کا ہوگا۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا

"ایک منٹ عمران صاحب"...... مادام مرینا نے کہا تو عمران مڑ گیا

"اگر آپ مجھے بتا دیں کہ آپ کیوں مس مارلین سے ملنا چاہتے ہیں تو شاید میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں"...... مادام مرینا نے کہا۔

"اوہ...... ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ صرف ایک رسمی سی ملاقات تھی شکریہ"...... عمران نے کہا اور دروازے سے باہر آگیا جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے باہر آگئے تھے۔

"یہ کیا بات ہوئی ماسٹر۔ آپ واپس آگئے بغیر ملاقات کیے"...... جوانا نے باہر آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو...... تمہارا کیا خیال تھا کہ میں اب بچوں کی کہانیوں والا شہزادہ بن کر تم جیسے دیو کی مدد سے اس شہزادی کی تلاش اور اسے حاصل کرنے کے لئے سات طلسم پار کرتا۔ میں نے اس تک بات پہنچا دی ہے کہ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ بس اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو فون کر کے بھی کہی جا سکتی تھی ماسٹر"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آؤ چلیں...... ابھی تمہیں عورتوں کی نفسیات سمجھنے کے لئے بالغ ہونا پڑے گا۔ اور اس میں ابھی بڑا وقت پڑا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا واپس مین روڈ پر آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خالی ٹیکسی میں بیٹھے گرین ویلی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جہاں مس مارلین کی رہائش گاہ تھی۔ عمران نے ٹیکسی کو گیٹ پر رخصت کر دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور

ایک باوردی ملازم باہر آگیا۔
"مس مارلین نے ہمیں کریگ کلب سے بھیجا ہے تاکہ ہم یہاں ان
انتظار کریں وہ ابھی واپس آرہی ہیں۔ایک خفیہ معاملہ ہے "....... عمرا
نے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔
"اوہ یس سر.......آیئے"....... ملازم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا ا
عمران اور جوانا دونوں اندر داخل ہوگئے۔یہ ایک وسیع وعریض کوٹھ
تھی ملازم نے پھاٹک بند کیا اور پھر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔
"آیئے"....... ملازم نے کہا اور پھر وہ عمران اور جوانا کو ساتھ لے
عمارت کی طرف بڑھ گیا۔برآمدے میں چار باوردی ملازم کھڑے ہو
تھے۔
"مادام نے تو ملازموں کی باقاعدہ فوج بھرتی کر رکھی ہے"....... عمرا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جی نہیں....... صرف آٹھ ملازم ہیں اور اتنی بڑی کوٹھی کے لئے ا
تو ضروری ہیں"....... ملازم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تھوڑی د
بعد وہ انہیں ایک بڑے سے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔
"تشریف رکھیں میں آپ کے پینے کے لئے کچھ لے آتا ہوں"....... ملاز
نے کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت عمران اس پر جھپٹ پڑا ا
دوسرے لمحے وہ ملازم عمران کے بازوؤں میں ایک لمحے تک تڑپنے کے بع
ڈھیلا پڑ گیا۔
"اسے صوفے کے عقب میں لٹا دو جوانا"....... عمران نے کہا اور جوا

نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس ملازم کے جسم کو عمران سے لیا اور اٹھا کر
ایک بڑے صوفے کے عقب میں لٹا دیا۔
"آؤ اب باقی ملازمین کو بے ہوش کر دیں تاکہ مس مارلین کا استقبال
شایان شان طریقے سے ہوسکے"....... عمران نے کہا۔
"آپ بیٹھیں میں یہ کام آسانی سے کر لوں گا"....... جوانا نے کہا اور
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"کوئی ہلاک نہیں ہونا چاہئے۔یہ غیر متعلق لوگ ہیں"....... عمران
نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔
عمران اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔جوانا تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد
واپس آیا۔
"کام ہو گیا ماسٹر"....... جوانا نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور عمران
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران
چونک پڑا۔
"وہ مس مارلین آئی ہوگی جاؤ جا کر بڑا پھاٹک کھولو اور خود پٹ کی آڑ
میں ہو جانا"....... عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور جوانا تیزی سے
مڑا اور دروازے کے باہر چلا گیا۔عمران دوڑ کر دروازے پر آکر کھڑا ہو گیا
یہاں سے وہ برآمدہ، پورچ اور پھاٹک تک کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جوانا تیزی
سے پھاٹک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر اس نے عمران کی ہدایت کے
مطابق بڑا پھاٹک کھولا اور خود اس کے ایک پٹ کی آڑ میں ہو گیا۔
دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی بڑی سی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی

پورچ کی طرف بڑھی چلی آئی ۔ عمران ذرا سا پیچھے ہٹ گیا کیونکہ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور کو دیکھ لیا تھا ۔ عقبی سیٹ پر ایک جوان عورت بیٹھی ہوئی تھی کار جیسے ہی پورچ میں رکی ۔ عمران دروازے سے باہر آ گیا ۔ ڈرائیور اس دوران فرنٹ سیٹ سے اتر کر عقبی دروازہ کھولنے کے لئے جھک رہا تھا اور اس طرح خود بخود اس کی پشت عمران کی طرف ہو گئی تھی اور عمران اسی دوران ڈرائنگ روم سے نکل کر برآمدے کے ستون کی اوٹ میں ہو گیا تھا ۔

" یہ سب ملازم کہاں چلے گئے ہیں " ...... عورت نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا ۔

" ارے یہ کون ہے " ...... اسی لمحے اس نے پھاٹک بند کر کے جوانا کو برآمدے کی طرف آتے دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اور ڈرائیور بھی مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا ۔ عمران ستون کی اوٹ سے نکلا ۔

" یہ میرا ساتھی ہے مس مارلین " ...... عمران نے ڈرائیور کے سر پر پہنچتے ہی کہا اور اس کی آواز سن کر وہ دونوں اچھل کر مڑے ہی تھے کہ عمران کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے ڈرائیور بری طرح چیختا ہوا نیچے جا گرا اور ایک لمحے کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گیا ۔ عورت حیرت اور خوف سے آنکھیں پھاڑے ڈرائیور کو تڑپتے ہوئے دیکھ رہی تھی ۔ اسی دوران جوانا بھی اس کے قریب پہنچ گیا ۔

" یہ ...... یہ کیا ہے ...... تم کون ہو " ...... عورت نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" میرا نام علی عمران ہے " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عورت بے اختیار اچھل پڑی ۔

" تم ۔ تم ۔ مگر " ...... عورت نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

" جوانا مس مارلین کو ڈرائنگ روم میں لے آؤ ۔ کسی خاتون سے اس طرح کھڑے ہو کر بات کرنا معیوب سی بات ہے " ...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے عورت کا بازو پکڑ لیا ۔

" مجھے چھوڑ دو ۔ یہ کیا کر رہے ہو ۔ میں پولیس کو بلاتی ہوں " ...... عورت نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا ۔

" خاموش رہو ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا " ...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو عورت بری طرح سہم گئی ۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا ۔ عمران اس دوران برآمدے سے ہوتا ہوا ڈرائنگ روم میں دوبارہ پہنچ چکا تھا اور پھر جوانا عورت کو بازو سے پکڑے ایک لحاظ سے گھسیٹتا ہوا ڈرائنگ روم میں لے آیا اور اس نے اسے عمران کے سامنے صوفے پر بٹھا دیا اور خود اس کے عقب میں کھڑا ہو گیا ۔

" اطمینان سے بیٹھو مس مارلین ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو وہاں کلب میں جیسے ہی تم نے ملنے سے انکار کیا تھا وہاں خون کی ندیاں بہہ جاتیں اور یہاں بھی ہم نے تمہارے ملازمین کو صرف بے ہوش کیا ہے ورنہ ان کی گردنیں بھی توڑی جا سکتی تھیں " ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"تم .... تم کون ہو ۔ تم کیا چاہتے ہو" .... مارلین نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"بوگن فیونرل کمپنی کا اصل پتہ" .... عمران نے سپاٹ سے لہجے میں کہا تو مارلین بے اختیار اچھل پڑی ۔

"اوہ اوہ .... مگر ۔ تم ۔ تم کون ہو ۔ اور کیوں ......" مارلین کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے ۔

"گھبراؤ نہیں ۔ میں تمہارے خوف کی وجہ سمجھتا ہوں ۔ ہمارا تعلق کسی جرائم پیشہ یا خفیہ تنظیم سے نہیں ہے ۔ ہم شریف آدمی ہیں" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں ۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو ۔ تم ...." مارلین اور زیادہ الجھ گئی تھی ۔

"سنو مارلین مجھے معلوم ہے کہ تم ایک عام سی ملازمہ عورت ہو ۔ تمہارا کسی مجرم گینگ یا کسی مجرم تنظیم سے کوئی واسطہ نہیں رہا ۔ ہمارا تعلق بھی کسی مجرم تنظیم سے نہیں ہے ۔ بلکہ ایک ایسی تنظیم سے ہے جو شریف لوگوں کے مفادات کا تحفظ کرتی ہے ۔ تمہاری لیبارٹری کے انتہائی خطرناک ترین ویسٹ سے بھرے ہوئے دس ڈرم ایک سازش کے تحت ایک جزیرے میں لے جا کر دفن کر دیئے گئے اور اس طرح وہاں جزیرے پر رہنے والے ہزاروں افراد لاعلاج اور انتہائی پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے ۔ پورا جزیرہ تباہ و برباد ہو گیا ۔ میرا تعلق اس جزیرے کے مالکوں سے ہے ۔ مجھے انہوں نے اس سازش کا پتہ چلانے کا کام

سونپا ہے ڈرم چونکہ کافی عرصہ پہلے جزیرے میں دفن کئے گئے تھے ۔ اس لئے تمہاری کمپنی کا نام اس پر پڑھا نہ جا رہا تھا ۔ بہت کوشش کے بعد ہماری سمجھ میں ایک نام ایفو آیا ۔ چنانچہ میں نے ایکریمیا میں ایک کمپنی کے مینجر الیگز نیڈر کو فون کیا جو ایسے خطرناک کیمیکلز مختلف ملکوں کو سپلائی کرنے کا کاروبار کرتے ہیں اور اس سے ایفو کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ ایفو نام کی کوئی فیکٹری یا لیبارٹری نہیں ہے البتہ فیفو لیبارٹریز ہیں ۔ میں نے اس کے کسی اعلیٰ عہدہ دار کا ریفرنس مانگا تو اس نے تمہارا نام لے دیا ۔ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ میں کس لئے یہ سب معلومات حاصل کر رہا ہوں ۔ بہرحال تمہیں فون کیا تو تم نے کسی بوگن فیونرل کمپنی کا نام لے دیا لیکن مزید معلومات دینے سے انکار کر دیا ۔ بوگن فیونرل نام کی کسی کمپنی کا ہمیں پتہ نہ چل سکا تو مجبوراً مجھے یہاں آنا پڑا ۔ تاکہ تم سے مل کر اس بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں ، لیکن اگر ہم براہ راست یہاں آجاتے تو تم نجانے رات کو کس وقت واپس آتیں اور مجھے زیادہ دیر تک جاگنے کی عادت نہیں ہے ، مجھے معلوم تھا کہ اگر تم نے کلب میں ملنے سے انکار کر دیا ہے تو تم نے ذہنی طور پر الجھ کر ایسا کیا ہے اور یقیناً ذہنی طور پر الجھنے کے بعد تم اب زیادہ دیر کلب میں نہ رہ سکو گی اور واپس گھر آجاؤ گی ۔ یہ سارا پس منظر میں نے تمہیں اس لئے بتا دیا ہے کہ تم ایک شریف خاتون ہو ۔ اس پس منظر کو جان لینے کے بعد تم اس تنظیم کی پوری تفصیل ہمیں بتا دو گی جس کے ساتھ تمہارا ویسٹ تلف کرنے کا معاہدہ ہے ورنہ دوسری صورت میں یہ تمہارے پیچھے جو اتنا کھڑا ہے ۔ یہ

ہڈیاں توڑنے کا ماہر ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم اس وقت یہ سب کچھ بتاؤ جب تمہارے جسم کی بیشتر ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوں اور تم اپنی باقی عمر بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر گزار دو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ۔وہ۔لوگ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔انہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا ہے وہ مجھے زندہ نہ چھوڑیں گے کیونکہ یہ غیر قانونی کام ہے۔مگر کمپنی کے مفاد کے لئے ہم ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں"...... مارلین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی فکر مت کرو۔تمہارا نام کسی طرح بھی درمیان میں نہ آئے گا۔یہ میرا وعدہ رہا"...... عمران نے کہا۔

"کاش تم یہ وعدہ پورا کر دو۔بہرحال میں مجبور ہوں تمہیں بتانے کے لئے کیونکہ تم نے جس انداز میں ڈرائیور کو ایک ہی وار سے بے ہوش کر دیا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم انتہائی خطرناک لوگ ہو۔میں نے تمہیں بوگن فیونرل کا نام درست بتایا تھا لیکن یہ کوئی مشہور کمپنی نہیں ہے یہاں ولنگٹن کی ایک چھوٹی سی کمپنی ہے اور یہ نام بھی انہوں نے آڑ کے لئے رکھا ہوا ہے۔ورنہ دراصل ان کا کام ان ویسٹ ٹھکانے لگانے والی خفیہ تنظیموں اور لیبارٹریز کے درمیان رابطے کا ہے۔ہمیں نہیں معلوم کہ اصل کام کون کرتا ہے۔ہمارا رابطہ بوگن فیونرل کے مسٹر بوگن سے رہتا ہے۔ہم ادائیگی بھی بوگن فیونرل کو ہی کرتے ہیں اور بوگن فیونرل کی گاڑیاں ہی لیبارٹریز سے ویسٹ ڈرم لے جاتی ہیں۔اس طرح کسی کو بھی شک نہیں پڑتا۔ویسے وہ لوگ تو کہتے ہیں کہ اس ویسٹ

کو انتہائی دور دراز اور غیر آباد علاقوں میں اس طرح دفن کیا جاتا ہے کہ اس کے اثرات کسی پر نہیں پڑتے جب کہ تم کہہ رہے ہو کہ انہوں نے اسے کسی آباد جزیرے پر دفن کیا ہے۔یہ تو غلط بات ہے"...... مارلین نے کہا۔

"عام طور پر تو وہ ایسا ہی کرتے ہوں گے جیسا کہ وہ کہتے ہیں لیکن یہ کسی سازش کے تحت ہوا ہے۔بہرحال اب تم اس بوگن کا پورا پتہ اور اس کا فون نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"اس کا دفتر برنس روڈ پر ہے"...... مارلین نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"اس وقت تو دفتر بند ہوگا۔اس کے گھر کا پتہ"۔عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی"...... مارلین نے جواب دیا۔

"اوکے...... شکریہ۔تم نے واقعی تعاون کر کے اپنے اس خوبصورت جسم کو ٹوٹ پھوٹ سے بچا لیا ہے۔بے فکر رہو۔میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا"...... عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور مارلین بھی اس کے ساتھ ہی اٹھی مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر نیچے فرش پر جا گری۔عمران کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑا تھا۔نیچے گر کر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی کہ عمران کی لات گھومی اور کنپٹی پر ایک ضرب پڑی اور مارلین کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"آؤ جوانا .... اب یہ سب صبح کو ہوش میں آئیں گے اور ہم اس دوران آسانی سے اس بوگن کو تلاش کر لیں گے "....... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا ۔ ڈرائیور کار کے قریب ہی بے ہوش پڑا تھا۔

"اسے اٹھا کر اندر کمرے میں ڈال دو۔ ورنہ یہاں بیچارہ سردی میں اکڑ جائے گا"....... اگنیشن میں چابیاں موجود تھیں اور وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے بیک کر کے پورچ سے باہر لے آیا اور اس کا رخ موڑ کر وہ اسے پھاٹک کی طرف لے گیا۔ اس نے صبح تک مارلین کی کار استعمال کرنے کا ہی پروگرام بنایا تھا کیونکہ بوگن کی رہائش گاہ تلاش کرنے کے سلسلے میں اسے نجانے کہاں کہاں جانا پڑتا اور ٹیکسیوں کا سفر خاصا مشکل ہو جاتا تھا۔ پھاٹک کے قریب اس نے کار روک دی ۔ تھوڑی دیر بعد جوانا وہاں پہنچ گیا اس نے بڑا پھاٹک کھولا اور عمران کار کو باہر لے آیا۔ اس نے کار کو باہر نکال کر سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ جوانا نے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر سائیڈ پھاٹک سے باہر آکر اس نے اسے باہر سے بند کیا اور کار میں آکر بیٹھ گیا اور عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"اب اس بوگن کی رہائش گاہ کیسے ڈھونڈیں گے ماسٹر"....... جوانا نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"پہلے اس کا دفتر تو ڈھونڈھ لیں پھر رہائش گاہ بھی مل جائے گی"....... عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب وہ برنس روڈ پر پہنچے تو عمران نے کار کی رفتار آہستہ کر دی ۔ سڑک تقریباً خالی پڑی تھی کیونکہ سارا علاقہ دفتروں کا تھا اور دفتر اس وقت بند تھے ۔ اور تھوڑی دیر بعد انہیں ایک بڑی کمرشل بلڈنگ پر لگے ہوئے بے شمار بورڈوں میں سے بوگن فیونرل کمپنی کا ایک چھوٹا سا بورڈ نظر آگیا اور عمران نے کار اس بلڈنگ کے بند گیٹ کے سامنے جا کر روک دی ۔ اس کے کار روکتے ہی گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مسلح آدمی باہر آگیا جس کے جسم پر موجود مخصوص یونیفارم سے ہی عمران سمجھ گیا کہ باہر آنے والا اس بلڈنگ کا چوکیدار ہے اور کار کی آواز سن کر باہر آگیا تھا۔

"مسٹر بوگن اپنے دفتر میں موجود ہوں گے ہمیں ان سے ملنا ہے"....... عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے چوکیدار سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر بوگن .... آپ کا مطلب بوگن فیونرل کمپنی کے مالک سے ہے"....... چوکیدار نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں وہی ۔ انہوں نے ہمیں ملنے کا وقت دیا تھا کہ وہ کسی ضروری کام کی وجہ سے اس وقت دفتر میں ہی ہوں گے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب....... وہ تو شام کو چھ بجے اپنے عام وقت پر ہی دفتر بند کر کے چلے گئے ہیں ۔ اب تو صبح ہی مل سکتے ہیں"....... چوکیدار نے جواب دیا۔

"صبح ۔ اوہ نہیں....... رات بارہ بجے والی فلائٹ پر تو ہماری بکنگ ہے اور ہمارا ان سے ملنا بے حد ضروری ہے"....... عمران نے ہاتھ باہر نکال کر بند مٹھی چوکیدار کی طرف کر کے کھولی تو اس پر ایک چھوٹا نوٹ موجود تھا۔

"اوہ اوہ ۔ پھر تو آپ کو ان کی رہائش گاہ پر جانا ہوگا"....... چوکیدار نے جلدی سے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ۔ مجبوری ہے ۔ مسٹر بوگن شاید بھول گئے ہیں ۔ کہاں ہے ان کی رہائش گاہ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹمپل کالونی ۔ کوٹھی نمبر تھری تھری نائن بی بلاک"....... چوکیدار نے جلدی سے جواب دیا۔

"شکریہ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کار آگے بڑھا دی۔

"کمال ہے..... میرا تو خیال تھا کہ کافی تگ و دو کرنی پڑے گی لیکن یہ تو آسانی سے معلوم ہو گیا ہے"....... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ چوکیدار ٹائپ کے لوگ وہ کچھ بھی جانتے ہوتے ہیں جو شاید ان کے مالک بھی نہ جانتے ہوں"....... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اور تھوڑی دیر بعد کار ٹمپل کالونی میں داخل ہوئی اور پھر کالونی کی مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد آخر کار عمران نے مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی یہ ایک عام سی کوٹھی تھی ۔ گیٹ پر بوگن کا نام اور اس کی فیونرل کمپنی کا نام بھی درج تھا ۔ عمران کار آگے بڑھا کر لے گیا ۔ اور پھر کچھ دور اس نے اسے ایک پارکنگ میں روکا اور نیچے اتر آیا۔

"اس کوٹھی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوگن بھی درمیانی آدمی ہے ورنہ جو لوگ اتنے بڑے پیمانے پر یہ خطرناک کام کرتے ہیں وہ ایسی عام سی کوٹھیوں میں نہیں رہتے"....... عمران نے کار کا دروازہ لاک کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ اب تیزی سے کوٹھی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

"کیا براہ راست اندر جانا ہے"....... جوانا نے پوچھا۔

"ہاں چھوٹی سی کوٹھی ہے اس لئے یہاں کچھ زیادہ ملازم بھی نہ ہوں گے بلکہ میرا تو خیال ہے کہ سرے سے کوئی ملازم ہی نہ ہوگا"....... عمران نے کہا اور پھر پھاٹک پر پہنچ کر عمران نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک بوڑھا آدمی باہر آگیا وہ اپنے لباس سے ملازم لگ رہا تھا۔

"مسٹر بوگن سے ملنا ہے ۔ میرا تعلق یونیورسٹی سے ہے اور نام ہے عمران"....... عمران نے مسکراتے ہوئے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یونیورسٹی سے تعلق مگر صاحب تو......." ملازم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم مردوں کو دفنانے کے سلسلے میں ایک ریسرچ پر کام کر رہے ہیں اور تمہارا صاحب بھی یہی کام کرتا ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا اچھا آیئے ۔ اندر آجایئے ۔ ملازم نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا ۔ عمران اور جوانا اندر داخل ہوئے یہ واقعی ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی ۔ پورچ میں ایک کار کھڑی تھی ۔ ویسے کوٹھی پر ایسی

خاموشی طاری تھی جیسے قبرستان میں ہوتی ہے۔

"یہ تمہارا صاحب کیا کوٹھی میں بھی مردے دفناتا رہتا ہے کہ اس قدر خاموشی ہے یہاں"...... عمران نے عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے بوڑھے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحب اکیلے رہتے ہیں۔ بیوی مدت ہوئی طلاق لے کر چلی گئی ہے اور بچہ کوئی ہے نہیں۔ صاحب نے بھی دوسری شادی نہیں کی اس لئے یہاں ایسی خاموشی ہونی بھی چاہئے۔ دو بوڑھوں کے ساتھ یہاں کیا رونق ہو سکتی ہے"...... بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بوگن بوڑھا آدمی ہے اور اس بوڑھے ملازم کے ساتھ یہاں اکیلا رہتا ہے۔

"میں صاحب کو بھیجتا ہوں...... آپ بیٹھیں"...... برآمدے کے کونے میں موجود ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر ملازم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اور جوانا اندر داخل ہو گئے۔ ڈرائنگ روم کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔ پرانا اور خستہ سا فرنیچر تھا۔

"یا تو یہ بوگن صاحب انتہائی کنجوس واقع ہوئے ہیں یا پھر اسے کچھ لمبی کمائی نہیں ہوتی"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خاص طور پر تلاش کر کے ایک مضبوط کرسی پر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر موجود سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ وہ بوڑھا ہے

لیکن جسمانی لحاظ سے وہ خاصا تومند تھا اور ویسے چہرے کے خدوخال سے وہ عیار اور مکار آدمی لگتا تھا۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی جوانا بھی کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق یونیورسٹی سے ہے"...... عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے راجر نے بتایا ہے، لیکن میرا کسی یونیورسٹی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... بوگن نے نیم دلی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں جوانا"...... عمران نے جوانا کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور بوگن نے جوانا سے بھی مصافحہ کیا۔

"راجر آپ کے اس بوڑھے ملازم کا نام ہے"...... عمران نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"...... بوگن نے بھی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"اس نے یہ نہیں بتایا کہ ہم یونیورسٹی کی طرف سے مردوں کو دفنانے کے سلسلے میں ریسرچ کر رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے، لیکن آپ کو اس کے لئے میرے دفتر آنا چاہئے تھا اس وقت رات کو ریسرچ کے لئے کسی کو ڈسٹرب کرنا میرے نزدیک زیادتی ہے"...... بوگن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دفتر میں تو آپ انسانی مردوں کو دفن کرنے کا دھندہ کرتے ہوں گے

...... جب کہ ہماری ریسرچ کا تعلق انسانی مردوں کے دفن وغیرہ سے نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا مطلب...... میں سمجھا نہیں۔ دفن تو انسانی مردوں کو ہی کیا جاتا ہے"...... بوگن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آج کل انتہائی خطرناک کیمیکل ویسٹ بھی دفن کیا جاتا ہے"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو بوگن بے اختیار چونک پڑا۔

"ویسٹ کو دفن...... کیا مطلب...... یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ایسی فضول اور احمقانہ باتیں کرنے کے لئے تمہیں میرا ہی گھر نظر آیا تھا"...... بوگن نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور فقرے کے آخری حصے تک پہنچتے پہنچتے اس کا لہجہ بے حد تلخ سا ہو گیا۔

"جوانا باہر جا کر دیکھو کہ راجر ابھی تک پینے پلانے کے لئے کوئی چیز کیوں نہیں لے آیا۔ جب کہ میں نے اسے کہا تھا کہ کچھ پینے کے لئے لے آئے"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا مطلب...... رک جاؤ...... میں فضولیات کا قائل نہیں ہوں کہ ہر منہ اٹھا کر آنے والے پر رقم خرچ کرنا شروع کر دوں۔ تم لوگ جا سکتے ہو ورنہ میں پولیس کو بلالوں گا"...... بوگن نے غصیلے انداز میں کہا لیکن جوانا اس کی بات سنے بغیر لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

"رقم کی فکر مت کرو بوگن رقم تمہیں یونیورسٹی کے فنڈ سے مل جائے

گی اور خاصی بڑی رقم ملے گی بشرطیکہ تم یہ بتا دو کہ فیفو لیبارٹریز کا ویسٹ کس تنظیم کے حوالے کیا جاتا ہے"...... عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ بوگن کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا...... کیا مطلب یہ ریوالور...... تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہارا تعلق یونیورسٹی سے ہے"...... بوگن نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری جیب میں چیک بک بھی ہے اور اس ریوالور میں گولیاں۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم چیک لینا پسند کرو گے یا گولی کھانا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"مم...... میں کچھ نہیں جانتا۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں"...... بوگن نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ...... تم گولی کی رفتار سے زیادہ تیز نہ دوڑ سکو گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو بوگن واپس اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اس کے جسم میں کھڑے رہنے کی طاقت ہی باقی نہ رہی ہو۔

"تم۔ تم کون ہو"...... بوگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ میرا نام عمران اور میرا تعلق یونیورسٹی سے ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا اور اس نے مخصوص انداز میں سر ہلا کر عمران کو بتا دیا کہ اس بوڑھے ملازم کو بے ہوش کر دیا ہے۔

"یہ بوگن صاحب...... تفصیلی تعارف طلب کر رہے ہیں انہیں اپنا

تعارف کراؤ"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے بوگن جوانا کے ہاتھ میں لٹکا ہوا فضا میں ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ جوانا نے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔ حالانکہ وہ خاصے تنومند جسم کا مالک تھا۔ بوگن کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں اور گردن پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔ دوسرے لمحے جوانا نے اسے واپس کرسی پر پٹخ دیا۔

"یہ جوانا کا ابتدائی تعارف ہے اور اگر تفصیل چاہتے ہو تو پھر تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں بھی ٹوٹ سکتی ہیں۔ تمہارا ملازم راجر بے ہوش کر دیا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوگن جو دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسل رہا تھا، ملازم کے بے ہوش ہونے کی بات سن کر چونک پڑا اس کا چہرہ اور زیادہ زرد ہو گیا۔

"مم۔ مم میں سچ کہہ رہا ہوں...... مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم میں تو انسانی مردوں کو دفن کرنے کا کام کرتا ہوں"...... بوگن نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔

"جوانا اسے واقعی تفصیلی تعارف کی ضرورت ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ بوگن کے منہ پر پڑنے والے زوردار تھپڑ اور اس کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔ اور بوگن اس کا زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اس طرح اچھل کر دور فرش پر جا گرا تھا جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے کاغذ کا بنا ہوا ہو۔ اس کے منہ اور ناک سے خون رسنے لگا تھا۔

"بتاتے ہو یا نہیں منحوس بوڑھے"...... جوانا نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر بوگن کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پسلیوں میں لات جما دی تھی۔

"بتاتا ہوں...... بتاتا ہوں...... رک جاؤ مت مارو مجھے بتاتا ہوں"...... بوگن نے جذباتی انداز میں کہا۔

"بتاؤ...... ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈیوک۔ ڈیوک ویسٹ اٹھاتا ہے فیفو لیبارٹریز کا"...... بوگن نے چیختے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ اور پھر اس کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ یہ جب بھی سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ہچکچائے میری طرف سے اجازت ہے۔ بے شک کھوپڑی میں سوراخ کر دینا"...... عمران نے کہا اور جوانا نے جھک کر کراہتے ہوئے بوگن کو گردن سے پکڑا اور ایک بار پھر اسے کرسی پر پٹخ دیا۔

"بولتے رہنا ورنہ واقعی کھوپڑی توڑ دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور مڑ کر اس کی کرسی کے عقب میں پہنچ گیا۔

"مت مارو مجھے مت مارو۔ مجھے تو معمولی سا کمیشن ملتا ہے۔ میں تو غریب آدمی ہوں"...... بوگن نے اس بار انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"ڈیوک کا دفتر کہاں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا کوئی دفتر نہیں ہے...... یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے جو مختلف

اداروں سے ویسٹ حاصل کر کے اسے بحری جہازوں میں لاد کر کہیں جا کر تلف کر دیتی ہے۔ یہ غیر قانونی کام ہے۔ اس لئے ان کا کوئی دفتر نہیں ہے"...... بوگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا سربراہ کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈیوک ہی سربراہ کا نام ہے۔ ولنگٹن کا بہت بڑا جرائم پیشہ ہے۔ بہت بڑا"...... بوگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ملے گا وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈیوک بار میں۔ وہی اس کا اڈہ ہے۔ وہ وہاں ملتا ہے"...... بوگن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ ڈیوک بار"...... عمران نے پوچھا۔

"ورسلیز ایونیو میں بہت مشہور بار ہے"...... بوگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے فون کرو اور معلوم کرو کہ کیا وہ بار میں موجود ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہے تو معلوم کرو کہ وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے ایک طرف تپائی پر رکھے ہوئے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مم...... مم میں...... نہیں...... وہ وہ سمجھ جائے گا کہ میں نے تمہیں اس کے متعلق بتایا ہے۔ پھر مجھے موت سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی...... میں سچ کہہ رہا ہوں"...... بوگن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا

"جوانا...... تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں باس یہ کوئی نیا آدمی ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے...... فون کر کے معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے۔ بوگن کا نام نہ لینا ورنہ واقعی یہ بوڑھا بے موت مر جائے گا"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا فون کی طرف بڑھ گیا۔

"ڈیوک بار کے نمبر بتاؤ"...... عمران نے پوچھا اور بوگن نے جلدی سے نمبر بتا دیئے۔ جوانا نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے فون میں لاؤڈر کا بٹن موجود تھا اس نے وہ بٹن دبا دیا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز عمران کو سنائی دے رہی تھی۔

"ڈیوک بار"...... دوسری طرف سے رسیور اٹھتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈیوک سے بات کراؤ میں ماسٹر کلرز کا جوانا بول رہا ہوں"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کلرز...... یہ کون سی تنظیم ہے میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"ابھی تم پیدا ہی نہیں ہوئے مسٹر...... اگر تم نے ماسٹر کلرز کا نام نہیں سنا۔ جب پیدا ہو جاؤ گے تو پھر اسے بھی سن لو گے۔ ڈیوک سے بات کراؤ"...... جوانا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" باس پورٹ پر گیا ہوا ہے ۔ سی ڈیو آج روانہ ہو رہا ہے ۔ باس وہیں ہے "....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور جوانا نے کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

" سی ڈیو ۔ ڈیوک کا ذاتی جہاز ہے ۔ مال بردار جہاز " بوڑھے بوگن نے ازخود بات کرتے ہوئے کہا۔

" ڈیوک حلیہ کیا ہے "....... عمران نے پوچھا اور بوگن نے جلدی سے حلیہ بتا دیا۔

" او کے .... اس کو فی الحال آف کر دو جوانا اور جلدی آؤ۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا اور لمبے لمبے قدم بڑھاتا وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ عقب میں اسے بوڑھے کے چیخنے کی آواز سنائی دی لیکن عمران کے قدم نہیں رکے وہ اسی طرح تیزی سے قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سائیڈ پھاٹک کھول کر وہ باہر آیا اور پھر سڑک کراس کر کے کار کی طرف بڑھتا چلا گیا اسے معلوم تھا کہ مارلین صبح سے پہلے ہوش میں نہ آسکے گی اس لئے جیمنگ کار اس کی تحویل میں رہ سکتی تھی ۔ کار کا دروازہ کھول کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ جوانا پھاٹک میں سے نکلتا ہوا نظر آیا اور چند لمحوں بعد وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

" ٹوٹل آف تو نہیں کر دیا بوڑھے کو " عمران نے کار آگے بڑھاتے ہو مسکرا کر پوچھا۔

" آپ نے فی الحال کہا تھا ماسٹر ۔ اس لئے ہاتھ ہلکا ہی رکھنا پڑا ہے لیکن آپ ایسا حکم دے کر میرے لئے مسئلہ بنا دیتے ہیں کیونکہ کسی کو مارنے

کی نسبت اسے صرف بے ہوش کرنا میرے لئے مسئلہ بن جاتا ہے ۔ ایک ہی جھٹکا دلوایا کریں ۔ جان چھوٹ جاتی ہے "....... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ سب درمیانی لوگ ہیں ۔ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور اچھے شکاری ان چھوٹی مچھلیوں کے جال میں پھنس جانے پر انہیں خود ہی واپس پانی میں چھوڑ دیتے ہیں "....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تو پھر کسی بڑی مچھلی پر ہاتھ ڈلوائیں تاکہ کچھ شکار کرنے کا لطف تو آئے ۔ ان چھوٹی مچھلیوں کے پیچھے بھاگتے رہنے کا فائدہ "....... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ چھوٹی مچھلیاں ہی شارک مچھلی کا پتہ دیتی ہیں ..... ورنہ تو بیٹھے رہو جال ڈال کر سوکھتے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ کار خاصی تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی سی پورٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ آخر کار پورٹ پر پہنچ گئے ۔ عمران نے کار ایک جنرل پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے ۔

" یہ ڈیوک شاید بڑی مچھلی ثابت ہو جائے "....... عمران نے گھاٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا کے چہرے پر چمک لہرا گئی جیسے عمران نے بڑی مچھلی کا کہہ کر اسے کوئی خوشخبری سنائی ہو ۔

" سی ڈیو کہاں لنگر انداز ہو گا "....... عمران نے ایک متعلقہ آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"دفتر سے معلوم کرلیں وہ سامنے دفتر ہے"...... اس آدمی نے ایک
بلڈنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس دفتر کی
طرف بڑھ گیا۔
"سی ڈیو تو روانہ ہونے والا ہے اور شاید روانہ بھی ہو چکا ہو۔ ایک
منٹ میں معلوم کرتا ہوں"...... دفتر میں بیٹھے ایک باوردی افسر نے
عمران کے استفسار پر کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کیے۔
"سی ڈیو کی کیا پوزیشن ہے"...... اس آدمی نے پوچھا۔
"میرا بھی یہی خیال تھا"...... اس نے دوسری طرف سے کچھ سننے کے
بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"وہ روانہ ہو چکا ہے جناب یونان کے لئے۔ آدھا گھنٹہ پہلے روانہ ہوا
ہے"...... اس افسر نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہم نے اس کے مالک ڈیوک سے ملنا تھا۔ ہمیں اس کے بارے میں
معلوم ہوا کہ وہ سی ڈیو پر گیا ہے اس لئے ہم یہاں آگئے۔ کیا آپ کسی طرح
یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ڈیوک سی ڈیو کے ساتھ گیا ہے یا نہیں۔ اور اگر
ساتھ گیا ہے تو اب یہ جہاز کہاں جا کر رکے گا"...... عمران نے کہا۔
"میں معلوم کرتا ہوں آپ اجنبی ہیں اس لئے آپ کی خدمت ہمارا
فرض ہے"...... اس افسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور
اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر طویل بات چیت کے
بعد اس نے رسیور رکھا۔
"ڈیوک صاحب جہاز کے ساتھ ہیں اور جہاز کا روٹ ولنگٹن سے

ارفاک۔ کیوبا۔۔ ونزویلا۔۔ لائبیریا۔ پرتگال اور پھر بحیرہ عرب میں
نان کی بندرگاہ ایتھنز پہنچے گا۔ اس لئے وہ تقریباً ایک گھنٹے بعد نارفاک
نچے گا۔ آپ وہاں آسانی سے پہنچ سکتے ہیں"...... افسر نے کہا اور عمران نے
س کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے دفتر سے باہر آگئے تھوڑی دیر
عد ان کی کار ایک بار پھر واپس اڑی چلی جا رہی تھی۔ ایک پٹرول پمپ
ے عمران نے پٹرول بھروایا اور پھر وہ سیدھا لائٹ ایئر کرافٹ ہائر کرنے
الی ایجنسی کے پرائیویٹ رن وے پر پہنچ گیا جہاں سے انہیں ایک چھوٹا
ہاز نارفاک کے لئے مل گیا جس نے صرف بیس منٹ کی پرواز کے بعد
نہیں نارفاک پہنچا دیا اور عمران وہاں سے ٹیکسی لے کر سیدھا بندرگاہ پہنچ
یا اور پھر وہاں سے انہیں معلوم ہو گیا کہ سی ڈیو پہنچ چکا ہے اور وہ
نٹرنیشنل برتھ پر صرف کلیرنس کے لئے ایک گھنٹہ رکے گا۔
"کیا کلیرنس سے پہلے جہاز کی چیکنگ بھی کی جاتی ہے"...... عمران نے
چھا۔
"جی ہاں انٹرنیشنل کسٹمز کا عملہ باقاعدہ چیکنگ کرتا ہے پھر جہاز کو
نٹرنیشنل روٹ پر کلیرنس دی جاتی ہے"۔ انکوائری آفیسر نے جواب دیا۔
"ان کا دفتر کہاں ہے اور کون جاتا ہے چیکنگ کے لئے"...... عمران
نے پوچھا۔
"اسی عمارت کی عقبی طرف دفتر ہے۔ ظاہر ہے وہاں ڈیوٹی پر موجود
پریشنل آفیسر ہی جاتا ہو گا"...... انکوائری آفیسر نے جواب دیا۔
"کیا آپ معلوم کر کے بتا سکتے ہیں کہ کون سے آپریشنل آفیسر صاحب

اس وقت ڈیوٹی پر ہیں" ... عمران نے کہا۔

" لیکن آپ چاہتے کیا ہے ۔ میری سمجھ میں تو آپ کی اس طرح کی انکوائری نہیں آئی "۔ انکوائری آفیسر سے شاید رہا نہ گیا تھا تو وہ بول پڑا۔

" ٹاپ سیکورٹی میٹر ہے مسٹر۔ بس اتنا ہی کافی ہے "...... عمران نے ذرا سا آگے جھک کر پراسرار سے لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ اچھا یہ بات ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں معلوم کر دیتا ہوں تشریف رکھیں "...... انکوائری آفیسر ٹاپ سیکورٹی کے الفاظ سنتے ہی بوکھلا سا گیا تھا۔ اور پھر اس نے واقعی انتہائی پھرتی سے کام لینا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی اس نے ساری معلومات مہیا کر دیں۔

" شکریہ ...... لیکن ہماری انکوائری بھی ٹاپ سیکرٹ رہنی چاہئے ورنہ ...... " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آؤ جوانا " ...... عمران نے انکوائری آفس سے باہر نکلنے کے بعد کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس عمارت کی عقبی طرف کو بڑھ گیا۔ آپریشنل آفیسر کا نام راتھن بتایا گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ راتھن کے دفتر کے سامنے پہنچ چکے تھے ۔ دروازے پر ایک باوردی چپڑاسی موجود تھا۔ عمران رکے بغیر آگے بڑھنے لگا تو چپڑاسی نے یکلخت ہاتھ اٹھا کر اسے روکنے کی کوشش کی۔

" صاحب مصروف ہیں " ...... چپڑاسی نے کہا۔

" ہٹ جاؤ ...... سٹیٹ آفس " ...... عمران نے ہلکی سی آواز میں غراتے ہوئے کہا اور چپڑاسی یکلخت پیچھے ہٹ گیا۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے شاندار دفتری

فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ کمرے میں بڑی سی میز کے پیچھے ایک بڑے سے بارعب چہرے والا باوردی آدمی بیٹھا ہوا تھا جب کہ اس کی سائیڈ پر موجود صوفوں پر اور آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا انتہائی سخت گیر چہرے کا مالک تھا۔ اس نے سفید سوٹ پہنا ہوا تھا اور سر پر سفید فلیٹ ہیٹ تھا جب کہ اس کے ساتھ دوسرا آدمی درمیانے قد کا لیکن خاصا پھرتیلا دکھائی دے رہا تھا اس نے براؤن سوٹ پہن رکھا تھا اور سر سے ننگا تھا۔ عمران اس فلیٹ ہیٹ والے کو دیکھ کر ہی چونک پڑا۔ کیونکہ بوگن کے بتائے ہوئے حلیئے کے مطابق وہی ڈیوک تھا۔ اس افسر نے جو میز پر رکھی فائل پر جھکا کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ دروازہ کھلنے اور عمران اور جوانا کے اندر آنے پر چونک کر انہیں دیکھا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" آپ صاحبان " ...... آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کام مکمل کر لیں پھر تفصیلی تعارف ہوگا۔ ٹاپ سیکورٹی " ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ڈیوک اور اس کے ساتھی کے سامنے صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ ڈیوک اور اس کا ساتھی حیرت سے عمران کو اور جوانا کو دیکھ رہے تھے آفیسر کے چہرے پر بھی شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

" آپ پہلے بات کر لیں یہ میرے مہمان ہیں " ...... آفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ شاید سی ڈیو کا کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کر رہے ہیں " ......

عمران نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا تو آفیسر بے اختیار اچھل پڑا جب کہ ڈیوک اور اس کے ساتھی بھی تقریباً اچھل پڑے تھے۔

"سرٹیفکیٹ کیا۔ کیا مطلب آپ کون ہیں۔ کیا مطلب"...... آفیسر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ...... آخر اس قدر بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کیوں کر رہے ہیں۔ اگر آپ سی ڈیو کو چیک کر چکے ہیں اور سرٹیفکیٹ جاری کر رہے ہیں تب بھی اس قدر بوکھلاہٹ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر چیکنگ بعد میں کریں گے اور سرٹیفکیٹ پہلے جاری کر رہے ہیں تب بھی کیا ہوا دفتری کاموں میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے۔ بہرحال ہم آپ کے ساتھ سی ڈیو کو چیک کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ کون ہیں"...... اس بار ڈیوک نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق ٹاپ سیکورٹی سے ہے اور یہ بھی سن لو مسٹر......" عمران نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن وہ جان بوجھ کر مسٹر کا لفظ کہہ کر رک گیا۔

"یہ ڈیوک ہیں۔ سی ڈیو کے مالک"...... آفیسر نے جلدی سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... تو یہ ہیں مسٹر ڈیوک۔ ویری گڈ۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی"...... عمران نے صوفے سے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ ڈیوک نے لاشعوری طور پر جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا اور عمران کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ عمران کا دوسرا

ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ڈیوک کے ساتھ بیٹھا ہوا نوجوان بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف گرا اور اسی لمحے ڈیوک بھی اچھل کر منہ کے بل سامنے والے صوفے سے جا ٹکرایا۔ اس کے حلق سے بھی یکلخت چیخ نکل گئی تھی۔

"یہ...... یہ کیا...... یہ کیا"...... آفیسر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھلنے کے ساتھ ساتھ ایک آدمی کی چیخ سنائی دی اور دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا۔ یہ کام جوانا کا تھا۔ دروازہ کھول کر چپڑاسی اندر داخل ہوا تھا۔ شاید وہ چیخ کی آواز سن کر اندر آیا تھا مگر جوانا نے ایک لمحے میں اسے آف کر دیا تھا جب کہ اس دوران عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے لہرایا اور پھر اس کی کھڑی ہتھیلی کی سائیڈ پوری قوت سے ڈیوک کی ریڑھ کی ہڈی کے تقریباً درمیان میں پڑی اور ڈیوک ایک اور چیخ مار کر اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

"خبردار آفیسر...... اگر پولیس کو بلایا تو گردن توڑ دوں گا خاموش کھڑے رہو"...... عمران نے رخ موڑ کر غراتے ہوئے کہا اور آفیسر جو بوکھلاہٹ بھرے انداز میں رسیور اٹھا چکا تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں جب کہ جوانا ہاتھ میں ریوالور اٹھائے دروازے پر کسی چٹان کی طرح کھڑا تھا۔ ڈیوک اب ساکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں وہ بے ہوش تھا جب کہ اس کا ساتھی صوفے کے نیچے ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا تھا۔ وہ ختم ہو چکا

تھا۔ عمران کے ایک ہی وار نے اس کی گردن کی ہڈی توڑ دی تھی۔ چپڑاسی سامنے اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ وہ بھی بے ہوش تھا۔

"ادھر آجاؤ آفیسر...... تم بددیانتی کے مرتکب ہو رہے تھے اس لئے اب تمہیں قانون کے حوالے کیا جائے گا"...... عمران نے غراتے ہوئے آفیسر سے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں۔ مم۔ میں"...... آفیسر نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ساتھ ہی وہ میز کے پیچھے سے نکل آیا تھا۔

"صوفے پر بیٹھ جاؤ...... چلو بیٹھو"...... عمران نے کہا اور آفیسر صوفے پر بیٹھ گیا۔ جیسے ہی وہ صوفے پر بیٹھا، عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آفیسر چیختا ہوا اچھل کر پیٹھ کے بل نیچے پڑے ڈبوں کے ساتھ جا گرا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر دھماکے سے واپس گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس ساری کارروائی میں شاید چند منٹ لگے ہوں گے اور اب کمرے میں صرف عمران اور جوانا کھڑے تھے جب کہ ایک لاش اور تین افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"خیال رکھنا کوئی اندر نہ آئے"...... عمران نے کہا اور آگے جھک کر اس نے بے ہوش پڑے ڈیوک کو گھسیٹ کر ایک طرف کیا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈیوک کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور عمران سیدھا ہو گیا۔ ڈیوک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس کا جسم مفلوج ہو چکا تھا۔ صرف اس کا سر گردن کی حد تک اوپر اٹھا اور پھر نیچے گر گیا۔ اس

کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات تھے۔

"ڈیوک میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم نے فیغو لیبارٹریز کے ویسٹ کے دس ڈرم کسی پارٹی کو فروخت کیے ہیں اور اس پارٹی نے یہ ڈرم میرے ملک پاکیشیا کے ایک جزیرے پر دفن کر کے ایسی سازش کی تھی۔ جس سے جزیرے پر رہنے والے ہزاروں بے گناہ افراد ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اگر تم اس پارٹی کا نام و پتہ بتا دو تو میں تمہیں ٹھیک بھی کر دوں گا اور خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم میں نے کسی کو ویسٹ فروخت نہیں کیا۔ یہ غلط ہے۔ یہ غلط ہے"...... ڈیوک نے کہنا شروع کیا تو عمران نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو موڑ دیا۔ ڈیوک کا چہرہ ناقابل بیان اذیت میں مبتلا نظر آنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا اور آنکھیں تکلیف کی شدت سے پھٹ کر باہر کو ابھر آئی تھیں۔

"بولو...... ورنہ تمہاری روح صدیوں تک اسی عذاب میں مبتلا رہے گی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ بتاتا ہوں فارگاڈ سیک اس عذاب کو ختم کرو"...... ڈیوک کے حلق سے خرخراہٹ بھری آواز سنائی دی اور عمران نے پیر کو ذرا سا واپس موڑ لیا۔

"دس۔ دس ڈرم میں نے پاسکل کو فروخت کیے تھے اس نے پہلی بار

مجھ سے مال لیا تھا۔ اس کے علاوہ اور میں نے کبھی کسی کو ویسٹ فروخت نہیں کیا"...... ڈیوک نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"کون ہے یہ پاسکل کہاں رہتا ہے جلدی بولو"...... عمران نے کہا۔

"وہ ...... وہ ولنگٹن میں رہتا ہے۔ پاسکل امپورٹ ایکسپورٹ کا مالک ہے۔ ریو ڈی ایونیو میں اس کا دفتر ہے۔ اسی نے مجھ سے دس ڈرم خریدے تھے"...... ڈیوک نے جواب دیا تو عمران نے پیر کو پوری طرح گھما دیا اور ڈیوک کے حلق سے آخری خرخراہٹ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلاتے ہوئے دروازے کا لاک کھولا اور باہر آ گیا باہر راہداری خالی پڑی تھی۔ ادھر ادھر دوسرے کمروں میں کام اسی طرح ہو رہا تھا۔ وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس عمارت سے باہر آ گئے اور پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ ایک بار پھر لائٹ ایئر کرافٹ کے دفتر پہنچ چکے تھے۔ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے کیونکہ بات مسلسل آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

ایک بڑے سے کمرے میں اس وقت صوفے پر راٹھور اور کرشن دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکریمیا پہنچے تھے۔ گو وہ سرکاری دورے پر آئے تھے لیکن سرکاری دورے کا تو صرف نام ہی تھا۔ یہاں آنے سے پہلے راٹھور نے جیفرسن کو فون پر اپنی آمد کی تفصیلات بتادی تھیں اور پھر ائیرپورٹ پر جیفرسن کا آدمی پہنچ گیا تھا۔ اس نے راٹھور کو بتایا تھا کہ جیفرسن ایک انتہائی ایمرجنسی کام کے لئے کہیں گیا ہوا ہے اس لئے اسے بھیجا گیا اور جیفرسن کا وہی آدمی انہیں ائیرپورٹ سے اس کوٹھی کے ڈرائنگ روم میں پہنچا گیا تھا۔ انتہائی قیمتی شراب سے بھرے ہوئے جام ان کے سامنے موجود تھے اور وہ دونوں اطمینان بھرے انداز میں شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ یہ جیفرسن تھا۔

"خوش آمدید دوستو۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو لینے ائیرپورٹ نہ پہنچ سکا۔ ایک انتہائی ضروری کام کی وجہ سے مجھے اچانک جانا پڑ گیا تھا"۔ جیفرسن نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور راٹھور اور کرشن دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کوئی بات نہیں ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی"...... راٹھور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں نے انتہائی گرمجوشانہ انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کیا۔

"یہ میرا نائب ہے۔ کرشن"...... راٹھور نے کرشن کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور جیفرسن نے کرشن سے بھی اسی طرح گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ آگے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"تمہارا آئیڈیا باس کو بے حد پسند آیا ہے لیکن باس اسے ناقابل عمل سمجھتا ہے میں نے جب اسے بتایا کہ تم لوگوں نے اس کا باقاعدہ تجربہ کیا ہے اور نتائج حاصل کیے ہیں تو باس نے اس میں دلچسپی لی ہے تم وہ فائل لے آئے ہو"...... جیفرسن نے بیٹھتے ہی براہ راست اصل مقصد پر آتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... راٹھور نے کہا اور سائیڈ میں رکھے ہوئے بریف کیس کو اٹھا کر اس نے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اسے کھول کر اس کی تہہ میں موجود فائل نکال کر اس نے کرشن کو دی اور کرشن نے وہ فائل جیفرسن کی طرف بڑھا دی۔ جیفرسن نے بڑے اشتیاق آمیز انداز میں وہ فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ جب کہ راٹھور نے بریف کیس بند کیا اور اسے

واپس سائیڈ پر رکھ دیا۔

"ہونہہ...... واقعی یہ کامیاب تجربہ ہے لیکن اصل مسئلہ تو ویسٹ کا ہے ویسٹ آپ لوگوں نے کس سے لیا تھا"...... جیفرسن نے فائل کا سرسری سا مطالعہ کرنے کے بعد اسے بند کرتے ہوئے کہا۔

"ریوڈی ایونیو پر ایک امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرنے والی کمپنی ہے پاسکل امپورٹ ایکسپورٹ۔ اس کے مالک پاسکل کا کافرستان کے ساتھ بے حد وسیع بزنس ہے۔ اور اس بزنس کے تحت وہ کافرستان آتا جاتا ہے میں پہلے وزارت تجارت میں ہوتا تھا تو اس سے میرے بہت گہرے تعلقات تھے اور وہ آدمی ہے بھی بے حد تیز۔ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ دنیا کی ہر چیز سپلائی کر سکتا ہے۔ چاہے ایٹم بم ہی کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ اس کی قیمت ادا کی جائے بہرحال میں نے اس سے بات کی تو اس نے حامی بھر لی اور پھر اس نے کسی ویسٹ کو تلف کرنے والی تنظیم سے رابطہ قائم کیا اور ویسٹ کے دس ڈرم اس نے ہمیں بھجوا دیئے۔ گو اس نے اس کی خاصی بڑی قیمت وصول کی لیکن یہ ہماری جیب سے تو نہ جا رہی تھی حکومت کا خرچہ تھا اس لئے ہم نے ادا کر دی اور ڈرم ہم تک پہنچ گئے پھر ہماری ایجنسی کے آدمیوں نے اسے پاکیشیا کے ایک جزیرے میں دفن کر دیا اور اس کے بعد اس کے باقاعدہ نتائج مرتب کیے گئے جو اس فائل میں موجود ہیں۔ حکومت کافرستان کو اصل میں یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگر یہ مشن پاکیشیا میں مکمل کیا گیا تو ہمسایہ ملک ہونے کی وجہ سے اس کے اثرات کافرستان پر بھی پڑیں گے حالانکہ انہیں بتایا گیا تھا کہ بحری رووں اور

ہواؤں کے رخ ایسے نہیں ہیں کہ کافرستان اس سے متاثر ہو لیکن تم جانتے
ہو کہ حکومت کسی ممالک کی ہو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی محتاط رہتی ہے۔
چنانچہ اس احتیاط کے پیش نظر یہ مشن مسترد کر دیا گیا لیکن ذاتی طور پر میں
مسلمانوں کے اس قدر خلاف ہوں کہ میں صفحہ ہستی پر ایک بھی مسلمان
کا وجود برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ
پوری دنیا میں پاکیشیا جو مسلمانوں کا قلعہ کہلاتا ہے ہر صورت میں مکمل
طور پر تباہ و برباد ہو جائے۔اس لئے میں ہر صورت میں اسے بروئے کار لانا
چاہتا تھا لیکن تم جانتے ہو کہ بغیر کسی بڑی منظم تنظیم یا حکومت کی
سرپرستی کے اتنا بڑا منصوبہ بروئے کار نہیں لایا جا سکتا اس لئے میں خاموش
ہو گیا اور پھر مجھے اچانک تمہارا خیال آیا تم نے مجھے ایک بار بتایا تھا کہ تم
یہودی ہونے کے ناطے مسلمانوں کے جانی دشمن ہو اور تمہارا تعلق کسی
ایسی یہودی خفیہ تنظیم سے ہے اور یہ تنظیم مسلمانوں اور مسلم ممالک
کے خلاف خفیہ طور پر مگر بڑے پیمانے پر کام کرتی رہتی ہے چنانچہ میں نے
تمہیں فون کر دیا"...... راٹھور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن پاکیشیا کے جزیرے پر اس ہولناک تجربے کا علم حکومت پاکیشیا
کو تو لازماً ہو گیا ہو گا"...... جیفرسن نے کہا۔

"ارے نہیں...... وہ پاکیشیا سے خاصے فاصلے پر ایک غیر اہم سا جزیرہ
ہے۔وہاں صرف ماہی گیر رہتے ہیں اس لئے حکومت کو اس کا علم ہو ہی
نہیں سکتا"...... راٹھور نے جواب دیا تو جیفرسن نے سامنے رکھے ہوئے
ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس آر۔آر۔اسٹنڈنگ"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"جیفرسن بول رہا ہوں پاکیشیا کے دار الحکومت سے کچھ فاصلے پر ایک
ہ ہے جس کا نام فیروزہ ہے۔غیر اہم سا جزیرہ ہے۔وہاں صرف ماہی گیر
تے ہیں۔وہاں ایک خوفناک تجربہ کسی ملک نے خفیہ طور پر کیا ہے۔
فوراً پاکیشیا میں اپنے آدمیوں سے معلوم کرو کہ اس تجربے کے بارے
حکومت پاکیشیا کو علم ہوا ہے اور اگر ہوا ہے تو ان کا تفصیلی رد عمل
ہے معلوم کرو"...... جیفرسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"فوراً معلومات حاصل کرو...... اور مجھے فوراً رپورٹ دو۔اٹ۔از
رجنسی"...... جیفرسن نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اول تو انہیں ویسٹ کے بارے میں معلومات حاصل ہی نہیں ہو
تیں کیونکہ وہ زمین میں خاصی گہرائی میں دفن ہے اور اگر ہوا بھی ہو تو وہ
می یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ سب کچھ اس کا نتیجہ ہو سکتا ہے"......
ٹھور نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ہماری تنظیم کے آدمی پاکیشیا میں موجود ہیں
ر حکومت کے اندر ہیں اس لئے جلدی رزلٹ سامنے آجائے گا"......
یفرسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور راٹھور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آیئے میں آپ کو آپ کے کمرے دکھا دوں۔آپ آرام کریں۔جب
کیشیا سے معلومات مل جائیں گی تو پھر اس سے بات ہو سکتی ہے"......
یفرسن نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے

ہوئے

" یہ جیفرسن مجھے بے حد عیار آدمی لگتا ہے باس "....... کرشن نے جیفرسن کے جانے کے بعد مڑ کر راٹھور سے کہا۔

" ہونا بھی چاہئے ۔ خفیہ تنظیم کا آدمی ہے ۔ ایسے لوگ اگر عیار اور چالاک نہ ہوں تو دوسرے روز قبر میں پہنچ جائیں "۔ راٹھور نے جواب دیا۔ اور کرشن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

دو گھنٹوں بعد ملازم نے آکر انہیں اٹھایا اور کھانے لگنے کی اطلاع کر دی ۔ وہ دونوں غسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے ۔ جہاں جیفرسن پہلے سے موجود تھا۔

" پاکیشیا سے معلومات مل گئی ہیں راٹھور "....... جیفرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا معلومات ملی ہیں "....... راٹھور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تمہارے اس تجربے نے پاکیشیا حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے ۔ ویسٹ کے دس ڈرم برآمد کر لئے گئے ہیں اور حکومت نے انہیں باقاعدہ طور پر تلف کرنے کے لئے شوگران بھجوا دیا ہے ۔ ماہی گیروں کو خصوصی ہسپتالوں میں داخل کر دیا گیا ہے اور پاکیشیا کے صدر نے باقاعدہ اس پر ہنگامی میٹنگ کی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے "....... جیفرسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" سیکرٹ سروس کو .... کیا مطلب اس کا سیکرٹ سروس سے کیا

تعلق "....... راٹھور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان کے خیال کے مطابق یہ ان کے ملک کے خلاف بھیانک سازش ہے اس لئے سازش کرنے والوں کو تلاش کرنے کے لئے کیس سیکرٹ سروس کو ریفر کیا گیا ہے "....... جیفرسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ مگر ۔ وہ لوگ کیا کر سکتے ہیں ۔ ہمارے متعلق تو کوئی بھی نہیں جانتا "....... راٹھور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" پہلے کھانا کھا لو ۔ پھر اس بارے میں باتیں ہوں گی "....... جیفرسن نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے کھانے کے بعد قیمتی شراب کا ایک دور چلا اور پھر وہ سب سٹنگ روم میں آگئے۔

" ہاں اب اس معاملے میں کھل کر بات ہو جائے "....... جیفرسن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیسی بات میں سمجھا نہیں ۔ تم باس سے بات کرو اور ہمیں اس سے ملواؤ ۔ تاکہ مشن پر کام شروع ہو سکے "...... راٹھور نے اس بار قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

" راٹھور....... پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک تنظیم ہے ۔ اگر اس نے تمہارا ریفرنس تلاش کر لیا تو پھر تمہارے ذریعے وہ ہم تک بھی پہنچ سکتے ہیں اور اگر وہ لوگ ہم تک پہنچ گئے تو پھر صورت حال انتہائی خراب ہو جائے گی کیونکہ ہماری تنظیم بھی پاکیشیا کے خلاف ایک انتہائی خوفناک مشن مکمل کر رہی ہے اور ابھی تک وہ مشن خفیہ ہے ۔ کسی کو اس کا علم

نہیں ہے اس لئے باس نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی طرح ہم تک پہنچ سکے ۔اس لئے پہلے تم یہ بتاؤ کہ کافرستان میں تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے اور وہ ایجنسی کیا کرتی ہے ۔ تاکہ ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تم تک پہنچ بھی سکتی ہے یا نہیں "...... جیفرسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہم تک سیکرٹ سروس پہنچ جائے ۔اوہ نہیں ۔ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے "...... راٹھور نے کہا۔

" پھر بھی بتاؤ تو سہی تاکہ باس کی تسلی کرا سکوں "...... جیفرسن نے کہا۔

" چلو تم اصرار کرتے ہو تو بتا دیتا ہوں ۔حالانکہ یہ ہے تو سرکاری راز ، لیکن تم بہر حال دوست ہو ۔ہماری ایجنسی ابھی حال ہی میں قائم کی گئی ہے ۔اس کا سرکاری نام ڈیفنس پلاننگ ایجنسی ہے ۔ہمارا کام کافرستان کے دفاع کے لئے پلاننگ کرنا ہے ۔ایک تو عام پلاننگ ڈویژن ہے ، لیکن ہماری ایجنسی خصوصی طور پر بنائی گئی ہے اور اسے ہر لحاظ سے خفیہ رکھا گیا ہے ...... میں اس کا انچارج ہوں اور کرشن میرا نائب ہے ۔بظاہر تو ہم دفاعی پلاننگ کی منصوبہ بندی کرتے ہیں لیکن خفیہ طور پر ہمارا مشن ایسی پلاننگ کرنا ہے جس سے ہمارے دشمنوں ملکوں کو تباہ و برباد کیا جا سکے ۔اس ایجنسی کا تعلق براہ راست پرائم منسٹر سے ہے اور کوئی آدمی اس سے واقف نہیں ہے ۔اور ویسے بھی ہمارا کام صرف ڈیسک ورک کرنا ہے اس تجربے کا بھی ہم نے ڈیسک ورک کیا تھا ۔جزیرے پر اس کا عملی تجربہ

حکومت کافرستان کی ملٹری سیکرٹ سروس نے کیا تھا اور پرائم منسٹر کے حکم پر ...... وہ بھی اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ اس کی پلاننگ کس نے کی ہے ۔اب ہم تک پہنچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وزیر اعظم کو پکڑ کر ان پر تشدد کرے ، ان سے ہمارا پتہ معلوم کیا جا سکتا ہے اور اتنی بات تو تم سمجھ سکتے ہو کہ ایسا ناممکن ہے اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے ۔ہم دونوں کے علاوہ تیسرے کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم نے تم سے رابطہ کیا ہے "...... راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ لیکن پاسکل سے تو تمہارا براہ راست رابطہ ہوا تھا "...... جیفرسن نے کہا۔

" ہاں لیکن اس سے کیا ہوتا ہے "...... راٹھور نے کہا۔

" بہر حال ...... تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ باس نے اس منصوبے کو منظور کر لیا ہے اور فائل اس نے تنظیم کے ماہرین تک پہنچا دی ہے ۔ اب ہماری تنظیم خود ہی اس پر عمل درآمد کرتی رہے گی "...... جیفرسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور راٹھور کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے ۔

" گڈ ہمارا مقصد تو صرف پاکیشیا کو تباہ کرنا ہے ۔کسی کے ذریعے سے بھی ہو ، ہونا چاہئے "...... راٹھور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ نے اپنی تنظیم کا تعارف نہیں کرایا "...... کرشن نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

" میں کرا ہی نہیں سکتا ۔کیونکہ یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے ۔بہر حال اب

آپ کا کیا پروگرام ہے "...... جیفرسن نے کہا۔

" پروگرام کیا ہونا ہے...... دو چار روز رہیں گے پھر واپس چلے جائیں گے "...... راٹھور نے جواب دیا۔

" آپ چونکہ سرکاری دورے پر آئے ہیں اس لئے یقیناً آپ کی کسی ہوٹل میں سرکاری طور پر ریزرویشن ہوئی ہوگی ۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ کسی کو اس بات کا علم ہو سکے کہ آپ کا میرے ساتھ کوئی تعلق ہے ۔ خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیس ریفر ہونے کے بعد "...... جیفرسن نے کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے ۔ ہماری ریزرویشن فائیو سٹار ہوٹل میں ہے ۔ ہم وہاں چلے جاتے ہیں "...... راٹھور نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ایسا صرف احتیاط کے طور پر کیا جا رہا ہے ۔ امید ہے تم ناراض نہیں ہوگے "...... جیفرسن نے کہا۔

" ارے اس میں ناراضگی کیسی بس ایک درخواست ہے کہ جب اس مشن پر عمل شروع ہو تو کم از کم ہمیں بتا دینا ۔ تاکہ ہم بھی پاکیشیا کی تباہی کو دیکھ سکیں "...... راٹھور نے کہا۔

" بالکل ایسا ہوگا ۔ آیئے میرا ڈرائیور آپ کو مین مارکیٹ تک چھوڑ دے گا جہاں سے آپ ٹیکسی لے سکتے ہیں "...... جیفرسن نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی جیفرسن کا آدمی انہیں مین مارکیٹ چھوڑ کر چلا گیا اور وہ دونوں ٹیکسی لے کر فائیو سٹار ہوٹل پہنچ گئے ۔

" باس...... جیفرسن کا رویہ انتہائی غلط ہے ۔ اس نے ہمیں اس طرح

گھر سے نکالا ہے جیسے ہم اس پر بوجھ بن گئے ہوں "...... کرشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے چھوڑو کرشن...... یہ لوگ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہیں "...... راٹھور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" پہلے تو جیفرسن نے وعدہ کیا تھا کہ ہمیں باقاعدہ معاوضہ دے گا، لیکن اب اس نے ایسی کوئی بات ہی نہیں کی "...... کرشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ یہودی ہیں کرشن کسی کو معاوضہ کہاں دیتے ہیں اور سچ پوچھو تو مجھے معاوضے کی خواہش ہی نہ تھی ۔ میرا مقصد تو صرف پاکیشیا کی تباہی ہے اور بس "...... راٹھور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے ۔

" کیا مطلب یہاں کون فون کر سکتا ہے "...... راٹھور نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... راٹھور نے تیز لہجے میں کہا۔

" جیفرسن بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے جیفرسن کی آواز سنائی دی۔

" اوہ تم خیریت ۔ کیسے فون کیا ۔ راٹھور بول رہا ہوں "...... راٹھور نے چونک کر کہا۔

" وہ دراصل مجھے معاوضے والی بات یاد ہی نہیں رہی تھی ۔ اب یاد آئی

ہے تو میں اپنے ایک آدمی کے ہاتھ معاوضہ بھجوا رہا ہوں وہ ابھی تمہارے
پاس پہنچ جائے گا۔ اس کا نام ویلس ہے"...... جیفرسن نے کہا۔
"اوہ...... اچھا اچھا شکریہ...... بے حد شکریہ۔ تم واقعی اچھے دوست
ہو"...... راٹھور نے کہا۔
"یہ تو میرا فرض تھا راٹھور...... تمہاری وجہ سے ہمارے پاس تجربے
کے مکمل اور حتمی نتائج پہنچے ہیں۔ مسلم ورلڈ کو تباہ کرنے کا ایک شاندار
اور زبردست منصوبہ پہنچا ہے۔ یہ تو تمہارا حق تھا گڈ بائی"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور راٹھور نے رسیور
رکھ دیا۔
"تم...... خواہ مخواہ جیفرسن کا گلہ کر رہے تھے۔ اب وہ معاوضہ بھجوا
رہا ہے"...... راٹھور نے کہا اور کرشن کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا وہ شاید
بنیادی طور پر لالچی طبیعت کا آدمی تھا۔
پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔
"کون"...... راٹھور نے اٹھ کر دروازے کے پاس جاتے ہوئے کہا۔
"میرا نام ویلس ہے اور مجھے جیفرسن نے بھیجا ہے"...... باہر سے آواز
سنائی دی تو راٹھور نے لاک ہٹا کر دروازہ کھول دیا دروازے پر ایک
نوجوان موجود تھا۔
"آیئے"...... راٹھور نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔
"شکریہ"...... نوجوان نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔
"بیٹھئے آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... راٹھور نے واپس آکر کرسی پر

بیٹھتے ہوئے دوسری کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"شکریہ۔ باس نے آپ کو فون کیا تھا"...... ویلس نے کہا۔
"ہاں۔ کیا تھا۔ آپ بیٹھئے تو سہی"...... راٹھور نے کہا۔
"نہیں مجھے فوری واپس جانا ہے۔ باس نے کیا کہا تھا فون پر"......
ویلس نے کہا۔
"اوہ آپ لوگ واقعی بے حد محتاط رہتے ہیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے
آدمی ویلس کے ذریعے معاوضہ بھجوا رہا ہے"...... راٹھور نے کہا۔
"ہاں اور وہ معاوضہ ہے آپ دونوں کی موت"...... ویلس نے سر
ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا تو
اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... راٹھور اور کرشن دونوں نے بے اختیار
اٹھتے ہوئے کہا۔
"بیٹھے رہو سنو چونکہ تمہارا رابطہ پاسکل سے تھا اور اب ہمارے ساتھ
اس لئے باس کا کہنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پاسکل تک پہنچ گئی تو وہ
تم تک پہنچ جائے گی اور تمہارے ذریعے ہم تک، اس لئے تمہاری موت کا
فیصلہ کیا گیا ہے لیکن چونکہ باس کا آدمی تمہیں ایئر پورٹ سے لے کر آیا تھا
اس لئے باس نہ چاہتا تھا کہ کسی طرح بھی یہ معلوم ہو سکے کہ تمہارا تعلق
باس سے رہا ہے اس لئے تمہیں یہاں ہوٹل بھجوایا گیا ورنہ تو تمہیں وہیں
گولی مار دی جاتی۔ اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس تم تک پہنچ بھی گئی تو
نہیں کسی طرح بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تمہارا باس سے کوئی رابطہ رہا

ہے اس لئے باس نے تمہیں مین مارکیٹ بھجوایا تھا تاکہ تم یہاں ٹیکسی کے ذریعے پہنچو۔ یہ ساری باتیں بھی باس کے حکم پر میں تمہیں بتا رہا ہوں تاکہ مرنے سے پہلے تمہیں معلوم ہو سکے کہ باس کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا"...... ویلس نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راٹھور یا کرشن کچھ بولتے ویلس کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سنائی دیں اور ان دونوں کے جسموں کو زور دار دھکے لگے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے دہکتی ہوئی گرم سلاخیں ان کے سینے میں اترتی چلی گئی ہوں۔ یہ سب کچھ صرف ایک لمحے کے لئے محسوس ہوا جبکہ دوسرے لمحے ان کے ذہنوں پر تاریکی نے غلبہ پایا موت کی تاریکی نے اور اس کے ساتھ ہی ان کے سب احساسات فنا ہو گئے۔

رات کو انہیں ولنگٹن کے لئے کوئی جہاز نہ مل سکا تو انہوں نے ات ایک ہوٹل میں گزاری اور دوسرے روز وہ ایک چھوٹے جہاز کے ریعے واپس ولنگٹن پہنچ گئے۔

"ماسٹر کیوں نہ اس پاسکل کو اغوا کر کے کہیں ایسی جگہ لے جایا جائے ہاں اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ وہاں دفتروں میں تو طمینان سے پوچھ گچھ بھی نہیں ہو سکتی"...... ایئرپورٹ سے باہر نکلتے وئے جوانا نے کہا۔

"ہاں...... یہ پاسکل خاص آدمی ہے۔ اس سے اصل معلومات حاصل ونی ہیں اس لئے واقعی اس سے پوچھ گچھ اطمینان سے ہونی چاہئے لیکن ماں"...... عمران نے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"پہلے کسی پراپرٹی ڈیلر کے پاس چلتے ہیں اس سے کوئی کوٹھی حاصل رلی جائے پھر وہاں سے مشن کا آغاز کیا جائے"...... جوانا نے کہا اور

عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اور باس یہ سارا کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں"...... ٹیکسی کے قریب پہنچتے ہوئے جوانا نے کہا۔

"اوکے...... تم کر لو...... میں اس دوران آرام کر لیتا ہوں لیکن یہ خیال رکھنا کہ زندہ پاسکل سے تو ہم پوچھ گچھ کریں گے جب کہ مردہ سے تو فرشتے ہی پوچھ گچھ کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"والف روڈ لے چلو"...... جوانا نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھتے ہوئے کہا جب کہ عمران عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹیکسی کی عقبی نشست سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"میں ابھی آرہا ہوں"...... جوانا نے رالف روڈ پر ایک جگہ ٹیکسی رکواتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹیکسی سے اتر کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ایک طرف چلا گیا۔ عمران اسی طرح سیٹ کی نشست سے سر لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھولیں تو جوانا سیٹ پر بیٹھ رہا تھا۔

"وینڈرج کالونی چلو"...... جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے بغیر کچھ کہے ٹیکسی آگے بڑھا دی وینڈرج کالونی عام سی کالونی تھی۔ جوانا نے پہلے چوک پر ہی ٹیکسی چھوڑ دی اور میٹر دیکھ کر اسے کرایہ ادا کیا تو ٹیکسی ڈرائیور خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔

"آیئے ماسٹر"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"چلو بھئی اب تو باگیں میرے ہاتھ میں نہیں رہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک طرف ہٹ کر بنی ہوئی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔ گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ جوانا نے جیب سے چابی نکال کر تالا کھولا اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی۔

"آپ آرام کریں یہاں کار موجود ہے۔ میں پاسکل کو اٹھا لاتا ہوں"...... جوانا نے عمران سے کہا۔

"ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ جذباتی مت ہونا"...... عمران نے عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور ایک طرف بنے ہوئے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی نئی بنی ہوئی تھی اور اس میں اچھا اور معیاری فرنیچر تھا۔ عمران نے ایک چکر کوٹھی کا لگایا اور پھر وہ سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا یہاں فون موجود تھا عمران نے رسیور اٹھایا اور اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرے طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر...... ناٹران نے کوئی رپورٹ دی ہے" عمران نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ ایکریمیا سے بول رہے ہیں"...... اس بار بلیک زیرو نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا سے...... ارے نہیں میں تو اپنے منہ سے بول رہا ہوں۔

کیا اب میرے منہ کا نام ایکریمیا رکھ دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے...... ایکریمیا سپر پاور ہے...... اور آپ کا منہ بھی جو حکم دیتا ہے وہ سپر پاور کے حکم کی طرح ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔اس لحاظ سے تو آپ کے منہ کو ایکریمیا کہا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے...... میری عدم موجودگی میں دانش منزل میں دانش بہار پر آئی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ناٹران نے رپورٹ دی تھی۔بقول اس کے اس نے پوری تفصیلی چھان بین کر لی ہے۔ایسا کوئی پلان حکومت کافرستان کی کسی ایجنسی نے بھی نہیں بنایا اور نہ زیر غور ہے اور نہ ہی کافرستان سے ڈاکٹروں یا ماہروں کی کسی ٹیم کے فیروزہ جزیرے پر جانے کی کوئی اطلاع مل سکی ہے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔بہرحال اب جلد ہی اصل حقیقت سامنے آجائے گی۔جوانا ایکشن میں ہے اور تم جانتے ہو کہ جوانا کا ایکشن بہرحال رنگ ضرور لے آتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب جوانا کے ایکشن میں آنے کا کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہاں تحقیقات شروع کی تو وہ شیطان کی آنت کی طرح پھیلتی ہی چلی

گئی۔ایک کے بعد دوسرے کا پتہ چلتا اور دوسرے کے بعد تیسرے کا یہاں ایکریمیا میں درمیانی واسطے اس قدر ہوتے ہیں کہ آدمی چکرا کر رہ جاتا ہے۔پہلے مارلین سے واسطہ پڑا تو اس نے بوگن کا نام لے دیا۔بوگن صاحب بھی درمیانی واسطہ تھے۔بوگن سے ایک جرائم پیشہ غنڈے ڈیوک کا سراغ ملا۔یہ ڈیوک صاحب ویسٹ کو غیر قانونی طور پر تلف کرنے والی تنظیم کے چیف تھے مجھے تو ان دس ڈرموں کے بارے میں پتہ چلانا تھا جو فیروزہ میں دفن کیے گئے تھے کہ وہ دس ڈرم کس کے حوالے کئے گئے تھے چنانچہ ڈیوک صاحب نے مرتے مرتے اب ایک امپورٹر ایکسپورٹر پاسکل کا نام لے دیا ہے۔اور جوانا اب اس پاسکل کو اغوا کر کے لانے کے لئے گیا ہوا ہے۔اب دیکھو پاسکل ہمیں کس راسکل کے پاس بھیجتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے صحیح لفظ راسکل کہا ہے۔یہ سب لوگ واقعی راسکل ہیں۔شیطان۔جو صرف چند ٹکوں کی خاطر بے گناہ انسانوں کو ایسی ہولناک تکلیف اور اذیت کے گڑھوں میں دھکیل دیتے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہاں ٹکوں کی خاطر نہیں ڈالروں کی خاطر سب کچھ کیا جاتا ہے۔بہرحال کبھی نہ کبھی تو اصل سراغ مل ہی جائے گا او۔کے خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گرین ورلڈ کے مین آفس کا نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتایا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور تیزی سے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ گرین ورلڈ ایک پرائیویٹ تنظیم ہے۔ جو ایسے خطرناک ویسٹ کو سمندروں میں ڈالنے کے خلاف باقاعدہ عالمی سطح پر جدوجہد کرتی رہتی ہے اور اس کا ایک دوست ہنری اس کے مین آفس میں کسی اچھے عہدے پر فائز ہے۔

"گرین ورلڈ آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں آپ کے آفس میں ایک صاحب ہیں، ہنری فیلڈ مجھے ان سے ملنا ہے۔ میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور پاکیشیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کس کا مطلب بتاؤں پرنس کا آف کا یا ڈھمپ کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈھمپ کی وجہ سے مجھے حیرت ہوئی ہے۔ یہ نام تو میں نے پہلے کہیں نہیں پڑھا حالانکہ میں نے جغرافیے کی اعلیٰ تعلیم لے رکھی ہے"۔ دوسری طرف سے بولنے والی خاتون نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ ایسی مجبوری ہے۔ مس......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رواج کے مطابق وہ مس کے بعد خاموش ہو گیا تاکہ دوسری طرف سے بولنے والی خاتون اپنا نام بتا دے۔

"مسز چمنڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ مسز کے خطاب کے بعد تو سارا جغرافیہ ہی ختم ہو جاتا ہے...... نہ صحراؤں کی خاک چھانی جا سکتی ہے...... نہ پہاڑوں میں نہریں کھودی جا سکتی ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات سمجھی نہیں ہوں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یہی تو عرض کر رہا ہوں کہ جو مسز ہو جائے اس میں مزید بات سمجھنے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ہمارے ہاں مس کے لئے تو صحراؤں کی خاک چھانی جا سکتی ہے۔ پہاڑ کاٹ کر دودھ کی نہر بہائی جا سکتی ہے لیکن مسز کے لئے تو ایسا سوچنا ہی کوڑے کھانے کے مترادف ہے بہر حال ڈھمپ کوہ ہمالیہ کی وادی میں ایک ریاست ہے جس کا اپنا جغرافیہ ہے اور یہ ایسا جغرافیہ ہے کہ طالب علم کو اسے یاد رکھنے میں زیادہ سردردی نہیں کرنی پڑتی کیونکہ ڈھمپ کے چاروں طرف بھی ڈھمپ ہی ہے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مسز چمنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب آپ واقعی خوبصورت اور دلکش باتیں کرتے ہیں اس لئے میں آپ کی بات ہنری سے کرا دیتی ہوں حالانکہ وہ ایک ضروری کام میں

الجھا ہوا ہے۔ اور اس نے مجھے خاص طور پر منع کر رکھا ہے کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران مسکرا دیا۔

" ہیلو ہنری فیلڈ بول رہا ہوں "...... ہنری کے لہجے میں حیرت کا تاثر نمایاں تھا۔

" میرا تو خیال تھا کہ تم نے اپنا نام بدل دیا ہوگا۔ یعنی ہنری فیلڈ کی بجائے ہنری رچمنڈ بن گئے ہو گے ، اس لئے وہ خوبصورت آواز کی مالکہ خاتون بڑے فخر سے لپنے آپ کو مسز رچمنڈ کہہ رہی تھیں لیکن لگتا ہے تم اس وقت کھیت کا دورہ کرتے ہو جب چڑیاں بلکہ چڑا سارا کھیت چگ چکا ہوتا ہے "...... عمران کی زبان چل پڑی۔

" اوہ ..... اوہ اب مجھے واقعی یقین آگیا ہے کہ تم واقعی پرنس بول رہے ہو ورنہ جب سیکرٹری نے بتایا تھا مجھے قطعاً یقین نہ آیا تھا۔ اور سنو وہ میری سیکرٹری اس شرط پر بنی ہے کہ میں اپنا نام تبدیل نہ کراؤں گا۔ اب کیا کروں اتنی ہوشیار اور مستعد سیکرٹری اور کہیں سے دستیاب نہیں ہوتی اس لئے مجبوراً اسی پرانے نام پر گزارا کر رہا ہوں۔ لیکن تم نے آج اتنے طویل عرصے بعد کیسے فون کر دیا "...... دوسری طرف سے ہنری نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" گڈ اس کا مطلب ہے...... گرین ورلڈ میں رہ کر تم ابھی تک گرین ہی ہو۔ بہرحال میرے فون کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ تمہارے ولنگٹن میں ایک صاحب ہیں پاسکل امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتے ہیں

انہوں نے تابکاری ویسٹ کے دس ڈرم ایک صاحب ڈیوک سے خرید کر خفیہ طور پر کسی ملک کو سپلائی کیے ہیں۔ میں صرف یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی ایسا ممکن ہے "...... عمران نے کہا۔

" ویسٹ خریدنے والی بات کا تو مجھے کوئی تک نظر نہیں آتا۔ ویسٹ تو پہلے بھی ویسٹ ہوتا ہے۔ اسے خریدنا تو ایک طرف اس کے تلف کرنے پر لاکھوں ڈالر خرچ آجاتے ہیں۔ ڈیوک البتہ ایک ایسی خفیہ تنظیم کا چیف ہے جو غیر قانونی طور پر ویسٹ تلف کرنے کا دھندہ کرتی ہے اور گرین ورلڈ کے پاس اس کی فائل موجود ہے لیکن پاسکل کے بارے میں ہمارے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے اور نہ میں اسے جانتا ہوں "...... دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ڈیوک کے علاوہ اور کتنی تنظیمیں غیر قانونی طور پر ویسٹ تلف کرنے کا دھندہ کرتی ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" کافی ہیں۔ آج کل یہ دھندہ جرائم پیشہ تنظیموں میں خاصا مقبول ہو رہا ہے۔ رقم بھی دوگنی ملتی ہے اور کرنا بھی کچھ نہیں پڑتا۔ یہی کہ ویسٹ کسی بحری جہاز یا لانچ میں چھپایا اور جا کر کسی جگہ میں پھینک دیا۔ اب انہیں اس کی پرواہ ہی نہیں کہ اس سے کتنے لوگ مریں گے۔ کس قدر دنیا تباہ ہوگی "...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ...... میرا ایک مشورہ مان لو۔ نام تبدیل کر ہی لو ...... سیکرٹری تو اور مل جائے گی لیکن ایسی خوبصورت آواز کی مالکہ شاید پھر نہ ملے۔ گڈ بائی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

جوانا ابھی تک واپس نہ آیا تھا۔اس لئے اب عمران کے پاس سوائے انتظار کرنے کے اور کوئی کام بھی نہ تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے جوانا کی کار کو کھلے پھاٹک سے اندر آتے ہوئے دیکھا۔جوانا نے پورچ میں کار روکی اور اتر کر واپس پھاٹک بند کرنے کے لئے چلا گیا۔
عمران خاموشی سے برآمدے میں کھڑا رہا۔

"میں اسے لے آیا ہوں ماسٹر...... بڑی مشکل سے تلاش کیا ہے۔دفتر یہ پہنچا نہ تھا۔رہائش گاہ سے صبح صبح نکل گیا تھا۔اس کے ملازم نے بڑی مشکل سے زبان کھولی کہ وہ کسی خاص سودے کے لئے ریٹا بو کلب گیا ہے وہاں سے پتہ چلا کہ وہ واپس دفتر جا چکا ہے۔دفتر یہ پہنچا نہ تھا اس لئے مجھے اس کے دفتر سے باہر اس کا انتظار کرنا پڑا۔پھر یہ وہاں آیا تو میں اسے اس کی کار سمیت اغوا کر کے ایک ویران جگہ لے گیا۔وہاں سے ٹیکسی لے کر واپس اس کے دفتر گیا وہاں سے اپنی کار لی اور پھر اس کی کار میں سے اسے اٹھا کر اپنی کار میں ڈالا اور یہاں لے آیا ہوں"...... جوانا نے کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان پڑے ایک لمبے تڑنگے ادھیڑ عمر بے ہوش آدمی کو کھینچ کر باہر نکالتے اور کاندھے پر ڈالتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"ہے یہ پاسکل ہی...... کہیں کسی اور کو تو نہیں اٹھا لائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندرونی طرف کو مڑ گیا۔

"میں نے اس کے ملازم سے اس کا حلیہ معلوم کر لیا تھا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کاندھے پر لدے ہوئے پاسکل کو اٹھائے وہ

اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔پاسکل کے جسم پر قیمتی کپڑے اور بہترین تراش کا تھری پیس سوٹ تھا...... جوانا نے پاسکل کو ایک صوفے پر ڈال دیا۔

"میں رسی ڈھونڈھ لاتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔عمران صوفے پر پڑے پاسکل کا چہرہ دیکھ رہا تھا جس کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ جرائم سے تعلق رکھنے والا آدمی نہیں ہے بلکہ ٹھیٹھ کاروباری آدمی ہے۔تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔اس نے اس رسی کی مدد سے پاسکل کو ایک کرسی پر اچھی طرح باندھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں بھی لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جوانا نے پاسکل کے چہرے پر آہستہ آہستہ تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔گو جوانا اپنے طور پر آہستہ ہی تھپڑ مار رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا دوسرا تھپڑ کھاتے ہی پاسکل ایک چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔اس کے سرخ و سفید چہرے پر جوانا کی انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔کیا۔کون ہو۔تم۔یہ میں کہاں ہوں۔یہ کیوں باندھ رکھا ہے مجھے"...... پاسکل نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ مسلسل گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا نام پاسکل ہے اور تم پاسکل امپورٹ ایکسپورٹ نامی فرم کے مالک ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔مگر...... یہ سب کیا ہے۔کون ہو تم۔کیا تم ڈاکو ہو۔میرے

ہو۔ کیا چاہتے ہو تم"...... پاسکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پاسکل تم ہمیں ڈاکو اور لٹیرے کہہ رہے ہو حالانکہ تم خود ایک بہت بڑے مجرم ہو۔ تم نے ایسا گھناؤنا جرم کیا ہے کہ تم جیسے آدمی کو اگر بھوکے کتوں کے آگے ڈال دیا جائے تب بھی تمہیں تمہارے ذلیل ترین جرم کی کماحقہ سزا نہیں ملے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا...... کیا کہہ رہے ہو...... میں نے جرم کیا ہے۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میں تو کاروباری آدمی ہوں۔ میرا جرائم سے کیا تعلق ہے"...... پاسکل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے تابکار اور انتہائی خطرناک کیمیائی مادے کے ویسٹ سے بھرے ہوئے دس ڈرم ڈیوک سے خرید کر سپلائی کئے تھے۔ جانتے ہو ان دس ڈرموں کی وجہ سے کس قدر معصوم اور بے گناہ افراد معذور۔ لاچار اور ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا ہو کر ہسپتالوں میں پڑے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

"اوہ اوہ یہ کیا کہہ رہے ہو...... میرا کسی ویسٹ سے کیا تعلق۔ میں تو عمارتی لکڑی کا بزنس کرتا ہوں"...... پاسکل نے چونک کر کہا لیکن عمران نے اس کی آنکھوں میں ابھرنے والا تاثر بخوبی چیک کر لیا تھا۔ گو پاسکل اچھا اداکار تھا لیکن اس کی آنکھوں میں موجود تاثر نے اس کی اداکاری کا بھانڈا پھوڑ دیا تھا۔

"جوانا...... یہ پاسکل راسکل بننے کی کوشش کر رہا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے پاس کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں مسٹر"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور پھر ایک قدم آگے بڑھ کر اس نے زوردار تھپڑ پاسکل کے گال پر جڑ دیا اور کمرہ پاسکل کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ پاسکل کے منہ سے کئی دانت نکل کر باہر آ گرے۔ اس کا گال پھٹ گیا تھا اور ناک اور منہ سے خون کی لکیریں سی نکلنے لگی تھیں۔

"یہ صرف ٹریلر ہے مسٹر پاسکل...... اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"تم۔ تم مجھ پر تشدد کر رہے ہو...... میں ایکریمیا کا معزز شہری ہوں۔ میں......" پاسکل نے خون تھوکتے ہوئے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"جوانا جا کر خنجر ڈھونڈھ لاؤ...... اور پہلے اس کے کان کاٹو پھر ناک پھر اس کی ایک آنکھ نکال دو۔ اس کے بعد اس کے جسم میں کم از کم ایک ہزار زخم ڈالو اور پھر ان زخموں پر تیزاب ڈال دو تاکہ اسے بھی معلوم ہو سکے کہ چند ڈالر کمانے کے لئے اس نے ویسٹ کے ڈرم فروخت کیے تھے۔ اس کا نتیجہ صرف دوسروں پر ہی مرتب نہیں ہوتا۔ اس پر بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں خنجر لے آیا ہوں ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے خنجر نکالا اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر فضا میں لہرایا اور اس کے ساتھ ہی پاسکل کا دایاں کان کٹ کر ایک طرف جا گرا۔ پاسکل کے حلق سے انتہائی بھیانک چیخیں لگاتار نکلنے لگیں مگر جوانا کا ہاتھ نہ رکا اور پاسکل دوسرے کان سے بھی محروم ہو گیا۔

"رک جاؤ....... رک جاؤ..... میں بتاتا ہوں...... رک جاؤ....... تم بے حد ظالم اور سفاک لوگ ہو۔ میں بتاتا ہوں"..... پاسکل نے اچانک ہذیانی انداز میں کہا۔

"بولو ورنہ اس بار آنکھ میں خنجر مار دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم میں نے دس ڈرم راٹھور کو فروخت کیے تھے۔ راٹھور کو"...... پاسکل نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے دونوں کٹے ہوئے کانوں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا، لیکن عمران راٹھور کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کی بینڈیج کرو جوانا۔ جلدی کرو...... کہیں یہ زیادہ خون نکل جانے سے مر نہ جائے۔ راٹھور کا نام بتا رہا ہے کہ یہ ویسٹ کافرستان کو فروخت کیے گئے ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"راٹھور نام تو پہلے کبھی نہیں سنا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد جوانا ایک ایمرجنسی میڈیکل باکس لے آیا۔

"یہ بینڈیج والا کام مجھ سے نہ ہو گا ماسٹر"...... جوانا نے بیگ نیچے رکھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس نے خود بیگ کھول کر سامان نکالا۔ بے ہوش پاسکل کے زخموں کی بینڈیج کر دی۔

"تم تو کہتے تھے کہ اب سب کچھ میں کروں گا"...... عمران نے واپس

کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بس یہی کام مجھ سے نہیں ہوتا...... مجھ سے تو زخم جتنے چاہے لگوا لیں"...... جوانا نے کہا اور عمران بھی ہنس دیا۔ باکس میں موجود پانی کی بوتل میں سے کچھ پانی جوانا نے پاسکل کا منہ کھول کر اس کے حلق میں انڈیلا اور پھر بوتل بند کر کے اس نے اسے باکس میں رکھا اور ایک بار پھر نیچے فرش پر رکھا ہوا خون آلود خنجر اٹھا لیا۔ پاسکل چند لمحوں بعد ہی بری طرح کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

"سنو...... پاسکل تمہارے پاس زندگی بچانے کا آخری وقفہ ہے...... تفصیل سے بتاؤ کہ کون ہے یہ راٹھور"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔

"کاش میں یہ کام نہ کرتا۔ پہلے اس جیفرسن نے پوچھ گچھ کی اب تم کر رہے ہو۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تھوڑی سی رقم کے لئے مجھے اس قدر تکلیف اٹھانی پڑے گی"...... پاسکل نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جیفرسن وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو پاسکل اس طرح چونک پڑا جیسے یہ نام اس کے لاشعور سے پھسل کر زبان سے باہر آ گیا ہو۔ وہ اب شدید خوفزدہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

"ج۔ جیفرسن۔ کیا۔ کیا مطلب کون جیفرسن۔ میں تو کسی جیفرسن کو نہیں جانتا"...... پاسکل کی حالت واقعی خوف کی شدت سے بے حد بگڑ گئی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے...... ہو گا کوئی تم راٹھور کے متعلق بتا رہے تھے جس کو تم نے ویسٹ کے دس ڈرم فروخت کے تھے کون ہے وہ پوری تفصیل

بتاؤ"...... عمران نے کہا تو پاسکل کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے
تاثرات ابھر آئے جیسے جیفرسن کا موضوع ختم ہونے پر اسے بے حد
اطمینان ہوا ہو۔

"راٹھور کافرستان کے ملٹری پلاننگ ڈویژن کا بہت بڑا افسر ہے۔
میرے بزنس کا زیادہ تر تعلق کافرستان سے ہی ہے۔ میں اکثر کافرستان آتا
جاتا رہتا ہوں۔ وہیں راٹھور سے بھی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ وہ میرا دوست
بن گیا تھا اور اس نے اس بزنس میں میری بے حد مدد کی تھی۔ میں اسے
اس کا خطیر معاوضہ بھی ادا کرتا تھا۔ ایک بار راٹھور نے مجھ سے فرمائش کی
کہ ایک خفیہ تجربے کے لئے حکومت کافرستان کو تابکاری اور خطرناک
کیمیائی ویسٹ سے بھرے ہوئے دس ڈرموں کی ضرورت ہے اور وہ مجھے
حکومت سے اس کا منہ مانگا معاوضہ دلائے گا تو میں نے فوراً حامی بھر لی
کیونکہ یہ میرے لئے سنہری موقع تھا۔ میں ڈیوک کو اچھی طرح جانتا ہوں
وہ میرا بہترین دوست ہے اور مجھے معلوم تھا کہ اس کا ویسٹ غیر قانونی طور
پر تلف کرنے کا دھندہ ہے۔ مجھے یقین تھا کہ میں اس سے دس ڈرم مفت
حاصل کر لوں گا۔ چنانچہ وہی ہوا میں نے اس سے دس ڈرم حاصل کیے اور
انہیں خفیہ طور پر کافرستان پہنچا دیا اور بھاری رقم راٹھور سے وصول کر لی
بس اتنی سی بات ہے"...... پاسکل نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راٹھور تمہارے کہنے کے مطابق ملٹری کے پلاننگ ڈویژن کا افسر ہے
اور تمہارا تعلق عمارتی لکڑی کے بزنس سے ہے پھر راٹھور سے تمہاری
دوستی کیسے ہو گئی اور وہ تمہاری مدد کیسے کرتا تھا"...... عمران کا لہجہ بے حد

خشک تھا۔

"اس کے کافرستان کے محکمہ جنگلات کے بڑے افسروں سے گہرے
تعلقات تھے"...... پاسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب بھی راٹھور اسی عہدے پر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اسی عہدے پر ہی ہو گا اور اس نے کہاں جانا ہے"......
پاسکل نے جواب دیا۔

"اوکے...... اب بتا دو کہ جیفرسن کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"کک۔ کک کون ...... مجھے نہیں معلوم"...... پاسکل نے ایک بار پھر
چونکتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جوانا خنجر تیار ہے۔ اس بار آنکھوں سے شروع کر دو۔ سنو پاسکل
آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنے آپ کو عذاب میں نہ ڈالو۔ مجھے تم سے براہ
راست کوئی دشمنی نہیں ہے اور تم اس وقت جس حالت میں ہو تمہیں
بہرحال بتانا تو ہو گا، لیکن میرا وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو نہ
صرف تم زندہ رہو گے بلکہ تمہارا نام بھی درمیان میں نہ آئے گا"
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ وہ۔ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ وہ
بے حد ظالم ہیں۔ وہ...... پاسکل نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو جب انہیں معلوم ہی نہ ہو گا تو پھر"...... عمران
نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ سوری میں کچھ نہیں بتا سکتا کچھ نہیں بتا سکتا"......

پاسکل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی دائیں آنکھ نکال دو جوانا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کمرہ پاسکل کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے واقعی ایک لمحہ دیر کیے بغیر خنجر کی نوک سے اس کی آنکھ کا ڈھیلا کاٹ دیا تھا اور پاسکل چیختا ہوا ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جوانا نے خنجر اس کے بازو میں اتار دیا اور دوسرے لمحے پاسکل بری طرح چیختا ہوا ہوش میں آگیا لیکن اس کی حالت اب انتہائی خراب ہو چکی تھی۔

"بتاؤ کون ہے جیفرسن کن سے اس کا تعلق ہے ورنہ دوسری آنکھ بھی نکلوا دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ موزات کا آدمی ہے۔ موزات کا۔ دنیا کی سب سے خوفناک اور خطرناک تنظیم موزات کا۔ فار گاڈ سیک مجھے معاف کر دو۔ موزات بہت ظالم ہے۔ وہ بے حد خطرناک تنظیم ہے۔ مم۔ مم جانتا ہوں۔ اس کا جال پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے"...... اس بار پاسکل نے اسی طرح ہذیانی لہجے میں کہا اور عمران یہ عجیب سا نام سن کر حیران رہ گیا۔

"موزات کیا مطلب تم مجھے چکر دے رہے ہو"...... عمران کے لہجے میں غراہٹ ابھر آئی۔

"نہیں نہیں...... میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ یہودی تنظیم ہے۔ انتہائی خطرناک اور ظالم تنظیم ہے۔ جیفرسن اس کا خاص آدمی ہے۔ وہ میرا بزنس پارٹنر ہے اس لئے میں جانتا ہوں"...... پاسکل نے کہا اور عمران نے بے

اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم سے جیفرسن نے کیا معلوم کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے کل رات مجھے فون کیا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا میں نے ویسٹ کے ڈرم کافرستان راٹھور کو سپلائی کیے تھے۔ میں نے پہلے تو انکار کیا لیکن جب اس نے بتایا کہ راٹھور اس کے پاس موجود ہے اور اس نے خود بتایا ہے۔ اور اگر میں نے اس کی بات کی تصدیق نہ کی تو پھر راٹھور کی زندگی ختم کر دی جائے گی تو میں نے اسے بتا دیا کہ ہاں میں نے اسے سپلائی کیے تھے۔ اس پر اس نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے یہ ڈرم کس سے لئے تھے تو میں نے ڈیوک کا نام بتا دیا"...... پاسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جیفرسن کہاں رہتا ہے۔ کیا کرتا ہے۔ اس کا حلیہ اور پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پوچھا اور پاسکل نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"یہ موزات کیا کرتی ہے۔ کیا مجرم تنظیم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں مجھے ایک بار جیفرسن نے شراب کے نشے میں آؤٹ ہو کر بتایا تھا کہ یہ یہودیوں کی انتہائی خوفناک اور خفیہ تنظیم ہے اور پوری دنیا میں اس کا جال پھیلا ہوا ہے اور یہ بڑے بڑے منصوبوں پر کام کرتی ہے۔ انتہائی ظالم تنظیم ہے۔ اگر کسی کو اس کا نام معلوم ہو جائے تو اسے فوراً ہلاک کر دیا جاتا ہے"...... پاسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا اب اس کی ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے کرسی سے

اٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ پاسکل کی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا اور اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح کرسی پر پھڑکنے لگا۔ جوانا کا خنجر ٹھیک اس کے دل میں اتر گیا تھا۔

"اس کی لاش کو کہیں دور پھینک آؤ" عمران نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تشویش کے آثار نمایاں تھے کیونکہ پاسکل کے انکشافات نے اسے واقعی انتہائی تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ راٹھور کا تعلق کافرستان سے تھا جب کہ بقول پاسکل اس جیفرسن نے بتایا تھا کہ راٹھور اس کے قبضے میں ہے اور اس نے اس بات کی تصدیق چاہی تھی کہ یہ ڈرم کیا اس نے راٹھور کو دیئے تھے اس کا مطلب تو یہی ہو سکتا تھا کہ راٹھور کا اس تنظیم موزاث سے پہلے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور اب تعلق پیدا ہوا ہے"...... عمران کا ذہن مسلسل اسی ادھیڑ بن میں معروف تھا۔ وہ قدم بڑھاتا دوسرے کمرے میں چلا گیا جہاں ٹیلی فون کی ایکسٹینشن موجود تھی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹیل مشار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"منیجر سے بات کراؤ"...... میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس منیجر بول رہا ہوں"...... اسی سپاٹ آواز نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں سپیشل مہم"...... عمران نے دوبارہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یس سر...... فرمائیے۔ کمپیوٹر نے چیکنگ کر لی ہے"...... دوسری رف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ایک یہودی تنظیم موزاث کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ مکمل حلومات"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند منٹ تک لائن ر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو سر...... کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند منٹ بعد منیجر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"سر...... موزاث یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم ہے۔ اس کے بارے یں معلومات انتہائی کم میسر ہیں۔ یہ تنظیم ابھی حال ہی میں ایک ایکریمی ہودی سر موزاث نے قائم کی ہے۔ سر موزاث کی بیٹی مادام فیاٹی اس کی ملی طور پر سربراہ ہے۔ یہ صرف بڑے بڑے منصوبوں میں ہاتھ ڈالتی ہے ور خفیہ طور پر اس تنظیم نے پوری دنیا سے انتہائی خطرناک ترین یہودی یجنٹوں کو ملازم رکھا ہوا ہے۔ سر موزاث اور فیاٹی نے کسی خفیہ مقام پر یڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے جس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مزید وئی معلومات موجود نہیں ہیں"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر موزاث اور اس کی بیٹی کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سر موزاث کی جاگیر پہلے ہائی فیلڈ میں تھی۔ لیکن پھر اس نے وہ جاگیر روخت کر دی اور اپنی بیٹی کے ساتھ اسرائیل شفٹ ہو گیا۔ اس کے بعد

اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکیں "...... منیجر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او۔کے شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری جسم
کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس جیفرسن بول رہا ہوں "۔ جیفرسن کا لہجہ کرخت تھا۔
"ڈیوڈ بول رہا ہوں باس "۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
"اوہ یس کیا رپورٹ ہے "۔ جیفرسن نے چونک کر پوچھا۔
"باس ڈیوک کو نارفاک کے پورٹ کسٹم کے آپریشنل انچارج کے دفتر
میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہ بھی اس وقت جب دفتر میں باقاعدگی سے کام
ہو رہا تھا "۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرسن بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا...... کیا کہہ رہے ہو...... ڈیوک کو ہلاک کر دیا گیا۔ کیا مطلب
کس نے ہلاک کیا ہے کب کیا ہے پوری تفصیل بتاؤ "...... جیفرسن نے
تیز لہجے میں کہا۔
"باس...... ڈیوک اپنے خاص آدمی مارٹی کے ساتھ اپنے بحری جہاز کی

ڈیو کی انٹرنیشنل روٹ پر کلیرنس کے لئے سی کسٹم آفیسر کے دفتر میں گیا۔ پھر وہاں اس کی لاش ملی۔ اور باس انتہائی حیرت انگیز واقعات کا پتہ چلا ہے اس آفیسر کے دفتر میں ایک ایشیائی اور ایک ایکریمی نیگرو کو جاتے دیکھا گیا تھا پھر ان کی واپسی کا کسی کو پتہ نہیں چلا۔ کسٹم آفیسر اور اس کا چیڑاسی دفتر میں بے ہوش پڑے پائے گئے جب کہ ڈیوک اور اس کے ساتھی کی لاشیں ملی ہیں۔ ڈیوک کی شہ رگ کچل دی گئی تھی۔ مرنے سے پہلے اسے بے پناہ اذیت دی گئی ہے جب کہ اس کے ساتھی مارٹی کی گردن توڑ دی گئی ہے۔ اس واردات کا شبہ اس ایشیائی اور اس نیگرو پر کیا جارہا ہے پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے"۔ ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایشیائی اس واردات میں ملوث ہے مگر یہ ایشیائی کون ہو سکتا ہے"۔ جیفرسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے باس یہاں ایکریمیا میں بے شمار ایشیائی بھی تو رہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے"۔ جیفرسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ ایشیائی کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آدمی نہ ہو۔ یہاں کا رہنے والا ڈیوک جیسے غنڈے کو بھرے دفتر میں اس طرح ہلاک نہیں کر سکتا"...... جیفرسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کی بڑبڑاہٹ جاری تھی کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس جیفرسن بول رہا ہوں"۔ جیفرسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں لیفرے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے"...... جیفرسن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس آپ کے بزنس پارٹنر پاسکل کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش پولیس کو بیتھل پارک کے ایک ویران حصے سے ملی ہے میں نے پولیس آفس میں جا کر اس کی لاش دیکھی ہے اس کے دونوں کان کٹے ہوئے ہیں لیکن پھر ان پر باقاعدہ بینڈیج کی گئی ہے۔ اس کی دائیں آنکھ نکال دی گئی ہے۔ اس کے دل میں خنجر مارا گیا ہے اس کے بازو پر بھی زخم ہے اس کی حالت بتا رہی ہے کہ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے۔ اس کے لباس پر ایسے نشانات موجود ہیں جیسے اسے رسیوں سے باندھا گیا ہو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... لیفرے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کچھ پتہ چلا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے"...... جیفرسن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نو سر...... ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے ان کی آفس کار ولسیلا کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ میں خالی کھڑی ہوئی پولیس کو مل گئی ہے اور پاسکل کی جیب میں ان کا پرس بھی موجود ہے جس میں بھاری رقم بھی موجود ہے اس لئے پولیس کا خیال ہے کہ یہ ڈکیتی کی واردات نہیں ہے۔ ویسے مبہم سی اطلاع ہے کہ پاسکل کی کار کو ایک نیگرو کو چلاتے دیکھا گیا تھا"...... لیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی پولیس کوئی سراغ حاصل کرے تم نے مجھے رپورٹ دینی

ہے"...... جیفرسن نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور
تیز تیز قدم اٹھاتا ملحقہ کمرے میں آگیا۔یہاں ایک الماری کھول کر اس نے
ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر فریکونسی
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ایم۔تھری۔جے...... کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر پر
فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ایم۔ایف اٹنڈنگ یو اوور"......چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔لیکن لہجے میں بے حد خشگی تھی۔

"مادام ویسٹ مشن کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو میں نے رپورٹ
بجھوائی تھی وہ تو آپ نے پڑھ لی ہو گی اوور"...... جیفرسن نے کہا۔

"ہاں اور ہیڈ کوارٹر نے یہ مشن منظور بھی کر لیا ہے اور تمہیں ویسٹ
مہیا کرنے کا حکم بھی دیا گیا تھا۔پھر کیا بات ہوئی ہے اوور"...... مادام نے
کرخت لہجے میں پوچھا۔

"یس۔ایم۔ایف اٹنڈنگ یو اوور"......چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجے میں بے حد چڑ کر خشگی تھی۔

"مادام آپ کو معلوم ہے کہ یہ مشن ہمیں کافرستان کے ایک سرکا
افسر راٹھور سے ملا تھا۔اس نے اس مشن کا محدود پیمانے پر تجربہ پاکی
کے ایک جزیرے پر کیا تھا جس کے تجزیے کی فائل میں نے آپ کو بھجوا
تھی اور پاکیشیا میں ہمارے آدمیوں نے رپورٹ دی تھی کہ یہ کی
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے۔راٹھور نے اس تجربے
لئے ویسٹ کے دس ڈرم پاسکل امپورٹ ایکسپورٹ نامی فرم کے مالک

پاسکل سے حاصل کیے تھے اور پاسکل نے یہ ڈرم ڈیوک سے حاصل کیے
تھے جو غیر قانونی طور پر ایسے ویسٹ کو تلف کرنے کا کام کرتا ہے اس لئے
آپ کے حکم کے بعد کہ کسی بھی وقت اس مشن کے لئے کافی مقدار میں
ہمیں ویسٹ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔میں نے سوچا کہ اس ڈیوک سے ہی
بات چیت کی جائے جس نے پہلے دس ڈرم فروخت کیے تھے،چنانچہ میں
نے اپنے آدمیوں کو کہہ دیا کہ وہ ڈیوک سے میری ملاقات کا بندوبست
کریں،لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈیوک کو نارفاک کے سی پورٹ
کسٹم آفیسر کے دفتر میں ہلاک کیا گیا ہے اور اس کی لاش سے پتہ چلتا ہے کہ
اسے مرنے سے پہلے بے پناہ اذیت دی گئی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اس
سے پوچھ گچھ کی گئی ہو گی اور اس قتل میں جن لوگوں پر پولیس نے شبہ کیا
ہے۔ان میں ایک ایشیائی اور ایک ایکریمی نیگرو شامل تھا۔اس کے بعد
ابھی مجھے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ پاسکل کی لاش بھی یہاں کے ایک پارک
سے ملی ہے۔اس کی لاش دیکھ کر بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کو مارنے
سے پہلے اس پر انتہائی سفاکانہ تشدد کیا گیا ہے۔اس کا صاف مطلب ہے کہ
اس ایشیائی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہوگا۔اور اسے کسی
طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ راٹھور نے یہ ویسٹ ڈیوک سے پاسکل کے
ذریعے حاصل کیا ہے اوور"...... جیفرسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اس سے کیا نتیجہ نکالا ہے تم نے اوور"...... مادام نے اسی طرح تیز
لہجے میں پوچھا۔

"مادام مجھے صرف یہ خدشہ ہے کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس موزمٹ
کے پیچھے نہ لگ جائے اوور"...... جیفرسن نے کہا۔

"کیوں...... موزاٹ کے پیچھے وہ کیوں لگیں گے۔ موزاٹ نے کیا کیا ہے۔ موزاٹ کا اس سارے چکر سے کیا تعلق ہے...... راٹھور سرکاری مشن پر آیا اور اسے ہوٹل میں ہلاک کر دیا گیا۔ راٹھور نے یہ مشن پاکیشیا میں مکمل کیا تھا اس نے ویسٹ جس سے لیا جس ذریعے سے لیا۔ اس کا کھوج اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے نکال بھی لیا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ موزاٹ نے تو اس مشن میں سرے سے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا اوور"...... مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس راٹھور تک پہنچ سکتی ہے تو وہ مجھ تک بھی پہنچ سکتی ہے مادام اوور"...... آخر کار جیفرسن نے دل کی بات اگل دی۔

"اوہ نہیں جیفرسن تم خواہ مخواہ گھبرا گئے ہو۔ اگر وہ راٹھور تک پہنچ گئے ہوتے تو راٹھور اس طرح اطمینان سے تم تک نہ پہنچتا۔ انہیں یقیناً راٹھور کے بارے میں کوئی علم نہ ہوگا۔ وہ اس ویسٹ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور انہوں نے کسی طرح اس کا سراغ لگا لیا ہے کہ ویسٹ کہاں سے حاصل ہوا اور کیسے حاصل کیا گیا اور اب انہیں پاسکل کے ذریعے یہ معلوم بھی ہو گیا ہوگا کہ یہ ویسٹ راٹھور نے حاصل کیا تھا تو ہوتا رہے۔ راٹھور تو ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ اب اس قابل تو نہیں ہے کہ اسے یہ بتا سکے کہ وہ ہم سے مل چکا ہے۔ اس لئے تم بے فکر ہو کر بیٹھ جاؤ۔ ویسے بھی اس مشن کی تکمیل میں موزاٹ تمہیں استعمال نہیں کرے گی۔ اس کے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں کہ وہ اس مشن کی آسانی سے تکمیل کر سکتی ہے اوور"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام ویسے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس ایشیائی کو تلاش کرا

کر کے اسے ختم کر دوں اوور"...... جیفرسن نے کہا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے جیفرسن۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم خود ان سے ٹکرا کر انہیں آگاہ کرنا چاہتے ہو کہ راٹھور۔ پاسکل یا ڈیوک کا ہم سے بھی کوئی تعلق ہے۔ تم نے بالکل کوئی ایسا کام نہیں کرنا۔ میں نہیں چاہتی کہ اس خطرناک تنظیم کے کانوں تک ہماری تنظیم کے نام کی بھنک بھی پڑے اوور"...... مادام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام میں سمجھ گیا ہوں اوور"...... جیفرسن نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ پہلے والے کمرے میں آ گیا۔

"اگر پاسکل نے انہیں یہ بتا دیا ہو کہ میں نے بھی اس سے اس ویسٹ کے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی تو وہ لازماً مجھے تلاش کریں گے۔ اب میں مادام کو یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ پاسکل میرا بزنس پارٹنر ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ میرا تعلق موزاٹ سے ہے"...... جیفرسن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا پھر یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے مجھے کچھ عرصے کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو جانا چاہئے۔ تاکہ اگر سیکرٹ سروس کو میرا پتہ بھی چل جائے تو وہ مجھے تلاش نہ کر سکیں" جیفرسن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

عمران اور جوانا لیفو مارکیٹ کے فٹ پاتھ پر پیدل چلنے والے ہجوم میں
شامل تھے ۔ عمران نے اپنے چہرے پر مقامی میک اپ کر لیا تھا اور اس نے
جوانا کا چہرہ بھی بدل دیا تھا کیونکہ اسے یہ خیال آگیا تھا کہ ڈیوک اور
پاسکل کی لاشیں ملنے پر پولیس یقیناً تحقیقات کرے گی اور وہ یہاں کی
پولیس کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ یہاں کی پولیس انکوائری
کرنے میں خاصی تیز واقع ہوئی تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈیوک کے قتل
کی تحقیقات میں ان کے حلیے سامنے آگئے ہوں اور اس طرح یہ بھی ممکن
تھا کہ پاسکل کو اغوا کرتے وقت یا اس کی لاش کو ڈراپ کرتے ہوئے
جوانا کسی کی نظروں میں آچکا ہو اس لئے اس نے میک اپ کر کے باہر نکلنے
کا سوچا تھا ۔ وہ اس وقت جیفرسن کی تلاش میں تھے ۔ پاسکل نے بتایا تھا کہ
جیفرسن کا خاص اڈہ لوکانڈر کلب ہے ۔ وہ زیادہ تر وہیں اٹھتا بیٹھتا ہے اور
لوکانڈر کلب لیفو مارکیٹ کے قریب تھا ۔ لیفو مارکیٹ اسلحے کی مارکیٹ تھی

یہاں ہر قسم کے جدید ترین اسلحے سے بھری ہوئی دکانیں موجود تھیں جہاں
رقم دے کر کوئی بھی کسی قسم کا اسلحہ خرید سکتا تھا کیونکہ ایکریمیا میں اسلحے
پر نہ ہی کوئی پابندی تھی اور نہ اس کے لئے لائسنس حاصل کرنے کا قانون
تھا اور یہی وجہ تھی کہ لیفو مارکیٹ میں ہر طبقے کے افراد نظر آتے تھے ۔
" ماسٹر کیا براہ راست جا کر جیفرسن سے ملنا ہے "...... جوانا نے عمران
سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔
" نہیں ...... پہلے کسی ویٹر کے ذریعے اس کے بارے میں معلومات
حاصل کریں گے ۔ جیفرسن ایک خفیہ تنظیم کا آدمی ہے وہ کوئی عام مجرم
نہیں ہے "...... عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔
اچانک چلتے چلتے عمران کی نظریں ایک نیوز پیپر فروش کے سٹینڈ پر پڑیں تو
وہ بے اختیار رک گیا ۔ یہاں ایکریمیا میں جگہ جگہ فٹ پاتھوں کے قریب
سٹینڈ پر اخبارات لٹکا کر فروخت کرنے کا رواج تھا ۔ اس لئے ایسے سٹینڈ ہر
جگہ نظر آتے تھے ۔ عمران تیزی سے سٹینڈ کی طرف مڑ گیا اور پھر اس نے
جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکال کر سٹینڈ کے ساتھ کھڑے نوجوان کے
ہاتھ پر رکھا اور دو اخبارات سٹینڈ سے اتار لئے ۔ اس کے ہونٹ بھنچے
ہوئے تھے ۔ نوجوان نے باقی ریزگاری عمران کو دی اور عمران نے بے
خیالی میں ریزگاری جیب میں ڈالی اور آگے بڑھ گیا ۔
" جوانا پہلے کسی پرسکون ریستوران میں چلو اخبار میں ایک خاص خبر
ہے ۔ میں پہلے اسے تفصیل سے پڑھنا چاہتا ہوں "...... عمران نے جوانا
سے کہا ۔

"آؤ ماسٹر یہاں قریب ہی ایسا ریستوران ہے" .... جوانا نے کہا اور
آگے بڑھ گیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ریستوران کے
پرسکون ہال میں موجود تھے۔ یہاں اکثر میزیں خالی تھیں جو چند افراد نظر
آ رہے تھے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے کاروباری ہی نظر آتے تھے۔
"لائم جوس" .... عمران نے ایک کونے میں موجود خالی میز کے
ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھتے ہی جن کی طرح نمودار ہو جانے والے ویٹر سے کہا
اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے اخبار کو میز پر پھیلایا۔ اخبار
کے ایک کونے میں ایک چار کالمی سرخی لگی ہوئی تھی۔ اور عمران کی چلتے
چلتے اچانک اس سرخی پر نظر پڑ گئی تھی اس لئے وہ ٹھٹھک گیا تھا۔ سرخی کے
مطابق کافرستانی سرکاری افسر راٹھور اور کرشن کو ہوٹل فائیو سٹار میں
بیدردی سے ہلاک کر دیا گیا تھا اور ساتھ ہی فوٹو بھی لگا ہوا تھا۔ کافرستانی
سرکاری افسر کے ساتھ ساتھ لفظ راٹھور اس کی نظروں پر چڑھا تھا۔ اس نے
تفصیل سے خبر پڑھنی شروع کر دی۔ خبر کے مطابق کافرستان سے دو
افسران سرکاری دورے پر ولنگٹن آئے تھے اور سرکاری طور پر ہوٹل فائیو
سٹار میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ انہیں ان کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک
کر دیا گیا تھا۔

"ہوں .... تو راٹھور کو ہلاک کر دیا گیا ہے" .... عمران نے پوری
خبر پڑھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیسے ماسٹر" .... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"وہ راٹھور جس کے متعلق پاسکل نے بتایا تھا کہ اس نے اسے ویسٹ

کے دس ڈرم دیئے تھے جن پر پاکیشیا میں وہ بھیانک تجربہ کیا گیا تھا اور
جیفرسن نے راٹھور کے متعلق بتایا تھا کہ وہ اس کے پاس موجود ہے" ......
عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ویٹر نے جوس کے
دو گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے اور وہ دونوں اسے سپ کرنے لگے۔

"اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہوگا ماسٹر" .... جوانا نے پوچھا۔

"خبر میں جو وقت بتایا گیا ہے۔ اس کے مطابق تو انہیں ڈیوک اور
پاسکل کی موت سے پہلے ہلاک کیا گیا ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ
راٹھور کی موت کی وجہ کوئی اور ہے" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے ویٹر کو اشارے سے اپنی طرف بلایا۔

"یس سر" .... ویٹر نے قریب آکر پوچھا۔

"فون یہاں آسکتا ہے یا کاؤنٹر پر جانا ہوگا" .... عمران نے اس سے
پوچھا۔

"میں لاتا ہوں جناب" .... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ
گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے واپس آیا اور اس
نے فون پیس عمران کی طرف بڑھایا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران
نے انکوائری کے بٹن دبائے۔

"یس انکوائری پلیز" .... رسیور میں سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل فائیو سٹار کے نمبر دیں" .... عمران نے پوچھا اور آپریٹر نے
فوراً نمبر بتا دیئے۔ عمران نے رابطہ ختم کر کے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل فائیو سٹار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"منیجر سے بات کرائیں میں کافرستان سے بول رہا ہوں"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"منیجر رالف بول رہا ہوں"...... منیجر کا لہجہ کاروباری تھا۔

"مسٹر منیجر میں کافرستان سے چیف پولیس آفیسر شیر سنگھ بول رہا ہوں ہمارے دو سرکاری آفیسر راٹھور اور کرشن کا قتل آپ کے ہوٹل میں ہوا ہے۔ میں سرکاری طور پر اس کی تحقیقات کر رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ ایکریمیا آنے سے پہلے آپ سے چند ابتدائی معلومات حاصل کر لی جائیں مجھے یقین ہے کہ آپ تعاون کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر...... ہمیں خود ان کے قتل پر بے حد افسوس ہے اس لئے آپ فرمائیں ہم پوری طرح تعاون کے لئے تیار ہیں"...... منیجر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ بتائیں کہ ان کے کمرے کب بک ہوئے کہاں سے کرائے گئے اور وہ کب ہوٹل میں پہنچے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر ایک منٹ میں فائلیں منگوا لوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دو تین منٹ تک خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو سر...... کیا آپ لائن پر ہیں"...... منیجر نے پوچھا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر بارہ تاریخ کو کافرستانی سفارت خانے کے ذریعے کمرے بک

کرائے گئے۔ جناب راٹھور اور جناب کرشن کے نام سے انہیں تیرہ تاریخ کی صبح کو ہوٹل پہنچنا تھا، لیکن سر وہ تیرہ تاریخ کی شام کو ہوٹل پہنچے تھے اور ان کی آمد کے ایک گھنٹے بعد ان کی لاشیں ملیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا انہیں علیحدہ علیحدہ کمروں میں ہلاک کیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں جناب ان کی لاشیں راٹھور صاحب کے کمرے سے ملی ہیں" ...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس دوران...... ان کے کمرے میں کوئی فون کال ہوئی ہو یا انہوں نے کسی کو کال کیا ہو۔ آپ کے ہوٹل میں یقیناً کالوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہوگا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر مجھے معلوم کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہاں کی پولیس نے اس بارے میں معلوم نہیں کیا تھا"...... منیجر نے جواب دیا۔

"آپ معلوم کر لیں میں انتظار کر لیتا ہوں لیکن یہ ضروری ہے اور اگر آپ تعاون کریں تو کال کے ذریعے ہونے والی گفتگو کا مفہوم اور نام وغیرہ بھی معلوم کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"بہتر ہے ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر پانچ منٹ کے طویل انتظار کے بعد ایک بار پھر منیجر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر...... کیا آپ لائن پر ہیں"...... منیجر نے کہا۔

"یس منیجر"...... عمران نے کہا۔

"سر...... واقعی راٹھور صاحب کو ایک کال موصول ہوئی تھی۔ ہمارے ہوٹل میں ہر کال کا ریکارڈ ایک ہفتے تک رکھا جاتا ہے اس لئے کال کی تفصیل بھی معلوم ہو گئی ہے جس کے مطابق کال کسی جیفرسن کی طرف سے کی گئی تھی۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو ہمارے پاس ایسے انتظامات ہیں کہ کال پوری طرح آپ کو فون پر ہی سنوائی جا سکتی ہے"...... منیجر نے کہا۔

"اوہ اگر ایسا ہو جائے تو یہ آپ کی طرف سے انتہائی تعاون ہوگا اور میں اپنی رپورٹ میں حکومت کافرستان کو خاص طور پر بتاؤں گا کہ ہوٹل فائیو سٹار نے مکمل تعاون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو ہمارا فرض ہے جناب۔ ایک منٹ ہولڈ کریں"...... منیجر کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور پھر ایک منٹ بعد منیجر کی آواز سنائی دی۔ وہ کال سننے کا کہہ رہا تھا۔

"یس"...... ایک آواز سنائی دی۔

"جیفرسن بول رہا ہوں"...... ایک اور آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم...... خیریت کیسے فون کیا۔ راٹھور بول رہا ہوں"...... پہلے آدمی نے کہا۔

"وہ دراصل مجھے معاوضے والی بات یاد نہیں رہی تھی۔ اب یاد آئی ہے تو میں اپنے ایک آدمی کے ہاتھ معاوضہ بھجوا رہا ہوں۔ وہ ابھی تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ اس کا نام ویلس ہے"...... جیفرسن نے کہا۔

"اوہ اوہ اچھا شکریہ۔ بے حد شکریہ تم واقعی اچھے دوست ہو"...... راٹھور کی آواز سنائی دی۔

"یہ تو میرا فرض تھا راٹھور آخر تمہاری وجہ سے ہمارے پاس تجربے کے مکمل اور حتمی نتائج پہنچے ہیں۔ مسلم ورلڈ کو تباہ کرنے کا ایک شاندار اور زبردست منصوبہ پہنچا ہے۔ یہ تو تمہارا حق تھا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کال ختم ہو گئی۔

"آپ نے سن لی کال جناب"...... منیجر کی آواز سنائی دی۔

"بے حد شکریہ جناب آپ نے واقعی تعاون کیا ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور بٹن دبا کر رابطہ ختم کیا اور فون پیس کو میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے ویٹران کے پاس پہنچا اور اس نے فون پیس اٹھا لیا۔

اب اس جیفرسن کو تلاش کرنا بیحد ضروری ہو گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جوانا نے کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر بل لے آیا عمران نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکالے اور پلیٹ میں ڈال دیئے۔

"باقی تمہاری ٹپ"...... عمران نے کہا تو ویٹر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا کیونکہ اس قدر زیادہ ٹپ کا شاید اسے خیال تک نہ تھا۔

"شکریہ جناب اور کوئی خدمت"...... ویٹر نے مسرت بھرے لہجے میں جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"اسی مالیت کے دو اور نوٹ مل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ تم ہمیں کچھ معلومات مہیا کر سکو"...... عمران نے چونک کر ویٹر کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔ ویٹر ادھیڑ عمر تھا اور اسی بات سے عمران کو خیال آیا تھا کہ اس کی کافی عمر ہوٹلوں اور باروں میں کام کرتے گزری ہو گی اس لئے وہ جیفرسن کے بارے میں شاید کچھ جانتا ہو۔

"کیسی معلومات جناب"...... ویٹر نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں سے قریب لوکانڈر کلب میں ایک آدمی بیٹھتا ہے جس کا نام جیفرسن ہے اس کے بارے میں پوچھنا تھا"...... عمران نے کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے اور یہ تاثرات ابھرتے دیکھ کر عمران نے جیب سے ایک اور بڑا نوٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"آپ پلیز ادھر سپیشل روم میں چلیں میں وہیں آرہا ہوں یہاں کھلی جگہ ہے پلیز"۔ ویٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک طرف راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔

"او۔کے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ویٹر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔ راہداری کے آخر میں واقعی کمروں کی ایک قطار موجود تھی۔ کاؤنٹر پر عمران کو باقاعدہ سپیشل روم کی ادائیگی کرنی پڑی اور پھر وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرے ساؤنڈ پروف تھے اور عمران سمجھ گیا کہ ان کمروں میں اسلحے کے سودے ہوتے ہوں گے۔ ابھی انہیں وہاں بیٹھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ دروازہ کھلا اور وہی ویٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے جلدی سے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

"جناب...... آپ کون ہیں اور کیوں جیفرسن کے بارے میں پوچھ

ہے ہیں"...... ویٹر نے قریب آکر خاصے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو تمہارا نام کبھی درمیان میں نہ آئے گا۔ ہم نے اس سے ماس سودا کرنا ہے اس لئے ہم اس کے متعلق پہلے پوری تفصیل جاننا ماہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ اچھا آپ کو اس کے متعلق کس قسم کی تفصیل چاہئے"...... یٹر نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔ اسے شاید یہ فکر تھی کہ عمران ور جوانا کا تعلق کسی سرکاری تنظیم سے نہ ہو۔ اور اس لئے عمران نے بانستہ سودے کی بات کی تھی۔

"یہ لو رکھ لو"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تینوں بڑے نوٹ ویٹر کے ہاتھ دیتے ہوئے کہا اور ویٹر نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈال لئے۔

"جیفرسن کے بارے میں جو کچھ بھی تم جانتے ہو وہ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اس کے تعلقات یہاں بڑے بڑے جرائم پیشہ افراد سے ہیں"...... ویٹر نے کہا۔

"یہ ہمیں معلوم ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا کوئی ایسا اڈہ ہے جہاں وہ اکیلا مل سکتا ہو یا کوئی ایسا آدمی جو اسے اکیلا اپنے پاس بلوا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹیولپ...... صرف ٹیولپ ہی ایسا کر سکتی ہے۔ وہ اس کی خاص عورت ہے اور جیفرسن اس سے جنون کی حد تک محبت کرتا ہے۔ گو

انہوں نے شادی نہیں کی لیکن وہ میاں بیوی کے طور پر رہتے ہیں "........ ویٹر نے جواب دیا۔

" یہ ٹیولپ کہاں رہتی ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" مڈوے ہاؤس کے لکژری فلیٹ میں رہتی ہے ۔اس کے فلیٹ کا نمبر چوبیس ہے ۔وہ وہاں اکیلی رہتی ہے "....... ویٹر نے جواب دیا۔

" تمہیں اس کے متعلق کیسے اتنی تفصیل معلوم ہے "....... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں نے لوکانڈر کلب میں دس سال سروس کی ہے اور لوکانڈر کلب ٹیولپ کی ملکیت ہے "....... ویٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔کے شکریہ اب تم سب کچھ بھول جاؤ گے "....... عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا اور ویٹر نے انتہائی ادب سے سلام کیا اور تیزی سے دروازے کی طرف لپک گیا۔

" آؤ جوانا....... اب اس ٹیولپ کا بھی دیدار کر لیں ۔نام تو خوبصورت اور منفرد ہے "....... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ریستوران سے نکل کر اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں ان کی کار موجود تھی ۔مارلین کی کار انہوں نے چھوڑ دی تھی اور اب وہ کار ان کے استعمال میں تھی جو اس کوٹھی میں موجود تھی جس کا بندوبست جوانا نے کیا تھا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ مڈوے ہاؤس کی

شاندار عمارت کے سامنے پہنچ گئے تھے ۔جوانا جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا .... نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور پھر دونوں نیچے اتر آئے۔

" پہلے معلوم کر لیں کہ وہ محترمہ ٹیولپ فلیٹ میں موجود بھی ہے یا نہیں "....... عمران نے ایک طرف بنے ہوئے باقاعدہ انکوائری آفس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلا دیا ۔انکوائری آفس میں ایک محترمہ موجود تھیں۔

" فلیٹ نمبر چوبیس میں مادام ٹیولپ رہتی ہیں ۔ہم نارفاک سے آئے ہیں ۔ان سے ملنا ہے ۔کیا وہ فلیٹ میں ہیں "....... عمران نے کہا۔

" جی ہاں .... جب جیفرسن آیا ہوا ہو تو وہ باہر کیسے جا سکتی ہے ۔ویسے آپ غلط موقع پر آئے ہیں ۔جیفرسن کی موجودگی میں تو وہ آپ سے ملنا تو ایک طرف آپ سے بات کرنا بھی گوارہ نہ کرے گی "....... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" ارے پھر تو واقعی اس کے پاس جانا فضول ہے ۔چلو پھر کبھی "....... عمران نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا ۔اسی لمحے ایک اور خاتون انکوائری آفس میں داخل ہوئی اور وہ محترمہ ان سے مخاطب ہو گئی ۔عمران باہر آ کر خاموشی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" ہوشیار رہنا جوانا ہم نے اس جیفرسن کو قابو کرنا ہے "....... عمران نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔لفٹ کے باہر موجود بورڈ پر لگی ہوئی لسٹ سے انہوں نے دیکھ لیا تھا

کہ چوبیس نمبر فلیٹ تیسری منزل پر تھا اس لئے عمران نے تیسری منزل کا بٹن دبا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تیسری منزل پر پہنچ چکے تھے۔ اس منزل پر صرف چار فلیٹس تھے اور چوبیس نمبر فلیٹ کے باہر مس ٹیولپ کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ نیم پلیٹ کے نیچے باقاعدہ فون پیس موجود تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

"کون"...... فون پیس کی جالی سے ایک لوچ دار اور مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایم۔ آئی...... فرسٹ گریڈ آفیسر آرتھر"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ایم۔ آئی...... کیا مطلب"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اٹھارہ نمبر میں قتل ہو گیا ہے۔ ہم انکوائری کر رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی دروازے پر موجود تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ جیفرسن ہے۔

"کہاں ہیں تمہارے شناختی کارڈ اور کہاں قتل ہوا ہے"...... جیفرسن نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... آپ جناب جیفرسن ہیں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ جیفرسن کو دیکھ کر بے حد مرعوب ہو گیا ہو، اور جیفرسن کا چہرا

عمران کا فقرہ سن کر ہی کھل اٹھا۔

"تم مجھے جانتے ہو"...... جیفرسن نے اس بار قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا جناب ویسے ہم نے رسمی سا بیان لینا تھا۔ اٹھارہ نمبر میں ایک خاتون کا قتل ہو گیا ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ ہماری سرکاری مجبوریاں کیسی ہوتی ہیں۔ ویسے اگر آپ شناختی کارڈ چیک کرنا چاہیں تو میں پیش کر دیتا ہوں"...... عمران نے بڑے مرعوب سے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی کوٹ کی اندر والی جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"اوہ نو آفیسر کم ان"...... جیفرسن نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میں صرف چند منٹ لوں گا"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ جوانا بھی سر جھکائے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک راہداری ہی تھی اور راہداری کے آخر میں ایک عورت کھڑی تھی جس کے جسم پر لباس نہ ہونے کے برابر تھا۔

"اوہ ڈیئر کون قتل ہوا ہے"...... اس عورت نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اٹھارہ نمبر میں کوئی خاتون بتا رہے ہیں۔ یہ رسمی سا بیان لیں گے۔ ان کی سرکاری مجبوری ہوتی ہے۔ آیئے آفیسر"...... جیفرسن نے دروازہ بند کر کے اس عورت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سر آپ واقعی ہمارا مسئلہ سمجھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی جیفرسن آگے بڑھا۔ عمران نے سر ہلا کر

جوانا کو اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔ دوسرے لمحے جوانا کسی بھوکے عقاب کی طرح جیفرسن پر جھپٹا اور جیفرسن کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی مگر دوسرے لمحے وہ جوانا کے بازوؤں میں لٹک گیا۔ ٹیولپ اسی طرح بت بنی کھڑی تھی۔ شاید اس اچانک سچوئشن نے اس سے بولنے اور حرکت کرنے کی صلاحیت ہی چھین لی تھی۔

"خبردار اگر آواز نکالی تو ڈھیر کر دوں گا"...... عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ ٹیولپ کی طرف کرتے ہوئے غرا کر کہا تو اسی لمحے ٹیولپ کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکلی۔

"یہ۔یہ۔کیا۔یہ یہ"...... لڑکی ہذیانی انداز میں بول رہی تھی۔

"چلو کمرے میں ورنہ گولی مار دوں گا"...... عمران کے لہجے میں غراہٹ بڑھ گئی۔

"مم۔مم۔مت مارو۔مت مارو"...... لڑکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور واپس مڑی ہی تھی کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور اچھال کر نالی سے پکڑا اور ابھی ٹیولپ نے دوسرا قدم اٹھایا تھا کہ ریوالور کا دستہ اس کی کھوپڑی پر پڑا اور وہ چیختی ہوئی اچھل کر اوندھے منہ نیچے قالین پر جا گری۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنا ہی چاہا تھا کہ عمران کی لات گھومی اور ٹیولپ کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ جوانا جیفرسن کو بازوؤں میں سنبھالے اسی طرح کھڑا تھا۔ جیفرسن کی گردن ٹیڑھی ہو رہی تھی اور جسم ساکت تھا۔

"اسے اندر لے آؤ اور کسی کرسی پر باندھ دو"...... عمران نے کہا اور

رے میں داخل ہو گیا۔ جوانا نے جیفرسن کو اچھال کر کاندھے پر ڈالا اور ھر وہ بھی عمران کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔ عمران نے جھک کر ولپ کو اٹھایا اور ایک صوفے پر پھینک دیا۔ جوانا نے بے ہوش یفرسن کو قالین پر ڈال دیا تھا۔

"میں رسی ڈھونڈھ لاؤں"...... جوانا نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور مران سرہلاتا ہوا جیفرسن پر جھک گیا۔ اس نے اس کے لباس کی تلاشی لینی روع کر دی اور پھر اس کے کوٹ کی ایک چھوٹی خفیہ جیب سے وہ ایک لی سی ڈائری برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ڈائری کھولی اور اس کے ساتھ ہی بے اختیار اس کا منہ بن گیا۔ ڈائری میں صرف بڑی بڑی قومات درج تھیں۔ عمران ڈائری کے صفحے پلٹتا گیا، لیکن ساری ڈائری اسی رح کی رقومات سے بھری ہوئی تھی۔ رقومات کے علاوہ اس میں اور کچھ ی درج نہ تھا۔ اسی لمحے جوانا واپس آیا اور اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک نڈل موجود تھا۔

"خنجر مجھے دو یہ جیفرسن آسانی سے نہیں مانے گا"...... عمران نے یفرسن کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے سر ہلاتے وئے اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اب یہ دروازہ بند کر دو اور تم باہر ٹھہرو تاکہ اگر کوئی اچانک آجائے تم مجھے ہوشیار کر سکو"...... عمران نے کہا اور جوانا جیفرسن اور ٹیولپ باندھنے کے بعد کمرے سے باہر چلا گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ مران نے خنجر کو ایک طرف رکھا اور اٹھ کر اس نے پہلے جیفرسن کا سر

ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے دائیں کاندھے پر رکھ کر اس نے اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔ اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جیفرسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے اسے چھوڑا اور ساتھ بندھی بیٹھی ٹیولپ کی طرف مڑ گیا۔ اس نے اس کا ناک اور منہ بھی دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جب اس کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹا اور اطمینان سے کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جیفرسن کے منہ سے کراہ نکلی اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"تم۔ تم کون ہوں۔ یہ۔ یہ"...... جیفرسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹیولپ بھی ہوش میں آگئی اور اس کے حلق سے بے اختیار ڈری ڈری چیخ نکل گئی۔

"موزاٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے جیفرسن"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا تو جیفرسن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ...... تم۔ تم...... تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے کیا"...... جیفرسن نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"خاصے خبردار ٹائپ کے آدمی ہو۔ بہرحال جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے کس نے بتایا ہے تمہیں۔ یہاں میرے آنے کا تو کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ پھر......" جیفرسن نے کہا۔

"جب تمہارے بقول ہمارا تعلق ہی سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر ہم

سے سیکرٹ کیسے بچ سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں کسی موزاٹ وغیرہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... جیفرسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم بہت چھوٹے درجے کے ایجنٹ ہو جیفرسن۔ موزاٹ کے بارے میں میرا خیال تھا کہ ہر ہنری موزاٹ اور اس کی بیٹی فیاٹی نے کوئی بہت بڑی تنظیم بنائی ہو گی۔ لیکن تم سے بات کر کے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ تنظیم احمقوں کے ٹولے سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ آخر تم۔ کون ہو۔ تمہیں......" جیفرسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"اب آخر بار کہہ رہا ہوں کہ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتا دو۔ ورنہ یہ تمہاری خوبصورت عورت ہمیشہ کے لئے بدصورت ہو جائے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر نیچے قالین پر پڑا ہوا خنجر اٹھا لیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ مم۔ میرا کوئی تعلق نہیں ہے کسی تنظیم سے"...... ٹیولپ نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا

"تمہارا تعلق جیفرسن سے تو ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو مسٹر......" جیفرسن نے ہونٹ چباتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"علی عمران"...... عمران نے جواب دیا۔

"علی عمران تم یقین کرو یا نہ کرو مجھے موزاٹ کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے"...... جیفرسن نے کہا۔

"نہ ہوگا...... لیکن تمہارا رابطہ تو بہرحال اس سے رہتا ہی ہوگا آخر تم اس کے یہاں کے انچارج ہو۔ اس رابطے کی تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"وہ وہ مادام خود مجھے فون کرتی ہے۔ جب وہ حکم دیتی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں سے بولتی ہے"...... جیفرسن نے کہا۔

"اور تم رپورٹ کیسے دیتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جب وہ فون کرتی ہے تو میں رپورٹ دے دیتا ہوں"...... جیفرسن نے کہا۔

"وہ فائل جو تمہیں راٹھور نے لا کر دی تھی وہ تم نے ہیڈ کوارٹر کیسے بھیجی تھی"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔

"فف فائل۔ کون سی فائل میں نے تو کوئی فائل نہیں بھیجی"...... جیفرسن نے اسی طرح چونک کر کہا۔

"او۔کے...... جیفرسن بہت باتیں ہو گئی ہیں۔ میرا تو خیال تھا کہ چونکہ تم عام سے مجرم نہیں اس لئے تم پر اس انداز کا تشدد نہیں ہونا چاہئے لیکن......" عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ ٹیولپ کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ...... رک جاؤ مت مارو"...... ٹیولپ نے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ...... یہ انتہائی گھٹیا پن ہے...... یہ کمینگی ہے...... ٹیولپ کا کوئی تعلق نہیں ہے"...... جیفرسن نے بھی یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔ مگر دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ لہرایا اور اس کے ساتھ ہی ٹیولپ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا لیکن وہ ایک ہی چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔ البتہ اس کے گال پر زخم کا لمبا سا نشان پڑ گیا تھا۔

"تم...... تم کمینے بدمعاش...... تم......" جیفرسن نے بری طرح غراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران کا بازو تیزی سے لہرایا اور کمرہ جیفرسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ خنجر نے اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ ڈالا تھا۔ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر لہرایا اور کمرہ ایک بار پھر جیفرسن کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس کا دوسرا نتھنا بھی کاٹ دیا تھا اور پھر عمران اطمینان سے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہاری عورت کو میں صرف بے ہوش کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ تمہاری چیخوں سے پریشان نہ ہو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک جیفرسن کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مارا تو جیفرسن کے حلق سے انتہائی بھیانک چیخ نکلی اور اس کا پورا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

"بولو سب کچھ بتا دو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ایک اور ضرب لگا دی۔

"مت مارو...... مت مارو...... یہ۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ رک جاؤ...... رک جاؤ"...... جیفرسن نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔

"بولو ابھی میں صرف اشارے ہی کر رہا ہوں بولو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے علم نہیں ہے ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے۔ ٹرانسمیٹر پر"...... جیفرسن نے اسی طرح ہذیانی لہجے میں کہا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی اور وہ اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے لرزے کا بخار ہو۔

"فریکونسی بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیفرسن نے جلدی سے فریکونسی بتا دی۔

"اب بتا دو کہ راٹھور تم سے کیسے ملا تھا۔ کیوں ملا تھا۔ کیا منصوبہ تھا اس کے پاس۔ پوری تفصیل سے بتا دو۔ اور سنو مجھے نوے فیصد باتوں کا علم ہے۔ تم نے ہوٹل فائیو سٹار میں اسے فون پر جو کچھ کہا تھا۔ اس کی ٹیپ بھی میرے پاس موجود ہے اور تم نے اپنے آدمی ویلس کے ذریعے انہیں جس طرح قتل کرایا ہے۔ اس کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ پاسکل جو تمہارا پارٹنر تھا، اس نے بھی مجھے بہت کچھ بتایا ہے، اس لئے جو کچھ کہنا پوری طرح سوچ سمجھ کر کہنا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ تم۔ تم لوگ واقعی میرے بس کے نہیں ہو

تم پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے بارے میں صرف میں نے سنا تھا کہ تم انتہائی خطرناک لوگ ہو لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم اس سے بھی زیادہ خطرناک ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے ڈیوک کو سی پورٹ کسٹم آفیسر کے دفتر میں جا کر ہلاک کیا تھا۔ تم نے پاسکل پر تشدد کر کے اسے بھی ہلاک کر دیا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو میں واقعی تمہارے مقابلے میں بہت چھوٹا آدمی ہوں۔ مم۔ مم میں اپنی زبان بند رکھوں گا"...... جیفرسن نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔

"اگر تم مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تم بھی زندہ رہو گے اور تمہاری یہ عورت بھی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے براہ راست میرے ملک کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لیکن میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں۔ سو فیصد سچ"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"راٹھور میرا دوست ہے۔ پاسکل کی وجہ سے وہ میرا دوست بن گیا تھا۔ وہ کافرستان کا بہت بڑا افسر ہے۔ وہ ایکریمیا آتا جاتا رہتا ہے۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ میں ایک بہت بڑی یہودی تنظیم کا مقامی چیف ہوں۔ وہ مسلمانوں کا سخت ترین دشمن تھا۔ وہ اس کا اظہار بھی کھل کر کرتا تھا۔ پاسکل میرا بزنس پارٹنر تھا اور راٹھور کی مدد کی وجہ سے پاسکل کو لاکھوں کروڑوں ڈالرز کا فائدہ پہنچتا تھا اس لئے وہ بھی اسے خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف بولتا تھا۔ ایک دن راٹھور نے مجھے کافرستان سے فون کیا اور اس نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس مسلمانوں کے خلاف انتہائی ہولناک، شاندار اور کامیاب منصوبہ ہے۔ اور اس نے یہ بھی بتایا کہ اس

کا باقاعدہ کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ اور اس کے نتائج کی فائل بھی اس کے پاس موجود ہے اور بقول راٹھور کے پہلے یہ منصوبہ حکومت کافرستان کے زیر غور رہا۔ لیکن پھر حکومت کافرستان نے اس منصوبے پر عمل درآمد سے انکار کر دیا کیونکہ اس طرح انہیں خطرہ تھا کہ اس کے اثرات ان کے ملک پر بھی پڑیں گے جبکہ تجربہ راٹھور نے حکومت کافرستان کی طرف سے ہی کیا تھا۔ پھر راٹھور سرکاری دورے پر یہاں پہنچا۔ میرا آدمی اسے ایئرپورٹ سے میری رہائش گاہ پر لے آیا۔ جہاں میری اس سے بات چیت ہوئی۔ وہ فائل میں نے اس سے حاصل کی اور پھر اپنے ہیڈ کوارٹر تفصیلات بتائیں تو ہیڈ کوارٹر نے اس منصوبے میں دلچسپی لی اور مادام نے وہ فائل طلب کر لی ہیڈ کوارٹر کو جو کاغذات بھجوائے جاتے ہیں وہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے آکر کوئی لے جاتا ہے۔ میں نے وہ فائل وہاں بھجوا دی اور راٹھور اور اس کے ساتھی کو ہوٹل بھجوا دیا۔ اس کے بعد منصوبے کو محفوظ کرنے کے لئے میں نے اپنا آدمی بھیج کر ان دونوں کا خاتمہ کرا دیا۔ اس کے بعد ہیڈ کوارٹر کی طرف سے حکم ملا کہ میں کثیر مقدار میں ویسٹ خریدنے کے لئے کسی پارٹی سے بات چیت کروں۔ چونکہ راٹھور مجھے پہلے بتا چکا تھا کہ اس نے پاسکل کے ذریعے ویسٹ خریدا تھا چنانچہ میں نے پاسکل سے بات کی اس نے کہا کہ وہ ویسٹ اس نے ڈیوک سے خریدا تھا۔ میں نے ڈیوک کا پتہ کرایا تو مجھے اطلاع ملی کہ اسے نارفاک میں ایک ایشیائی اور ایک ایکریمی نیگرو نے سی پورٹ کسٹم آفیسر کے دفتر میں ہلاک کر دیا ہے۔ راٹھور کے تجربے کی بابت ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا سے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے

مطابق حکومت پاکیشیا نے یہ کیس سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا ہے۔ اس لئے جب مجھے ایشیائی کا ڈیوک کے قتل میں ملوث ہونے کا پتہ چلا تو میں سمجھ گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ویسٹ پر کام کر رہی ہے پھر پاسکل کے قتل اور اس پر ہونے والے تشدد کی اطلاع ملی تو مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ پاسکل کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس مجھ پر نہ ہاتھ ڈال دے۔ چنانچہ میں نے انڈر گراؤنڈ ہونے کا فیصلہ کیا اور کسی کو کچھ بتائے بغیر یہاں ٹیولپ کے پاس آگیا اور پھر تم آگئے۔ نجانے تم نے کیسے ٹیولپ اور میری یہاں موجودگی کا پتہ چلایا"...... جیفرسن نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے ساری تفصیل بتا دی۔

"ہمارے ہاں ایک مثال مشہور ہے کہ جو کوئی موت سے ڈر کر بھاگتا ہے موت اسے سامنے ہی ملتی ہے۔ تمہارے ساتھ بھی یہی ہوا لیکن تم نے بڑی ہوشیاری سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات چھپا لی ہیں۔ میں یہ تسلیم ہی نہیں کر سکتا کہ تمہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے اب بہتر یہی ہے کہ تم مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو پھر میں خاموشی سے اٹھ کر چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے"...... جیفرسن نے کہا۔

"تمہاری مرضی نہ بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کو ایک بار پھر اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ پر مار دیا۔ اور کمرہ ایک بار پھر جیفرسن کی چیخ سے گونج اٹھا۔

"بتاؤ ورنہ"...... عمران نے دوسری ضرب پہلے سے زیادہ زور دار انداز میں ماری تو جیفرسن کی حالت پہلے سے بھی کہیں زیادہ خراب ہو گئی وہ چیختے ہوئے اس طرح سر مار رہا تھا جیسے اس پر جانکنی کا عالم طاری ہو۔ عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور ایک اور ضرب لگا دی۔

"بولو ورنہ"...... عمران کا لہجہ سرد سے سرد تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"مم۔ مم۔ مشی گن لائسنگ۔ لائسنگ میں"...... جیفرسن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اوہ بڑی آسانی سے مر گئے ہو تم۔ میں تو تمہیں ایسی موت مارنا چاہتا تھا کہ صدیوں تک لوگ عبرت لیتے رہتے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا راہداری میں تھا۔ عمران نے جیسے ہی دروازہ کھولا۔ جوانا جو بیرونی دروازے کے ساتھ چپکا ہوا کھڑا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ اس دنیا میں موجود درندوں میں سے ایک کی کمی ہو گئی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ عورت وہ"...... جوانا نے کہا۔

"پڑا رہنے دو اسے وہ بے گناہ ہے"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا۔ جوانا بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا آ رہا

تھا۔

"میں نے جیفرسن سے معلوم کر لیا ہے۔ موزاٹ کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی ریاست مشی گن کے دارالحکومت لائسنگ میں ہے اور وہ لوگ اس خوفناک منصوبے پر عمل درآمد کرنا چاہتے ہیں۔ پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کو اس خوفناک عذاب سے بچانے کے لئے ہمیں اب خود ان پر عذاب خداوندی بن کر ٹوٹنا پڑے گا"...... عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر ایسے مجرموں کو تو دوسرا سانس لینے کی بھی اجازت نہیں ملنی چاہئے"...... جوانا کے لہجے میں بھی گرمی تھی۔

"جیفرسن کو چونکہ ڈیوک کے قتل میں ملوث ایشیائی کا سن کر یہ خیال آ گیا تھا کہ اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس ملوث ہے۔ اس لئے اس نے لازماً ہیڈ کوارٹر سے بھی اس خدشے کا اظہار کیا ہو گا۔ اور پھر جیسے ہی جیفرسن کی ہلاکت کی اطلاع ان تک پہنچے گی۔ وہ لوگ پوری طرح چوکنا ہو جائیں گے، اس لئے اب مجھے ٹیم کو بلوانا پڑے گا تاکہ ہم پوری قوت سے ان پر ریڈ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"مگر ماسٹر۔ انہیں تو یہ خیال بھی نہ ہو گا کہ آپ جیفرسن سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کر لیں گے اس لئے وہ تو اپنی جگہ پر مطمئن ہوں گے یہ پوائنٹ تو ہماری فیور میں جاتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں جیفرسن کی ہلاکت کی تفصیلات ملتے ہی وہ سمجھ جائیں گے کہ اس پر تشدد ہوا ہے اور چونکہ جیفرسن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا

اس لئے لازماً وہ یہ سمجھ جائیں گے کہ ہم نے اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہوں گی"...... جوانا نے جواب دیا۔

"یس ماسٹر آپ کا آئیڈیا درست ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"جوانا...... تم مجھے کوٹھی میں چھوڑ کر خود فوری طور پر لائسنگ چلے جاؤ۔ اور وہاں جا کر ایک تو اسی طرح کا کوئی مناسب اڈہ تلاش کرو اور اس کے علاوہ وہاں زیر زمین دنیا سے اس تنظیم میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ جیسے ہی ٹیم یہاں پہنچے گی میں اسے لے کر لائسنگ آجاؤں گا"...... عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں موجود ایک مستطیل شکل کی میز کے دونوں طرف دو دو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ چاروں مقامی تھے۔ ایک سائیڈ پر کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد اس ہال نما کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان عورت جس کے جسم پر نیلے رنگ کا اسکرٹ تھا اندر داخل ہوئی۔ جسمانی لحاظ سے تو یہ عورت نوجوان تھی لیکن اس کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ یہ کسی ویرانے میں بھٹکنے والی بوڑھی چڑیل ہے۔ اس کے چہرے پر آگ سے جلے ہوئے زخموں کے اس قدر ٹیڑھے میڑھے سے نشانات تھے کہ چہرے کو دیکھ کر بے حد کراہت سی آتی تھی۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی سرد مہری اور سفاکی جھلک رہی تھی لیکن اس کی چال میں وقار اور دبدبہ تھا۔ یہ موزاث کی عملی سربراہ مادام فیانی تھی۔ سر ہنزی موزاث کی اکلوتی بیٹی۔ بچپن میں ایک حادثے کی دوران اس کا چہرہ بری طرح جل گیا تھا۔ اور گو سر ہنزی موزاث نے اس کے چہرے پر موجود

زخموں کا باقاعدہ علاج کرایا تھا اور پھر بعد ازاں چہرے کی پلاسٹک سرجری بھی کرائی گئی تھی۔ اس طرح اس کے چہرے کی بگڑی ہوئی ہیئت تو درست ہو گئی تھی لیکن زخموں کے مخصوص نشانات کی وجہ سے اس کا چہرہ بے حد بدصورت اور مکروہ نظر آتا تھا اور اس بدصورتی کی وجہ سے بچپن سے ہی فیاٹی کی ساری نفسیات ہی بگڑ کر رہ گئی تھی وہ انتہائی ظالم اور سفاک بن کر رہ گئی تھی اور اس ظلم اور سفاکی کی وجہ سے ہی اس نے سرہنری موزاٹ سے کہہ کر یہ خفیہ تنظیم بنائی تھی چونکہ سرہنری موزاٹ کٹڑ اور انتہائی متعصب یہودی تھا۔ اس لئے اس نے بچپن سے ہی فیاٹی کے ذہن کو مسلمانوں کے خلاف زہر آلود کرنا شروع کر دیا تھا اور اب یہ حالت تھی کہ فیاٹی پوری دنیا کے مسلمانوں سے اس قدر شدید نفرت کرتی تھی کہ جس کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ فیاٹی نے اپنی تنظیم میں چن چن کر ایسے لوگ بھرتی کیے تھے جو نہ صرف یہودی تھے بلکہ انتہائی متعصب یہودی تھے اور اب تک اس کی تنظیم کا کام صرف ایکریمیا اور یورپ میں موجود ایسے مسلمانوں کا خفیہ قتل تھا جو کسی طرح بھی مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اس تنظیم کے ہاتھوں اب تک ہزاروں نہیں تو سینکڑوں ایسے لوگ ہلاک ہو چکے تھے جن کی موت نے کسی نہ کسی طرح عالم اسلام کو نقصان پہنچایا ہو۔ فیاٹی چونکہ بے حد ذہین تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ اگر اس کی تنظیم نے کھل کر کارروائی کی تو مسلم خفیہ تنظیمیں اس کے پیچھے لگ جائیں گی۔ اس لئے یہ سارا کام اس انداز میں کیا جا رہا تھا کہ مرنے والوں کی موت قدرتی محسوس ہوتی تھی۔ روڈ ایکسیڈنٹ

یا کسی خطرناک بیماری کے جراثیم کا انجکشن موزاٹ کا سب سے پسندیدہ ایکشن تھا لیکن وہ مسلسل اس ادھیڑ بن میں رہتی تھی کہ وہ کوئی ایسا منصوبہ مکمل کرے جس سے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کا بیک وقت خاتمہ بھی ہو جائے اور اس تک کوئی پہنچ بھی نہ سکے۔ سرمائے کی اس کے پاس کمی نہ تھی کیونکہ سرہنری موزاٹ نے اپنی جاگیر فروخت کر کے بھاری رقومات کی بڑے بڑے منصوبوں میں اس انداز میں سرمایہ کاری کی تھی کہ ان کا منافع لاکھوں ڈالروں میں تھا۔ ریاست مشی گن ایکریمیا کی ایک قدرے کم ترقی یافتہ ریاست تھی اور اس کا زیادہ تر حصہ جنگلات سے بھرا ہوا تھا اور اس ریاست کی سب سے بڑی دولت بھی یہی جنگلات ہی تھے جہاں سے لکڑی پورے ایکریمیا اور یورپ کو سپلائی کی جاتی تھی اور سرہنری موزاٹ نے فیاٹی کے کہنے پر مشی گن کے آخری سرے پر واقع ایک وسیع و عریض اور انتہائی گھنا جنگل حکومت سے باقاعدہ خرید لیا تھا۔ فیاٹی نے اس جنگل کے اندر موزاٹ کا ایک خفیہ اڈہ تیار کر دیا تھا جس کے گرد نہ صرف خصوصی سائنسی اقدامات کیے گئے تھے بلکہ ان سائنسی اقدامات کو پورے جنگل کی حدود تک وسیع کر دیا گیا تھا۔ اس نے مسلح محافظوں کی ایک فوج بھرتی کر رکھی تھی جو اس جنگل میں باقاعدہ پہرہ دیتی تھی۔ چونکہ ان جنگلوں میں وحشی درندے نہ پائے جاتے تھے۔ اس لئے ان جنگلوں میں اگر کسی کو کوئی خطرہ لاحق ہو سکتا تھا تو وہ انسانوں سے ہی ہو سکتا تھا۔ البتہ فیاٹی نے ہرنوں خرگوشوں اور ایسے ہی معصوم جانوروں کی نایاب نسلیں پوری دنیا سے منگوا کر اس جنگل میں آزاد چھوڑ

رکھی تھیں اس لئے ایسے جانور ہر جگہ بھاگتے دوڑتے نظر آئے تھے ۔ وسیع وعریض جنگل کے گرد باقاعدہ اونچی چار دیواری بنائی گئی تھی اور درمیان میں ایک پختہ سڑک تھی جو جنگل کے اندر چاروں طرف چکر کاٹتی ہوئی واپس اسی گیٹ تک پہنچ جاتی تھی ۔ جنگل کے درمیان ایک خوبصورت آرام گاہ بھی بنی ہوئی تھی جسے قدیم زمانوں کی گھاس پھوس کی جھونپڑیوں کے ڈیزائن میں بنایا گیا تھا۔ فیاٹی اور سرہنری موزات ۔ خود مشی گن کے دارالحکومت لائسنگ میں واقع ایک محل نما عمارت میں رہتے تھے البتہ فیاٹی اکثر اس جنگل میں آجاتی تھی اور پھر یہاں وہ کئی کئی روز رہتی تھی ۔ ولنگٹن میں موزات کا انچارج جیفرسن تھا ۔ اور جب فیاٹی کو جیفرسن کی معرفت مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کے لئے ایک انتہائی شاندار آسان اور قابل عمل منصوبے کی تفصیلات ملیں تو اس کا رواں رواں مسرت سے جھوم اٹھا۔ ایسے منصوبے کی تلاش میں تو وہ کئی سالوں سے تھی ، اس لئے اس نے فوراً اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ منصوبے کا تجربہ ایک جزیرے پر کیا گیا تھا جو پاکیشیا میں واقع تھا اور اس تجربے کے نتائج بھی فائل کی صورت میں اس تک پہنچ چکے تھے اور گو وہ خود کبھی پاکیشیا نہ گئی تھی لیکن بحثیت ایک یہودی ہونے کے اسے پوری طرح اس بات کا احساس تھا کہ پاکیشیا پوری دنیا میں مسلمانوں کا قلعہ سمجھا جاتا تھا اس لئے اس نے اس منصوبے کا پہلا مرحلہ پاکیشیا میں ہی مکمل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا ۔ اس کے بعد اس کا پروگرام یہ تھا کہ دوسرے مرحلہ پر وہ مسلمانوں کے انتہائی مقدس خطے کو نشانہ بنائے گی

اور پھر اس طرح ایک ایک کر کے ہر مسلم ملک اس کے اس منصوبے کی زد میں آجائے گا اور اسے یقین تھا کہ اگر اس کا یہ منصوبہ مکمل ہو گیا تو ایک روز وہ پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے کی اپنی حسرت پوری کر لینے میں کامیاب ہو جائے گی ۔ فیاٹی نے پاکیشیا میں اس منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے باقاعدہ سروے کرایا تھا اور سروے رپورٹ کے مطابق اس منصوبے کے لئے دارالحکومت کے شمال میں واقع ایک صحرائی علاقہ بہترین محل وقوع رکھتا تھا۔ موزات نے پوری دنیا کے مسلم ممالک میں اپنے مخبر چھوڑے ہوئے تھے ۔ ان کا اصل کام تو وہاں ایسے لوگوں کی تلاش تھی جنہیں موزات ختم کرا سکے ، لیکن یہ لوگ اس کے علاوہ بھی موزات کے لئے مخبری کرتے تھے ۔ فیاٹی ایسے لوگوں کو بھاری معاوضے ادا کرتی تھی اور عام طور پر یہ لوگ اعلیٰ ترین سرکاری دفتروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے ۔ اس طرح کام آسان اور مکمل ہو جاتا تھا اور اب بھی اس نے ایک خاص مخبر کے ذریعے وہاں کا باقاعدہ سروے کرایا تھا اور اس وقت اس نے موزات کے ایک خصوصی سیکشن کی میٹنگ بلوائی ہوئی تھی ۔ یہ میٹنگ لائسنگ میں اس کی رہائش گاہ پر ہو رہی تھی ۔ ہال میں موجود چاروں افراد اس سیکشن کے افراد تھے ۔ اس سیکشن کو سپیشل سیکشن کہا جاتا تھا ۔ یہ چاروں ایکریمیا کی سرکاری خفیہ ایجنسیوں سے متعلق افراد تھے جو پرائیویٹ طور پر بھی موزات کے لئے کام کرتے تھے ۔

فیاٹی کے ہال میں داخل ہوتے ہی میز کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے چاروں افراد اٹھ کھڑے ہوئے ۔

"بیٹھو"...... فیاٹی نے خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور وہ چاروں خاموشی سے بیٹھ گئے۔

"میں نے تمہیں ڈسٹرکشن پلان کے پہلے مرحلے کے بارے میں پوری تفصیلات بھجوائی تھیں اور ساتھ ہی وہ سروے رپورٹ بھی تھی کیا تم نے اس کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا ہے"...... فیاٹی نے کرسی پر بیٹھتے ہی سرد لہجے میں ان چاروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام...... یہ واقعی عظیم تباہ کن پلان ہے۔ اگر اس پلان پر عمل ہو جائے تو پوری دنیا کے مسلمان عظیم تباہی کا شکار ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ ان کی نسلیں تک تباہ ہو جائیں گی"...... ایک آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور فیاٹی کے بدصورت چہرے پر مکروہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"ہاں یہ چونکہ مسلمانوں کی انتہائی اور مکمل تباہی کا پلان ہے، اس لئے میں نے اس کا نام بھی ڈسٹرکشن پلان رکھا ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہمیں فوری طور پر اس پر عمل شروع کر دینا ہے کیونکہ جیفرسن کی اطلاع کے بعد اس پر مزید دیر کرنا نامناسب ہے"...... فیاٹی نے کہا۔

"جیفرسن کی اطلاع...... کون سی اطلاع مادام"...... ایک دوسرے آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ منصوبہ ولنگٹن میں موزاٹ کے انچارج جیفرسن نے مجھے بھجوایا تھا۔ اس کا تجربہ کافرستان حکومت نے کرایا تھا اور یہ تجربہ پاکیشیا کے ایک جزیرے پر کیا گیا تھا۔ جیفرسن نے پاکیشیا میں

موجود اپنے آدمیوں کے ذریعے اس کا ردعمل معلوم کرایا تو پتہ چلا کہ وہاں حکومت اس کے نتیجے سے ہل کر رہ گئی ہے اور یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا گیا ہے اور چونکہ تمہارا تعلق سرکاری خفیہ ایجنسیوں سے ہے۔ اس لئے تم مجھ سے بہتر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو گے کہ وہ کس قدر تیز۔ فعال اور خطرناک تنظیم ہے، لیکن چونکہ نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس موزاٹ سے واقف ہے اور نہ ہی اسے کسی طرح یہ معلوم ہو سکتا تھا کہ ہم تک یہ منصوبہ پہنچ چکا ہے اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں، اس لئے میں مطمئن تھی، البتہ اسے مکمل طور پر تیار کرنے کے لئے ان کافرستانیوں کو ہلاک کرا دیا گیا تھا جو یہ منصوبہ جیفرسن کے پاس لے آئے تھے۔ چونکہ اس پر عمل درآمد کے لئے کثیر مقدار میں کیمیکل ویسٹ چاہئے تھا اور ان کافرستانیوں نے تجربے کے لئے یہ ویسٹ ایکریمیا کی ایک ویسٹ تلف کرنے والی خفیہ تنظیم اور امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرنے والی فرم کے مالک پاسکل کے ذریعے حاصل کیا تھا جیفرسن نے جب ڈیوک سے رابطہ قائم کرنا چاہا تو اسے اطلاع ملی کہ ڈیوک کو ہلاک کرا دیا گیا ہے اور اس کے قتل کا شبہ ایک ایشیائی نوجوان اور ایک ایکریمی نیگرو پر ہے۔ پھر پاسکل کی لاش ملی جس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا گیا تھا۔ اس ایشیائی کی وجہ سے جیفرسن کو شک پڑ گیا کہ یہ کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہے۔ وہ ان سے ٹکرانا چاہتا تھا لیکن میں نے اسے منع کر دیا کہ وہ سامنے نہ آئے چنانچہ میں نے اپنے طور پر ویسٹ کا بندوبست کر لیا ہے۔ یہ ویسٹ ایک مال بردار بحری جہاز کے ذریعے

پاکیشیا روانہ کر دیا گیا ہے ۔ اب تم چاروں نے فوری طور پر پاکیشیا پہنچنا ہے جہاں تم دارالحکومت میں موزاٹ کے ایک خاص آدمی سے ملو گے ۔ اس کا نام راجر ہے ۔ یہ وہاں زیرزمین دنیا میں ایک مجرم تنظیم کا سربراہ ہے وہ تمہاری ہر طرح سے مدد کرے گا اور تم نے اس ویسٹ کو اس صحرا میں پہنچا کر اسے ریت میں مخصوص انداز میں ڈالنا ہے ۔ جس کی تفصیلات تمہیں مل جائیں گی اور اس کے بعد تم نے راجر کو بھی ہلاک کرنا ہے ۔ اور خاموشی سے واپس آجانا ہے ۔ ایک ماہ بعد اس تباہی کے آثار نظر آنے لگ جائیں گے لیکن یہ اثرات پہلے پہل ماحولیاتی توازن کو بدل دیں گے ۔ پاکیشیا میں معمول کے خلاف بارشیں شروع ہو جائیں گی جس سے ان کی فصلیں تباہ ہو جائیں گی ۔ دریاؤں میں سیلاب آجائیں گے اور عظیم تباہی کا پہلا مرحلہ شروع ہو جائے گا ۔ دوسرے ماہ دارالحکومت میں ناقابل علاج پیچیدہ اور انتہائی خطرناک بیماریاں غیر محسوس انداز میں پھیلنا شروع ہو جائیں گی اور رفتہ رفتہ ان کی ڈسٹرکشن بڑھتی چلی جائے گی ۔ پوری دنیا کے ماہرین چاہے کچھ بھی کر لیں ان بیماریوں کو نہ روک سکیں گے اور آہستہ آہستہ پاکیشیا کی آبادی اس خوفناک تباہی کا شکار ہوتی چلی جائے گی اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کے عرصے میں پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام میں سے بیشتر تعداد بیمار ، مفلوج ، اندھے کوڑھی اور ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہوں گے ۔ ان کی آئندہ نسلیں بھی اسی ماحول میں پیدا ہوں گی اس لئے ان کی حالت بھی یہی ہو گی اور پھر ایک روز پاکیشیا کی یہ حالت ہو جائے گی کہ پوری دنیا اس سے رابطہ کاٹ لے گی ۔

انہیں وہیں سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے گا ۔ اور اس پہلے مرحلے کی کامیابی کے بعد ہم اس ڈسٹرکشن پلان کے دوسرے مرحلے پر عمل شروع کر دیں گے کہ اس سے بھی زیادہ کثیر مقدار میں یہ تباہ کن ویسٹ مسلمانوں کے مقدس علاقے میں دفن کر دیا جائے گا ۔ اس طرح باری باری اس ڈسٹرکشن پلان کے مرحلے یکے بعد دیگرے مکمل ہوتے چلے جائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ دس بیس سالوں کے اندر پوری دنیا سے مسلمانوں کا نام ونشان تک مٹ جائے گا" ...... فیاٹی نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا ۔

"مادام چونکہ حکومت پاکیشیا کو کافرستان کی طرف سے جزیرے میں ہونے والے تجربے کا علم ہو چکا ہے ۔ اس لئے جب ہمارے مشن کے آثار نمایاں ہوں گے تو کیا وہ چونک نہ پڑیں گے اور اس دفن شدہ ویسٹ کو تلاش نہ کر لیں گے" ...... ایک آدمی نے کہا ۔

"میرے پیش نظر یہ خطرہ موجود تھا اس لئے میں نے اس سلسلے میں باقاعدہ ماہرین سے مل کر منصوبہ بندی کی ہے ۔ جزیرے پر ویسٹ کے بھرے ہوئے ڈرم دفن کیے گئے تھے لیکن ہم یہ ڈرم دفن کرنے کی بجائے ویسٹ کو وہاں موجود ریت میں ملا دیں گے ۔ اس طرح تباہی کے اثرات بھی تیزی سے نمودار ہوں گے اور اسے ریت سے علیحدہ بھی نہ کیا جا سکے گا اور ریت میں مل جانے کی وجہ سے انہیں کسی سائنسی ذریعے سے بھی ٹریس نہ کیا جا سکے گا ۔ اور دوسری بات یہ کہ جزیرے میں جو ویسٹ دفن کیا گیا تھا ۔ اس میں دو ڈرم ایٹمی ویسٹ کے تھے جس کی وجہ سے وہاں شدید

تابکاری پھیل گئی تھی، گو اس سے نتائج بہت تیزی سے نکلے تھے لیکن تابکاری کو چیک کرنے والی مشینوں کی مدد سے اسے آسانی سے چیک کر لیا گیا۔ اس لئے میں نے اس ویسٹ کا بندوبست کیا ہے جو صرف انتہائی خطرناک کیمیکلز کا ویسٹ ہے۔ اس سے گو تباہی کے نتائج آہستہ آہستہ نمودار ہوں گے لیکن ایک تو وہ پائیدار ہوں گے اور دوسرا انہیں کسی مشین سے بھی چیک نہ کیا جا سکے گا۔ اس طرح یہ منصوبہ مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا"...... مادام فیاٹی نے کہا۔

"گڈ...... مادام آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ اب ہمیں یقین ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی اور آہستہ آہستہ پوری دنیا کے مسلمان عظیم اور مکمل تباہی کا شکار ہو جائیں گے"...... چاروں نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"میری زندگی کا مقصد اس وقت پورا ہو گا جب میرے منصوبے کی وجہ سے پوری دنیا سے نہ صرف مسلمان نیست و نابود ہو جائیں گے بلکہ ان کی نسلیں تک ختم ہو جائیں گی اور موت بھی ایسی عبرتناک کہ جس کا تصور بھی لرزا دیتا ہے اور یہی موت پاکیشیا اور دنیا کے مسلمانوں کا مقدر بن چکی ہے"...... فیاٹی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور میز کے گرد بیٹھے ہوئے چاروں افراد کے چہرے انتہائی مسرت سے کھل اٹھے لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، بند دروازہ اچانک کھلا اور ایک نوجوان بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر تھا۔

"کیا بات ہے"...... مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام ولنگٹن کے جیفرسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی فرینڈ ٹیولپ کی کال آئی ہے۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہے"...... اس نوجوان نے قریب آکر کہا۔

"جیفرسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ"۔ مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوجوان کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیا اور اسے میز پر رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو فیاٹی اٹنڈنگ اوور"...... مادام فیاٹی نے چیخ کر کہا۔

"مادام میں ٹیولپ بول رہی ہوں ولنگٹن سے جیفرسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چونکہ جیفرسن کا کوئی راز مجھ سے چھپا ہوا نہ تھا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ وہ آپ کا آدمی ہے اور آپ سے کس فریکونسی پر بات ہو سکتی ہے۔ ایمرجنسی کے لئے لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی میرے فلیٹ میں جیفرسن نے رکھا ہوا ہے۔ اس لئے میں پولیس کو فون کرنے سے پہلے آپ کو کال کر رہی ہوں اوور"...... دوسری طرف سے ایک خوفزدہ سی آواز سنائی دی۔

"اوہ...... یہ سب کیسے ہوا...... کس نے کیا ہے پوری تفصیل بتاؤ اوور"...... مادام فیاٹی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جیفرسن اچانک میرے فلیٹ پر آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ہفتے تک میرے فلیٹ میں رہنا چاہتا ہے۔ کیونکہ ولنگٹن میں کچھ ایسے لوگ موجود جو اس پر حملہ کر سکتے ہیں اور ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اس نے بتایا تھا کہ اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا کہ وہ یہاں آیا ہے۔

دوسرے روز اچانک میرے فلیٹ کی کال بیل بجی میں نے ڈور فون سے
بات چیت کی تو پتہ چلا کر کال بیل دینے والے کا نام آرتھر ہے اور وہ مرڈر
انکوائری پر ہے ۔اس کا تعلق مرڈر سیکشن سے ہے ۔اور میرے ساتھ والے
فلیٹ میں کوئی قتل ہو گیا ہے اس نے چونکہ صحیح حوالے دیئے تھے اس لئے
جیفرسن خود بیرونی دروازے پر گیا ۔وہاں دو خوش پوش ایکریمی موجود تھے
جن میں سے ایک دیوہیکل جسم کا مالک تھا ۔جیفرسن نے ان سے باتیں
کیں اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ اندر لے آیا ۔ پھر اس دیوہیکل ایکریمی نے
اچانک جیفرسن پر حملہ کر دیا اور جیفرسن کو اس نے ایک لمحے میں بے
ہوش کر دیا دوسرے نے مجھ پر حملہ کیا اور سر پر ضرب لگا کر مجھے بے ہوش
کر دیا ۔مجھے جب ہوش آیا تو میں اور جیفرسن اپنے ہی فلیٹ کے کمرے میں
کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے ۔ پھر جیفرسن نے اسے
پہچان لیا کہ وہ ایشیائی ہے ۔اس نے بھی اسے تسلیم کیا اور اس نے اپنا نام
علی عمران بتایا ۔اس کے بعد اسی علی عمران نے جیفرسن کی زبان کھلوانے
کے لئے ہم پر تشدد شروع کیا لیکن میں فوراً ہی بے ہوش ہو گئی ۔ پھر جب
مجھے ہوش آیا تو وہ جا چکے تھے ۔البتہ جیفرسن کرسی پر بندھا ہوا تھا مگر وہ
مرچکا تھا ۔اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ
اس پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا ہے میں پہلے تو چیختی رہی تا کہ ساتھ
والے فلیٹوں سے کوئی آواز سن کر میری مدد کے لئے آئے لیکن یہ فلیٹ اس
طرز کے بنے ہوئے ہیں کہ ان سے آواز باہر نہیں جاتی ۔چنانچہ مجھے خود ہی
ہمت کرنی پڑی اور شدید جدوجہد کے بعد آخر کار میں اپنے آپ کو آزاد

کرانے میں کامیاب ہوئی ۔پہلے تو میں نے پولیس کو فون کرنے کا سوچا
لیکن پھر مجھے آپ کا خیال آگیا تو میں نے ٹرانسمیٹر تلاش کر کے آپ کو کال
کیا ہے اوور" ...... ٹیولپ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ...... تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی تم ایسا کرو کہ
پولیس کو فون مت کرو ۔میں جیفرسن کے ساتھی بنگمن کو کال کر کے کہہ
دیتی ہوں ۔وہ آکر تمہارے فلیٹ سے جیفرسن کی لاش لے جائے گا ۔اس
طرح تم پولیس کے عذاب سے بچ جاؤ گی ۔باقی جیفرسن کو تنظیم کی طرف
سے جو معاوضہ ملتا تھا وہ اب انعام کے طور پر تمہیں باقاعدگی سے ملتا رہے
گا اوور" ...... فیاٹی نے کہا ۔

"یس مادام اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے اوور اینڈ
آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

"روڈنی ...... بنگمن کو کال کر کے کہہ دو کہ جیفرسن کی لاش ٹیولپ کے
فلیٹ سے لے جائے اور اسے غائب کرا دے ۔میں نہیں چاہتی کہ پولیس
کو تفتیش کے دوران موزاٹ کے بارے میں علم ہو جائے ۔اب جیفرسن
کی جگہ بنگمن ولنگٹن میں موزاٹ کا نمائندہ ہو گا" ...... مادام فیاٹی نے تیز
لہجے میں ٹرانسمیٹر لے کر آنے والے نوجوان کو ہدایات دیتے ہوئے کہا ۔

"یس مادام ...... کیا بنگمن کو یہ ہدایت دینی ہے کہ وہ جیفرسن کے
قاتلوں کو تلاش کرے" ...... روڈنی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"نہیں ...... اس کی ضرورت نہیں ہے ۔جاؤ اب تم" ...... مادام
فیاٹی نے تیز لہجے میں کہا اور روڈنی ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم

اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا تو مادام بول پڑی۔

"تم نے سن لیا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس قدر تیزی سے کام کر رہی ہے۔ اس نے جیفرسن کو بھی تلاش کر لیا لیکن وہ اس سے کچھ حاصل نہ کر سکے ہوں گے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں جیفرسن مر تو سکتا ہے لیکن زبان نہیں کھول سکتا اور یہی وجہ ہے کہ تشدد کے دوران جیفرسن ہلاک ہو گیا اور اب جیفرسن کے ہلاک ہو جانے کے بعد اب یہ منصوبہ مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہے۔ اب وہ لوگ لامحالہ واپس چلے جائیں گے"...... مادام نے کہا۔

"مادام...... جس آدمی علی عمران کا نام لیا گیا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ جیفرسن نے زبان کھول دی ہو اور جیفرسن بہرحال ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا"...... ایک آدمی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ علی عمران کون ہے اور اس میں کیا صلاحیتیں ہیں...... لیکن وہ جو کچھ بھی ہے بہرحال مجھ سے زیادہ ذہین نہیں ہو سکتا۔ اگر جیفرسن نے زبان کھول دی ہو گی تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیفرسن کو صرف اتنا معلوم ہے کہ میرا مینشن ہی ہیڈ کوارٹر ہے اور بس۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ موزاٹ کا اصل ہیڈ کوارٹر فیاٹی فارسٹ میں ہے۔ اس لئے بے فکر رہو وہ اگر یہاں پہنچ بھی گئے تو یہاں سے کچھ حاصل نہ کر سکیں گے"...... فیاٹی نے کہا۔

"مادام...... یہاں آپ کا انتہائی تربیت یافتہ گروپ موجود ہے۔ اگر وہ یہاں آئیں تو آپ ان کا خاتمہ کرا دیں تاکہ یہ کانٹا ہمیشہ کے لئے نکل جائے"...... ایک آدمی نے کہا۔

"نہیں...... ڈسٹرکشن پلان بے حد طویل ہے اور میں جب تک پورا پلان مکمل نہ ہو جائے کسی طرح بھی سامنے آنے کے لئے تیار نہیں ہوں جب میرا پلان مکمل ہو جائے گا تو پھر ان کا اپنا وجود بھی ختم ہو چکا ہو گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا یہ عمران چاہے جس قدر بھی خطرناک کیوں نہ، کیمیکل ویسٹ کی تباہ کاری سے یہ بھی نہ بچ سکے گا۔ یہ لوگ بھی باقی لوگوں کے ساتھ ہی مفلوج اور بے بس ہو جائیں گے۔ اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور سسک سسک کر مریں گے"...... مادام فیاٹی نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... چاروں نے کہا۔

"او۔ کے...... اب فوراً روانہ ہو جاؤ۔ تاکہ مشن کا پہلا مرحلہ کامیابی سے مکمل کر سکو۔ جاؤ باقی تفصیلی ہدایات تمہیں مل جائیں گی۔ اور اب تمہارا اور میرا رابطہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہی ہو گا کیونکہ میں اب فوری طور پر یہ مینشن خالی کر کے فارسٹ ہیڈ کوارٹر میں شفٹ ہو جاؤں گی"...... فیاٹی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی وہ چاروں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور مادام فیاٹی تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

جوانا ولنگٹن سے ریاست مشی گن کے دارالحکومت لانسنگ جہاز کے
ذریعے آیا تھا۔ اس نے وہاں سے چلتے ہوئے اپنا میک اپ ختم کر دیا تھا اور
اس نے عمران کو آتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ لانسنگ میں وہ اس سے رابطہ
فیلڈ بار کے مالک لسبالو کے ذریعے کر سکتے ہیں کیونکہ لسبالو اس کا گہرا
دوست تھا اور وہ اکثر اس سے ملنے لانسنگ جاتا رہتا تھا۔ ولنگٹن سے روانگی
سے پہلے اس نے میری فیلڈ بار میں فون کر کے یہ معلوم کر لیا تھا کہ لسبالو
لانسنگ میں موجود ہے۔ لسبالو بھی اس کی طرح نیگرو تھا اور وہ پہلے
نارفاک میں رہتا تھا لیکن پھر اس نے لانسنگ میں اپنے پیر جما لئے۔ اس
کے بعد وہاں اس نے بار بنا لیا جو بے حد چل نکلا۔ اس طرح لسبالو لانسنگ
میں مستقل طور پر سیٹ ہو گیا۔

ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہی جوانا نے ٹیکسی ہائر کی اور اسے فیلڈ بار چلنے
کا کہہ دیا تھوڑی دیر بعد ٹیکسی فیلڈ بار کے سامنے پہنچ چکی تھی۔ جوانا نے نیچے

اتر کر ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بار کی طرف بڑھ گیا۔
بار خاصا بڑا تھا اور وہاں آنے جانے والوں کی تعداد بھی خاصی تھی لیکن ان
میں زیادہ تعداد نیگرو افراد کی تھی۔ اس کے علاوہ جو مقامی افراد وہاں آجا
رہے تھے۔ ان سب کے لباس اور چہرے بتا رہے تھے کہ ان سب کا تعلق
زیر زمین دنیا سے ہی ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ لسبالو یہاں کا مشہور غنڈہ ہے
اور اس نے یہاں جرائم پیشہ افراد کا باقاعدہ گروپ بنا رکھا ہے لیکن اس کا
دائرہ کار چھوٹے موٹے جرائم تک ہی محدود ہے۔ بار کا ہال عورتوں اور
مردوں سے بھرا ہوا تھا اور پورے ہال میں منشیات کا غلیظ دھواں اور گھٹیا
شراب کی تیز اور مکروہ بو پھیلی ہوئی تھی۔ جوانا جب تک شراب پینے کا
عادی رہا تھا اسے شراب کی بو اچھی لگتی تھی لیکن جب سے اس نے شراب
چھوڑی تھی اب اسے شراب کی بو سے بھی نفرت ہو گئی تھی۔ وہ لمبے لمبے
قدم بڑھاتا ایک طرف کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے پیچھے ایک
گینڈے جیسے جسم کا مالک آدمی کھڑا تھا۔ جب کہ ایک دوسرا آدمی ویٹرز کو
سپلائی دینے میں مصروف تھا۔

"لسبالو دفتر میں ہے"...... جوانا نے اس گینڈے نما آدمی سے مخاطب
ہو کر پوچھا۔

"کون...... کس کے بارے میں پوچھ رہے ہو"...... اس آدمی نے
چونک کر پوچھا۔

"کیا تم اونچا سنتے ہو۔ میں پوچھ رہا ہوں لسبالو موجود ہے دفتر میں یا
نہیں"...... جوانا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم باس کا نام اس طرح لے رہے ہو جیسے باس تمہارا ملازم ہو۔ جاؤ دفع ہو جاؤ پھر اس بار میں نظر نہ آنا ورنہ......." گینڈے نما آدمی نے انتہائی رعونت سے پر لہجے میں کہا اور جوانا اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا وہ چونکہ طویل عرصے بعد آیا تھا اس لئے یہاں وہ پہلے والا عملہ نظر ہی نہ آرہا تھا۔ یہ سب لوگ نئے تھے اس لئے وہ جوانا کو جانتے ہی نہ تھے۔

"اوہ اوہ....... جناب آپ....... اوہ آپ اتنے طویل عرصے بعد......."

اچانک ایک طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور جوانا کے ساتھ ساتھ وہ گینڈے نما آدمی بھی چونک کر اس طرف کو مڑا۔ ایک طرف سے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔

"اوہ تم گارسن۔ تم ابھی تک یہیں ہو"....... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اسے پہچان گیا تھا۔ یہ پرانا آدمی تھا۔

"جناب میں اب یہاں سپروائزر ہوں۔ آپ بڑے طویل عرصے کے بعد تشریف لائے ہیں"....... گارسن نے قریب آکر کہا اور جوانا نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس سے مصافحہ کیا۔

"یہ کون ہیں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو۔ یہ باس کا نام اس طرح لے رہے تھے جیسے باس ان کا ملازم ہو"....... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"اوہ اوہ ٹوبی....... تم نہیں جانتے یہ باس کے بہترین دوست مسٹر جوانا ہیں۔ ماسٹر کلرز کے جوانا۔ تم نے ان سے بدتمیزی تو نہیں کی"....... گارسن نے چونک کر کہا۔

"مجھے دراصل اس کے انداز پر ہنسی آگئی تھی۔ اگر غصہ آجاتا تو یہ ٹوبی

صاحب اب تک اپنے سارے دانت نکلوا چکے ہوتے"....... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم....... معافی چاہتا ہوں جناب میں آپ سے واقف نہ تھا جناب"....... کاؤنٹر مین نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اب بتا دو لسبالو دفتر میں ہے یا نہیں"....... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آیئے جناب میں آپ کو لے چلتا ہوں باس دفتر میں ہی ہیں"....... گارسن نے کہا۔

"میں خود چلا جاؤں گا۔ مجھے معلوم ہے کہاں ہے اس کا دفتر میں تو اس لئے رک گیا تھا تاکہ معلوم کر سکوں کہ وہ دفتر میں بھی ہے یا نہیں"....... جوانا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں تھیں۔ سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر پہنچا تو وہ لسبالو کے دفتر کے دروازے پر موجود تھا۔ یہاں چونکہ کوئی دربان وغیرہ موجود نہ تھا اس لئے اسے راستے میں رکنا نہ پڑا تھا۔ اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور جوانا اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔ دفتر میں موجود بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر لمبا تڑنگا لسبالو بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دونوں ٹانگیں میز پر رکھی ہوئی تھیں اور بڑے مطمئن انداز میں شراب کی بوتل منہ سے لگائے شراب پینے میں مصروف تھا۔ جوانا کے اندر داخل ہوتے ہی لسبالو نے بوتل منہ سے ہٹائی اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ دوسرے لمحے بوتل اس کے ہاتھ سے گر گئی اور اس نے

لاشعوری طور پر ٹانگیں سمیٹیں اور تیزی سے اٹھنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ پہلو کے بل کرسی سمیت نیچے قالین پر جا گرا اور جوانا کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے ...... اتنے کمزور ہو گئے ہو تم کہ اب تم سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا" ...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے لسبالو کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"تم ۔ تم ...... کیا تم واقعی جوانا ہو ۔ میرے دوست جوانا ۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا" ...... لسبالو نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اس طرح جوانا کے چوڑے سینے سے چمٹ گیا جیسے صدیوں بعد بچھڑے ہوئے بے اختیار ہو کر ملتے ہیں۔

"ارے ارے میں نے مان لیا کہ تم میں طاقت ہے" ...... جوانا نے اس کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور لسبالو ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

"اس قدر اچانک تم کہاں سے ٹپک پڑے ۔ تم تو کہیں ایشیا کے کسی ملک چلے گئے تھے اور میں نے سنا تھا کہ تم نے وہاں کسی کی ملازمت کر لی ہے ۔ کیا واقعی ۔ مجھے تو سچ پوچھو یقین ہی نہ آیا تھا" ...... لسبالو نے ایک بار پھر بے اختیار ہو کر بغل گیر ہوتے ہوئے کہا۔ اور جوانا ہنس پڑا۔

"ہاں تم نے درست سنا تھا" ...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور لسبالو پیچھے ہٹا۔

"ارے ارے واقعی میرا دماغ خراب ہو گیا ہے ۔ تمہیں آئے ہوئے اتنی دیر ہو گئی ہے اور میں نے تمہیں شراب ہی نہیں دی ۔ غلطی معاف جوانا ۔ دراصل اتنے طویل عرصے بعد تمہیں اس طرح اچانک اپنے ساتھ

دیکھ کر میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا تھا" ...... لسبالو نے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"بس رہنے دو میں نے شراب پینا چھوڑ دیا ہے" ...... جوانا نے کہا تو لسبالو بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس طرح آنکھیں پھاڑ کر جوانا کی طرف دیکھنے لگا جیسے یکلخت اس کی بینائی چلی گئی ہو۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم واقعی جوانا ہو" ...... لسبالو نے مر جانے کی حد تک حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جوانا ہنس دیا۔

"ہاں ...... میں جوانا ہی ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں ۔ بس اب بیٹھو اور میری بات سنو" ...... جوانا نے کہا اور لسبالو کو بازو سے پکڑ کر اس نے صوفے پر بٹھا دیا اور خود بھی اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"لسبالو میں یہاں ایک خاص کام سے آیا ہوں اور تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم میری مدد کرو گے" ...... جوانا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مدد ...... یہ کیا کہہ رہے ہو ...... یہ پوری بار ۔ میری ساری جائیداد میری جان میرا جسم ۔ میری زندگی سب کچھ حاضر ہے ۔ تم جانتے تو ہو جوانا کہ میں کیسا آدمی ہوں" ...... لسبالو نے ایک بار پھر جذباتی لہجے میں کہا اور جوانا ایک بار پھر ہنس دیا۔

"ان میں سے مجھے کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں ہے" ...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر حکم کرو" ...... لسبالو نے کہا۔

"یہاں ایک یہودی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے جس کا نام موزاٹ ہے ۔ مجھے اس کی تلاش ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہودی تنظیم موزاٹ ۔ اور یہاں ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ میری زندگی گزر گئی ہے یہاں ۔ میں نے تو آج تک یہ نام کبھی نہیں سنا پہلی بار تمہاری زبان سے سن رہا ہوں ۔ حالانکہ تنظیم تو ایک طرف یہاں لائسنگ میں اگر کوئی انگلی بھی ہلائے تو سب سے پہلے لسبالو کو اس کی اطلاع ملتی ہے "...... لسبالو نے جواب دیا۔

"کسی مادام فیاٹی کو جانتے ہو "...... جوانا نے کہا تو لسبالو بے اختیار اچھل پڑا۔

"فیاٹی ...... وہ بدصورت چڑیل ۔ ہاں اچھی طرح جانتا ہوں اسے ۔ انتہائی سفاک اور ظالم عورت ہے مگر وہ تو جرائم پیشہ عورت نہیں ۔ بس ایک امیر عورت ہے اور پیسے کے زور پر ظلم کرتی ہے ۔ لیکن اس کے ظلم کا دائرہ بھی بس اپنے ملازموں تک ہی محدود رہتا ہے "...... لسبالو نے جواب دیا اور جوانا نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں سب سے بڑا خدشہ یہی تھا کہ کہیں لسبالو کا اس تنظیم موزاٹ سے کوئی تعلق نہ ہو ۔ لیکن اب لسبالو کے جواب سے اسے معلوم ہو گیا کہ اس کا اس تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

"اس مادام فیاٹی کی رہائش گاہ کہاں ہے "...... جوانا نے پوچھا۔

"یہاں اس کا شاندار محل ہے ۔ وہ اپنے باپ لارڈ ہنری موزاٹ ...... اوہ اوہ ۔ تو یہ موزاٹ نام اس لئے تم لے رہے تھے ۔ لیکن تم تو کسی

تنظیم کا نام لے رہے تھے "لسبالو بات کرتے کرتے بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"سنو لسبالو میں نے پاکیشیا کو اپنا وطن بنا لیا ہے اور پاکیشیا ایک اسلامی ملک ہے اور یہودی مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ہنری موزاٹ نے کوئی یہودی تنظیم بنائی ہوئی ہے جس کی عملی طور پر سربراہ اس کی بیٹی مادام فیاٹی ہے ۔ اور انہوں نے اس تنظیم کو پوری دنیا سے خفیہ رکھا ہوا ہے اور یہ تنظیم پاکیشیا کے بارہ کروڑ بے گناہ عوام کے خلاف کوئی خوفناک اور بھیانک منصوبہ بنا رہی ہے ۔ اور تم نے یہ بھی درست کہا تھا کہ میں نے پاکیشیا میں ایک آدمی کی ملازمت کر لی ہے ۔ اور میرے ماسٹر کا نام علی عمران ہے ۔ وہ اور میں اس سازش کا کھوج نکالنے کے لئے ولنگٹن آئے تھے ۔ وہاں ہم نے اس تنظیم کا کھوج نکالا اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں لائسنگ میں ان کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے ۔ ماسٹر نے مجھے یہاں اس لئے بھیجا ہے تاکہ ایک تو میں ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کے لئے یہاں کسی معقول رہائش گاہ کا انتظام کروں ۔ دو کاریں ہمیں چاہیں اور اسلحہ بھی ۔ اور دوسرا یہ کہ اس خفیہ ہیڈ کوارٹر کا بھی کھوج نکالا جائے ۔ تاکہ اس پر حملہ کر کے اس تنظیم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے ۔ تم میرے دوست ہو ۔ بھائی ہو ۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے ۔ اس لئے تم ایسی کسی معقول رہائش گاہ کا انتظام کرو ۔ دو اچھی اور نئی کاریں بھی مہیا کرو ۔ اور ہماری مرضی کا اسلحہ بھی ۔ اس کی پوری قیمت تمہیں ادا کی جائے گی اور اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اگر تمہیں کچھ معلوم ہو تو وہ بھی بتا دو اور اگر معلوم نہ ہو تو اس کو ٹریس کرو "...... جوانا نے تیز لہجے

میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔رہائش گاہ بھی مل جائے گی۔کاریں بھی اور اسلحہ بھی اور باقی کام بھی ہو جائے گا لیکن تم نے اس کی قیمت کی بات کی ہے بولو کیا قیمت دو گے"...... لسبالو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو قیمت تم مانگو۔اور یہ تمہارا حق ہے"...... جوانا نے جواب دیا تو لسبالو نے جھک کر پیر سے جوتا اتارا اور اسے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"لو...... دس جوتے میرے سر میں مارو۔بس میری مطلوبہ قیمت یہی ہے"...... لسبالو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے...... ایک تو تمہاری یہ عادت بے حد بری ہے کہ تم جذباتی ہو جاتے ہو۔یہ جو کچھ تم مجھے دے رہے ہو۔یہ میری ذات کے لئے نہیں ہے یہ حکومت کا کام ہے۔اخراجات وہی ادا کرتی ہے۔میرا ماسٹر حکومت کے لئے کام کرتا ہے اس لئے تمہیں قیمت میں نے اپنی جیب سے نہیں دینی"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم اپنے ماسٹر کی نظروں میں مجھے ذلیل کروانا چاہتے ہو...... سنو جوانا میں تمہیں اپنا بڑا بھائی سمجھتا ہوں۔تم نے اس وقت میرے ساتھ دوستی کی تھی جب پوری دنیا مجھے دھتکارتی تھی۔میں جو کچھ ہوں صرف اسی لئے ہوں کہ تم نے مجھے سہارا دیا تھا اور آج تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں تمہیں اور تمہارے ماسٹر کو کچھ دے کر اس کی قیمت وصول کروں لعنت ہے مجھ پر"...... لسبالو نے برہمی سے پر لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا اپنا جوتا تاڑ تاڑ اپنے سر میں مارنا شروع کر دیا۔

"ارے ارے...... یہ کیا کر رہے ہو احمق آدمی"...... جوانا نے جلدی سے اٹھ کر اس کے ہاتھ سے جوتا چھینتے ہوئے کہا۔

"مجھے مت روکو تم میری یہی اوقات سمجھتے ہو۔تو مجھے سوداگر سمجھتے ہو مجھے جوتے مارنے دو اپنے سر میں"...... لسبالو واقعی بپھرا ہوا تھا۔

"ارے ارے مجھ سے غلطی ہوئی۔میں معذرت خواہ ہوں۔اب قیمت کا نام نہ لوں گا"...... جوانا نے کہا تو لسبالو بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ ہوئی نان بات...... سنو جوانا۔گو میں تمہارے ماسٹر سے کبھی نہیں ملا، اور نہ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے لیکن اتنا میں جانتا ہوں کہ جوانا جس کی ملازمت اختیار کرے گا وہ یقیناً عظیم آدمی ہو گا، اس لئے تمہاری اور تمہارے ماسٹر کی اگر میں کوئی خدمت کر سکا تو یہ میرے لئے اعزاز ہو گا"...... لسبالو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔شکریہ"...... جوانا نے کہا اور لسبالو نے جلدی سے اٹھ کر اپنی میز کی عقبی طرف دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹیگ موجود تھا، نکال کر جوانا کی طرف بڑھا دی۔

"یہ میری خاص کوٹھی ہے۔رنگی کالونی میں۔خاصی بڑی کوٹھی ہے۔اس میں دو نہیں بلکہ چار نئی اور جدید ماڈل کی کاریں ہیں اور ہر قسم کا اسلحہ بھی۔میں خاص مواقع پر اسے استعمال کرتا ہوں راز داری کی وجہ سے وہاں میں نے اپنا کوئی آدمی بھی نہیں رکھا لیکن اگر تم چاہو تو جتنے آدمی کہو وہاں بھجوا دوں"...... لسبالو نے چابی جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس

کے ساتھ ٹیگ پر باقاعدہ کوٹھی کا نمبر لکھا ہوا تھا۔

"نہیں کسی کی ضرورت نہیں ہے اور اس کے لئے شکریہ۔ اب مسئلہ رہ گیا ہے اس موزاث کے ہیڈ کوارٹر کا"...... جوانا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"بات یہ ہے جوانا کہ یہ بات تو حتمی طور پر سمجھو کہ یہاں کسی تنظیم کا کوئی ہیڈ کوارٹر نہیں ہے جسے ہیڈ کوارٹر کہا جا سکے۔ اگر ایسا ہوتا تو لازماً مجھے کسی نہ کسی پہلو سے اس کی اطلاع مل چکی ہوتی۔ ہاں اس بدصورت چڑیل کی محل نما رہائش گاہ یہاں ضرور ہے اور وہاں اس نے بے شمار لڑنے بھڑنے والے افراد کو باقاعدہ ملازم رکھا ہوا ہے اور ان کے پاس انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی ہے، اس لئے اگر یہ محل ہیڈ کوارٹر ہو تو میں کہہ نہیں سکتا"...... لسبالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مادام قیافی کو معلوم ہوگا۔ کیا کسی طرح اس سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ارے نہیں...... اول تو وہ اپنے محل سے نکلتی ہی نہیں اور اگر نکلے بھی تو اس کے ساتھ پچاس انتہائی جدید اسلحے سے مسلح افراد ہوتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہاں لائسنگ میں اس کی ملاقات کسی سے بھی نہیں۔ البتہ وہ کبھی کبھار یہاں واقع لارڈز کلب میں آتی جاتی ہے، لیکن وہاں بھی اس کی موجودگی میں باقاعدہ کلب کو گھیرے میں لے لیا جاتا ہے اور کوئی بھی مشکوک آدمی کلب کے قریب جائے تو اس کے آدمی ایک لمحہ ہچکچائے بغیر اسے گولیوں سے اڑا دیتے ہیں اور اس کی لاش تک غائب کر دی جاتی

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے لوگ اس سے جس قدر ڈرتے ہیں اتنا شاید وہ موت سے بھی نہ ڈرتے ہوں گے اور نہ ہی وہ کسی سے محل میں ملتی ہے اور میں نے یہ بھی سنا ہوا ہے کہ محل میں بھی اس نے حفاظت کے لئے انتہائی جدید سائنسی انتظامات کیے ہوئے ہیں۔ اس کا علم مجھے یوں ہے کہ یک بار یہاں ایک مشہور بدمعاش الفریڈ کے آدمیوں کا مادام کے دمیوں سے ٹکراؤ ہو گیا اور مادام کے آدمیوں نے اس کے بھائی اور چند دمیوں کو مار ڈالا۔ الفریڈ غصے کا پاگل مشہور تھا۔ چنانچہ اس نے آؤ دیکھا نہ اؤ۔ اور اپنا پورا گینگ لے کر مادام کے محل پر چڑھ دوڑا، لیکن نتیجہ کیا وا کہ الفریڈ سمیت اس کے بیس آدمیوں کی لاشیں چوک پر پڑی ہوئی یں۔ ان کے جسم کسی پراسرار آگ سے جلے ہوئے تھے اور جسموں پر ایسے خم تھے جیسے کسی نے ترتیب سے زخم لگائے ہوں۔ اس سے مجھے اندازہ ہو ا کہ وہاں ضرور کوئی سائنسی حربے موجود ہیں جن کا شکار الفریڈ اور اس ے ساتھی ہوئے ہیں"۔ لسبالو نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ کے...... ذرا یہ اپنا فون مجھے دو اور اگر تمہیں اس مادام کے محل نمبر معلوم ہو تو وہ بتا دو۔ ورنہ انکوائری سے معلوم کر کے بتا دو"...... انا نے کہا۔

"کیا مطلب کیا تم وہاں فون کرنا چاہتے ہو۔ وہ مادام بات نہیں کرے "...... لسبالو نے کہا۔

"میں نے صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ مادام محل میں موجود ہے یا ں"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ...... یہ تو میں بھی معلوم کر سکتا ہوں ۔ وہاں میرا ایک دوست ہاؤس کیپر ہے" ...... لسبالو نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"یس فیاٹی مینشن" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ آواز سنائی دی۔

"لسبالو بول رہا ہوں ۔ فیلڈ بار سے ۔ ہاؤس کیپر آرنلڈ سے بات کرنی تھی" ...... لسبالو نے کہا۔

"اوہ اچھا ہولڈ کرو" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"ہیلو آرنلڈ بول رہا ہوں ۔ تم لسبالو ہو ۔ خیریت کیسے یہاں فون کیا ہے" ...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کیوں یہاں فون کرنا کوئی جرم ہے" ...... لسبالو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ جرم تو نہیں، لیکن مادام اسے پسند نہیں کرتیں ۔ بہرحال کیا بات ہے ۔ بولو" ...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"کیوں نہیں پسند کرتیں ۔ تم میری بات کراؤ مادام سے میں اسے سمجھاتا ہوں کہ دوست دوست سے بات کرتے ہی رہتے ہیں اس میں آخر حرج ہی کیا ہے" ...... لسبالو نے کہا۔

"اول تو مادام یہاں موجود نہیں ہے ۔ اگر ہوتیں بھی تو وہ تم سے بات نہ کرتیں لیکن تم نے بتایا نہیں کہ فون کیوں کیا ہے" ...... آرنلڈ

نے جواب دیا۔

"وہ بات صرف اتنی ہے کہ بار میں کل مینشن کا ایک آدمی آیا تھا اس نے اپنا نام فرینکی بتایا تھا ۔ اس نے یہاں جھگڑا کرنے کی کوشش کی لیکن مینشن کا نام درمیان میں آجانے کی وجہ سے میں نے اسے کچھ نہیں کہا ۔ لیکن میں نے سوچا کہ تم ہاؤس کیپر ہو اس لئے تم سے بات کر لوں گا آئندہ اگر ایسا ہوا تو پھر میری ذمہ داری نہ ہوگی" ...... لسبالو نے کہا۔

"فرینکی تو ایسا آدمی نہیں ہے ۔ بہرحال اگر وہی ہوا تو میں اسے سمجھا دوں گا ۔ پھر بھی ہو سکتا ہے وہ مینشن کا آدمی نہ ہو اور اس نے صرف جان بچانے کے لئے مینشن کا نام لے دیا ہو" ...... آرنلڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ...... بہرحال جو بھی ہو اسے سمجھا دینا ۔ اوکے گڈ بائی" ...... لسبالو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ آدمی سچ بول رہا تھا یا جھوٹ" ...... جوانا نے کہا۔

"نہیں اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی ۔ اسے کیا معلوم کہ ہم کس لئے مادام کے بارے میں پوچھ رہے ہیں" ...... لسبالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام کے بعد اس محل کا انچارج کون ہوتا ہے" ۔ جوانا نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم ۔ کیوں" ...... لسبالو نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے پوچھ رہا تھا ۔ بہرحال چھوڑو ماسٹر آجائے پھر جیسے وہ کہے گا ویسے کریں گے ۔ اور سنو ماسٹر کو میں نے تمہارے متعلق بتا دیا ہے ۔ جیسے ہی ماسٹر رابطہ کرے تم نے مجھے اطلاع کر دینی ہے" ...... جوانا نے کہا۔

"ارے تو کیا ماسٹر کے آنے تک تم اکیلے اس کوٹھی میں رہو گے۔یہاں میرے پاس رہو"...... لسبالو نے کہا۔

"نہیں میرا وہاں رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ میں کم سے کم نظروں میں آنا چاہتا ہوں"...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے"...... لسبالو نے کہا اور خود بھی وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ماسٹر کا نام علی عمران ہے۔ویسے وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے۔جو بھی نام لے تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے"...... جوانا نے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میں تمہیں گیٹ پر چھوڑ آتا ہوں"...... لسبالو نے کہا۔

"نہیں...... میں چلا جاؤں گا اور ہاں اس بات کو اپنے سینے میں دفن رکھنا کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے"...... جوانا نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو جوانا۔ اور ہاں کسی بھی لمحے تمہیں میری یا میرے آدمیوں کی ضرورت پڑے تو بلاتکلف کہہ دینا۔ تمہاری خاطر میں پورے لانسنگ کو خون سے نہلا سکتا ہوں"...... لسبالو نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی لسبالو شکریہ"...... جوانا نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا رگبی کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

مختم شد

عمران اور فورسٹارز گروپ کا نیا ہنگامہ خیز کارنامہ

ڈاگ کرائم

مکمل ناول

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

ڈاگ کرائم ـــ ایک ایسا گھٹیا، قابل نفرت اور مکروہ جرم ـــ جس کا جال پورے پاکیشیا میں پھیلا ہوا تھا۔

ڈاگ کرائم ـــ ایسا جرم ـــ جسے انسانی لحاظ سے گھٹیا اور مکروہ ترین جرم کہا جاسکتا ہے۔

سردار خان ـــ جو ڈاگ کرائم کا سرغنہ تھا لیکن اس کی ظاہری حیثیت ایسی تھی کہ اس کی طرف کوئی شک کی نگاہ بھی نہ ڈال سکتا تھا۔

فورسٹارز ـــ جنہوں نے پورے ملک میں سرطان کی طرح پھیلے ہوئے اس جرم کے خلاف جہاد کا آغاز کر دیا اور مجرموں کا خاتمہ ہوتا چلا گیا لیکن پھر ـــ ؟

فورسٹارز ـــ جن کی بے پناہ جدوجہد کی وجہ سے پورے ملک میں پھیلے ہوئے اس بھیانک اور مکروہ جرم کرنے والے مجرموں کے چہروں سے نقاب اترنے لگے۔

عمران ـــ جس نے فورسٹارز کی مدد سے ڈاگ کرائم کے سرغنہ پر ہاتھ ڈال دیا ـــ مگر عمران اور فورسٹارز دونوں انتہائی خوفناک حالات کا شکار ہو گئے ـــ کیوں اور کیسے ـــ ؟

کیا عمران اور فورسٹارز ڈاگ کرائم کے خاتمے اور اس کے سرغنہ کی سرکوبی میں کامیاب بھی ہو سکے ـــ یا ـــ ؟

- سرطان کی طرح پورے ملک میں پھیلے ہوئے اس گھٹیا، قابل نفرت اور مکروہ جرم کے خلاف عمران اور فورسٹارز کی دلیرانہ جدوجہد سے بھرپور ایک یادگار کہانی۔
- عمران اور فورسٹارز کی ڈاگ کرائم کے خلاف اس دلیرانہ جدوجہد کا انجام کیا ہوا ـــ کیا عمران اور فورسٹارز اس مکروہ، گھٹیا اور بھیانک جرم کے خاتمے میں کامیاب ہو گئے ـــ یا ـــ ؟
- انتہائی خوفناک انداز کی جدوجہد۔

بے پناہ تیز رفتار ایکشن۔ دل ہلا دینے والے واقعات اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حالات پر مشتمل ایک ایڈونچر ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

عمران سیریز میں سسپنس سے بھرپور ایک منفرد کہانی

ویل ڈن

لاسٹ راؤنڈ

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

ویل ڈن ——— ایک ایسا لفظ جس کے حصول کیلئے عمران نے بے پناہ محنت کی مگر ——؟

ویل ڈن ——— سوپر فیاض کی زندگی کا سب سے انوکھا لفظ ——— ؟

سوپر فیاض ——— جس نے وزارت خارجہ سے ایک اہم ترین فائل چوری کر لی اور سوپر فیاض کو غدار قرار دے دیا گیا۔ کیا واقعی سوپر فیاض غدار تھا۔؟

فائل ——— جس کی برآمدگی کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سر توڑ کوششیں کیں مگر ——— ؟

فائل ——— جس کی برآمدگی سے عمران جیسا شخص بھی مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ گیا ——— کیوں ——— ؟

سوپر فیاض ——— جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بڑھ کر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجرموں سے فائل برآمد کر لی ——— مگر عین آخری لمحے فائل غائب ہو گئی۔

فائل۔ جس کی برآمدگی کیلئے عمران اور سوپر فیاض کے درمیان صلاحیتوں کی حیرت انگیز دوڑ ——— ویل ڈن کا لفظ کس نے کہا اور کس کے حصے میں آیا ——— ؟

انتہائی حیرت انگیز اور چونکا دینے والا انجام۔ بے پناہ سسپنس۔ انتہائی دلچسپ کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس سے بھرپور ایک دلچسپ ناول

لاسٹ راؤنڈ

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

و۔ ایک ایسا مشن جس کا لاسٹ راؤنڈ سب سے تہلکہ خیز ثابت ہوا۔

و۔ جوالس۔ پاکینڈو سیکرٹ سروس کا ٹاپ ایجنٹ۔ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں اس طرح اپنا مشن مکمل کیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ حیرت انگیز سچویشن۔

و۔ ٹموتھی۔ پاکینڈو سیکرٹ سروس کی سیکرٹ ایجنٹ جو انتہائی معصوم اور سادہ لوح تھی۔ کیا وہ واقعی سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کردار۔

و۔ رمیش۔ کافرستان سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری۔ جس نے عمران جیسے شخص کو تگنی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر دیا۔ ایک منفرد اور مختلف انداز کا کردار۔

و۔ ایک ایسا مشن۔ جس میں بے پناہ جدوجہد اور بھاگ دوڑ کے بعد آخر کار ناکامی عمران کا مقدر ٹھہری ۔ وہ مشن کیا تھا اور کس طرح ناکام ہوا۔؟

و۔ مشن کا لاسٹ راؤنڈ کیا تھا۔ کیا لاسٹ راؤنڈ عمران کے حق میں ختم ہوا۔ یا۔؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے بھرپور۔
بے پناہ سسپنس اور قدم قدم پر چونکا دینے والے ڈرامائی موڑ
ایک ایسی کہانی جو قطعی منفرد انداز میں لکھی گئی ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

شوٹنگ پاور ـــــ مکمل	لیڈی شندرتا ـــــ دوم
وے ٹو ایکشن ـــــ اول	چیلنج مشن ـــــ مکمل
وے ٹو ایکشن ـــــ دوم	ساجان سنٹر ـــــ اول
ٹاپ ٹارگٹ ـــــ آخری حصہ	ساجان سنٹر ـــــ دوم
لانسر فائیو ـــــ مکمل	ریڈ پاور ـــــ مکمل
ایجنٹ فرام پاور لینڈ ـــــ مکمل	لیڈی کلرز ـــــ مکمل
روڈ سائیڈ سٹوری ـــــ مکمل	پاور لینڈ کی تباہی ـــــ اول
گریٹ فائٹ ـــــ مکمل	پاور لینڈ کی تباہی ـــــ دوم
ونڈر پلان ـــــ اول	پریشر لاک ـــــ مکمل
ونڈر پلان ـــــ دوم	ون مین شو ـــــ مکمل
بلیک کالار ـــــ مکمل	لیڈیز مشن ـــــ اول
ڈیتھ گروپ ـــــ مکمل	لیڈیز مشن ـــــ دوم
ہیکل سلیمانی ـــــ اول	فاؤل پلے ـــــ اول
ہیکل سلیمانی ـــــ دوم	فاؤل پلے ـــــ دوم
لیڈی شندرتا ـــــ اول	بلڈ ہاؤنڈز ـــــ مکمل

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

محترم امجد حسین صدیقی صاحب........ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آلودگی واقعی ہمارے دور کا بہت بڑا اور کرہ ارض پر انسانی زندگی کے لئے انتہائی بھیانک خطرہ ہے جو تیزی سے اور مسلسل پھیلتا چلا جا رہا ہے ۔ لیکن ستم یہ ہے کہ اس خطرے کا ادراک اس طور پر ابھی انسانوں کو نہیں ہو رہا جس طرح اسے ہونا چاہیئے ۔ لیکن اب آہستہ آہستہ لوگ اس سے بہرحال واقف ہوتے جا رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اب کرہ ارض پر بسنے والا ہر انسان ہر قسم کی جغرافیائی تفریق سے بالا تر ہو کر آلودگی کے خلاف جنگ کرنے اور انسانیت کو پیش آنے والے اس بھیانک خطرے کے مکمل سدباب کے لئے کامیاب کوشش کرے گا ۔ جہاں تک " بلڈی گیم " ناول میں ڈیڑھ ماہ اور ایک ہفتے کے الفاظ لکھے جانے کے بارے میں آپ نے توجہ دلائی ہے یہ واقعی ایک غلطی ہے لیکن جذباتی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو جس والد کی بیٹی اغوا ہو گئی ہو اسے ایک ہفتہ ڈیڑھ ماہ کیا ڈیڑھ صدی ہی لگے گا ۔ بہرحال میں اس غلطی کی طرف توجہ دلانے پر مشکور ہوں اس غلطی کو انشاء اللہ ناول کے آئندہ ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا ۔ اور پروف ریڈر صاحب سے گزارش کی جائے گی کہ وہ ــــــــ ایسی غلطیوں پر زیادہ دھیان دیا کریں ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

کمرے کا دروازہ کھلا اور مادام فیاٹی اندر داخل ہوئی تو آرام کرسی پر نیم دراز ایک بوڑھے آدمی نے چونک کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب سے سر اٹھایا۔

" اوہ فیاٹی تم اور یہاں....... کب آئی ہو "...... بوڑھے نے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تھوڑی دیر ہوئی ہے اور اب میں کافی دن آپ کے پاس رہنے آئی ہوں "....... فیاٹی نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ارے واقعی ۔ خیریت ۔ کوئی خاص بات تو نہیں ہو گئی ۔ وہاں مینشن میں تو سب خیریت ہے ناں "...... بوڑھے نے چونک کر کہا اور فیاٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

وہاں کیا ہو سکتا ہے ۔ میں آج کل پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے کے ایک بہت بڑے پلان پر عمل کر رہی ہوں اور اس پلان کا پہلا مرحلہ پاکیشیا میں مکمل ہونا ہے "....... فیاٹی نے کہا۔

" بہت بڑے پلان پاکیشیا۔ کیا مطلب کیسا پلان "...... بوڑھے نے حیران ہو کر کہا۔

" میں نے اس کا نام ڈسٹرکشن پلان رکھا ہے "...... فیاٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پلان کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں جیسے جیسے وہ تفصیلات بتاتی جا رہی تھی بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

" اوہ اوہ واقعی یہ تو انتہائی سادہ اور انتہائی خوفناک پلان ہے ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ویسٹ کی مدد سے اس طرح بھی کسی ملک کو تباہ کیا جا سکتا ہے ۔ میرے ذہن میں تو آج تک ایسی بات ہی نہیں آئی ۔ حیرت ہے ۔ کیا تم نے خود اسے سوچا ہے ۔ کیسے تمہارے ذہن میں یہ پلان آیا"...... بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے اپنے ذہن میں یہ پلان نہیں آسکتا تھا یہ پلان دراصل کافرستان کے ایک افسر راٹھور کے ذہن کی پیداوار ہے ۔ اس لئے یہ پلان نہ صرف سوچا بلکہ اس نے پاکیشیا کے ایک جزیرے پر اس کا عملی تجربہ بھی کر دیا اور پھر باقاعدہ ماہرین سے اس کا سائنسی تجزیہ کرایا۔ اس کا خیال تھا کہ حکومت کافرستان اس پلان کی بڑے پیمانے پر عمل درآمد کی منظوری دے دے گی ۔ لیکن حکومت کافرستان نے اسے مسترد کر دیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ پاکیشیا اور کافرستان ایک دوسرے سے ملحقہ ملک ہیں پاکیشیا میں اس پلان سے جو نتائج پیدا ہوں گے اس کے اثرات کافرستان پر بھی پڑیں گے اس راٹھور کی دوستی ولنگٹن میں میری تنظیم کے انچارج جیفرسن سے

تھی اور اسے معلوم تھا کہ جیفرسن کا تعلق کسی بہت بڑی یہودی تنظیم سے ہے ، اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہودی مسلمانوں کے کس قدر دشمن ہیں ۔ چنانچہ اس نے اس پلان کا ذکر جیفرسن سے کیا ۔ جیفرسن کو بھی یہ پلان پسند آگیا ۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے فوراً ہی حکم دے دیا کہ اس راٹھور کو بلا کر اس سے پلان کی ساری تفصیلات معلوم کرے ۔ چنانچہ اس نے راٹھور کو بلا لیا ۔ راٹھور اپنے ساتھ اس تجربے کے تجزیوں پر مبنی فائل بھی لے آیا ۔ جیفرسن نے وہ فائل مجھے بھجوا دی اور میرے حکم پر راٹھور کو ہلاک کر دیا گیا تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ یہ پلان ہم تک پہنچ چکا ہے ۔ جیفرسن نے اپنے طور پر پاکیشیا میں اس تجربے کے رد عمل کے بارے میں معلومات کیں تو اسے پتہ چلا کہ وہاں اس پر شدید رد عمل ہوا اور حکومت پاکیشیا نے کیس اپنی سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا میں انتہائی تیز۔ فعال اور خطرناک سمجھی جاتی ہے خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی عمران کی تو بے حد شہرت ہے ۔ راٹھور نے اس تجربے کے لئے ویسٹ ولنگٹن کی ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کے مالک پاسکل کے ذریعے ویسٹ تلف کرنے والی ایک خفیہ تنظیم کے چیف ڈیوک سے حاصل کیا تھا ۔ بہرحال علی عمران کو کسی طرح یہ باتیں معلوم ہو گئیں تو وہ ولنگٹن پہنچ گیا ۔ اس نے ڈیوک اور پاسکل دونوں کو ہلاک کر دیا ۔ وہ یقیناً راٹھور کے پیچھے جاتا لیکن راٹھور کو جیفرسن نے ہلاک کرا دیا تھا ۔ اب یہ تو نہیں معلوم کہ اس نے ان ساری باتوں کا سراغ کیسے لگا لیا بہرحال وہ جیفرسن تک پہنچ گیا اور اس

نے جیفرسن پر تشدد کر کے اسے بھی ہلاک کر دیا۔ جیفرسن چونکہ میرا خاص آدمی تھا، اس لئے لامحالہ اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اب یہ پلان موزاٹ مکمل کر رہی ہے اور موزاٹ کا ہیڈ کوارٹر لائسنگ میں ہے اس لئے وہ یقیناً لائسنگ آئے گا اس لئے میں وہاں سے یہاں فارسٹ میں آگئی ہوں "...... فیاٹی نے کہا۔

" اوہ...... یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے فیاٹی ۔ وہ تو یہاں بھی پہنچ جائے گا"...... بوڑھے نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کیوں فکر کرتے ہیں ڈیڈی ۔ موزاٹ کوئی عام سی تنظیم نہیں ہے ۔ میں نے اس کا یہاں آنے سے پہلے مکمل بندوبست کر لیا ہے میرے آدمی اس وقت پورے لاسنگ میں بکھرے ہوئے ہیں اور ہر اجنبی کی وہ باقاعدہ نگرانی کریں گے اور جس پر انہیں شک ہو گا، اسے وہ اغوا کر کے مینشن پہنچا دیں گے جہاں ان کی باقاعدہ سائنسی طور پر چیکنگ ہو گی ۔ اگر وہ ہمارے مطلوبہ آدمی ہوئے تو پھر انہیں قید کر لیا جائے گا اور مجھے اطلاع دی جائے گی میں خود جا کر وہاں ان کا خاتمہ کروں گی اور اگر وہ ہمارے مطلوبہ آدمی نہ ہوئے تو انہیں ہلاک کر کے برقی بھٹی میں جلا دیا جائے گا، اور آپ جانتے ہیں کہ میں نے انتہائی تربیت یافتہ افراد بھرتی کر رکھے ہیں" ...... فیاٹی نے کہا۔

" ٹھیک ہے ...... ایسے انتظامات کے بعد ان کے بچ جانے کا کوئی سکوپ نہیں رہتا، لیکن تم تو کہہ رہی تھیں کہ تمہارے پلان کا پہلا مرحلہ پاکیشیا میں مکمل ہونا ہے ۔ کیا ان کے خاتمے کے بعد اس پر عمل شروع

کرو گی"...... بوڑھے نے کہا۔

" اوہ نہیں ڈیڈی ۔ مجھے کیا ضرورت تھی ان کا انتظار کرنے کی ۔ میں نے پلان پر عمل شروع بھی کرا دیا ہے ۔ انتہائی خطرناک کیمیکل ویسٹ سے بھرے ہوئے ایک ہزار ڈرم ایک مال بردار جہاز کے ذریعے خفیہ طور پر پاکیشیا پہنچا دیئے گئے ہیں ۔ وہاں دارالحکومت کے قریب واقع ایک صحرا میں انہیں دفن کرنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں ۔ میرے سپیشل سیکشن کے چار آدمی پاکیشیا روانہ بھی ہو چکے ہیں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر یہ پلان مکمل بھی ہو جائے گا اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو گا اور ایک ماہ بعد اس کے نتائج بھی سامنے آنے شروع ہو جائیں گے اور پاکیشیا مسلسل اسی پلان کے خوفناک نتائج کا شکار ہوتا چلا جائے گا اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کے اندر دارالحکومت اور اس کے اردگرد کے علاقے تباہ وبرباد ہو کر رہ جائیں گے ۔ وہاں رہنے والے لاکھوں افراد مفلوج ۔ لاچار اور ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مریں گے اور پھر یہ بھیانک موت تیزی سے پورے پاکیشیا کو اپنی لپیٹ میں لیتی چلی جائے گی اس طرح پاکیشیا کے بارہ کروڑ مسلمان موزاٹ کے ہاتھوں مر جائیں گے ۔ ان کی آئندہ نسلوں کا بھی یہی حال ہو گا اور اس طرح اس ڈسٹرکشن پلان کا پہلا مرحلہ مکمل ہو جائے گا ۔ اسی طرح دوسرے مسلم ممالک میں بھی موزاٹ یہ پلان مکمل کرے گی ۔ اور ایک دن آئے گا کہ پوری دنیا سے مسلمانوں کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے گا"...... فیاٹی نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے فیاٹی، لیکن تم نے سوچا کہ اس طرح اس بھیانک موت کے خطرات باقی دنیا کو بھی تو متاثر کریں گے۔ ہمارا عظیم ملک اسرائیل بھی مسلم ممالک سے ملحقہ واقع ہے۔ اور ایک بار اس بھیانک موت کا چکر شروع ہو گیا تو اسے کسی طرح بھی روکا نہ جا سکے گا"...... بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے سب سوچ لیا ہے ڈیڈی۔ اثرات جیسے ہی آگے بڑھنے لگیں گے ہم اس ویسٹ کو نکال کر سائنسی طور پر تلف کر دیں گے لیکن یہ عبرت ناک اور بھیانک موت بہرحال مسلمانوں کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے اور مجھے فخر ہے کہ یہ اعزاز موزاٹ کے حصے میں آیا ہے"...... فیاٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ بہرحال پاکیشیا کو تو ہر صورت میں مکمل طور پر تباہ ہونا ہی چاہئے"...... بوڑھے نے کہا اور فیاٹی سر ہلاتی ہوئی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"سنو حالات سے مجھے آگاہ رکھنا۔ مجھے تمہارے اس پلان سے بے حد دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... بوڑھے نے کہا۔

"بالکل رکھوں گی ڈیڈی"...... فیاٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئی جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس نے الماری سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو مادام کالنگ اوور"...... فیاٹی نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کال دینی شروع کر دی۔

"یس زیبر اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے زیبر اوور"...... فیاٹی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"آل او۔کے مادام لوکیشن چیک کر لی گئی ہے۔ مال پہنچنے والا ہے۔ اس کے لوکیشن تک سپلائی کے تمام انتظامات مکمل ہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو تین روز کام مکمل طور پر او۔کے ہو جائے گا اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم اوور"...... فیاٹی نے پوچھا۔

"نو مادام کوئی پرابلم نہیں ہے اور نہ کسی پرابلم کے پیدا ہونے کا کوئی سکوپ ہے اوور"...... زیبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے جب مال لوکیشن پر پہنچ جائے تو مجھے رپورٹ دینا کیونکہ یہی سب سے اہم مرحلہ ہے اوور"...... مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ویسے پھر بھی ہر طرح سے محتاط رہنا اوور اینڈ آل"...... مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"پاکیشیا کے مسلمانوں موت تمہاری طرف بڑھ رہی ہے۔ بھیانک اور عبرتناک موت جو اب تمہارا مقدر بن چکی ہے لیکن تمہیں معلوم ہی نہیں کہ تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے"...... فیاٹی نے خود کلامی کے

سے انداز میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ مڑی اور اسے واپس الماری میں
رکھنے میں مصروف ہو گئی۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور مسرت کے
اطمینان بخش تاثرات نمایاں تھے۔

جوانا نے ٹیکسی رنگی کالونی کے پہلے چوک پر چھوڑ دی اور پھر پیدل چلتا
ہوا وہ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ چکا تھا جس
پر موجود تالے کی چابی اس کے ہاتھ میں تھی اور اس کے ساتھ موجود ٹیگ
پر کوٹھی نمبر کھدا ہوا تھا۔ کوٹھی کالونی سے قدرے ہٹ کر بنی ہوئی تھی
اور خاصی بڑی تھی۔ جوانا نے تالا کھولا اور پھر چھوٹے پھاٹک کو دھکیلتا ہوا
اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی کا لان اجاڑ پڑا ہوا تھا۔ جوانا نے مڑ کر پھاٹک بند
کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کوٹھی کی اصل عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ اس کا مکمل طور پر جائزہ لے چکا تھا۔ اس میں دو بڑے بڑے تہہ
خانے بھی تھے اور عقبی طرف گیراجوں کی ایک طویل قطار تھی۔ جس میں
واقعی چار نئی اور جدید ماڈل کی کاریں بھی موجود تھیں۔ ہر کار کے اگنیشن
میں چابیاں موجود تھیں جوانا نے ایک کار میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کرنا
چاہا لیکن اگنیشن میں چابی لگاتے ہی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ بیٹری کے متعلق

بتانے والا بلب جلا ہی نہ تھا اور نہ ہی سیلف کی مخصوص آواز سنائی دی تھی
جوانا نے بٹن دبا کر بونٹ کھولا اور پھر کار سے نیچے اتر کر اس نے بونٹ اٹھا
دیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ بیٹری کا
ایک کلپ ٹرمینل سے ہٹا ہوا تھا۔ جوانا اس کی وجہ سمجھ گیا کہ اگر بیٹری
کے دونوں ٹرمینلز پر کلپ چڑھا دیئے جاتے تو کار کے طویل عرصے تک بے
حرکت رہنے کی وجہ سے بیٹری ڈاؤن ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا۔ اس لئے
ایک ٹرمینل کو خالی رکھا گیا تھا۔ جوانا نے خالی ٹرمینل پر کلپ لگایا اور پھر
بونٹ بند کر کے وہ دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اس بار کار فوراً ہی
سٹارٹ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈائل پر چیک کر لیا کہ پیٹرول
ٹینک بھی پوری طرح فل تھا۔ جوانا نے انجن بند کیا اور پھر مطمئن انداز
میں کار سے اتر آیا پھر اس نے باقی تینوں کاروں کو بھی اسی طرح ورکنگ
آرڈر میں کیا اور گیراج سے نکل کر دوبارہ عمارت کی طرف بڑھ گیا کوٹھی
مکمل طور پر فرنیشڈ تھی۔ اسلحہ نیچے تہہ خانے کی الماریوں میں تھا۔ جوانا
وہاں سے مشین پسٹل اور اس کا میگزین لے آیا تھا۔ اس نے کمرے
میں بیٹھ کر اس کا میگزین فل کیا اور پھر مشین پسٹل جیب میں رکھ کر وہ
کچن کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں خوراک کے بند ڈبے کافی تعداد میں موجود
تھے۔ جوانا نے خود ہی اپنی مرضی سے خوراک تیار کی اور پھر اسے اٹھا کر
ڈائننگ روم میں لا کر اس نے اطمینان سے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ البتہ
اس کے ذہن میں مسلسل یہی کھچڑی پک رہی تھی کہ کیا وہ عمران کی آمد کا
انتظار کرے یا از خود مادام فیانی کے محل میں جا کر فیانی یا اس کے

ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرے۔ لیکن وہ کوئی
فیصلہ نہ کر پا رہا تھا۔ کھانا کھاتے کھاتے اسے پیاس لگی تو وہ ایک بار پھر
اٹھا اور کچن کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا بھی نہ تھا کہ
باہر سے ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکے یکے بعد دیگر
مسلسل ہو رہے تھے۔ جوانا بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور جیب سے مشین
پسٹل نکال کر وہ باہر کی طرف بھاگا۔ لیکن جیسے ہی وہ راہداری میں پہنچا اس
کو چکر آیا اور پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن
اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر اس قدر تیزی سے پھیلتی چلی گئی کہ وہ اپنے
آپ کو سنبھال ہی نہ سکا۔ پھر جب اس کے پردہ ذہن پر پڑی ہوئی تاریکی کی
چادر سمٹ گئی تو اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور دوسرے لمحے
اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ لوہے کی زنجیروں سے
جکڑا ہوا دیوار کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں
زنجیروں سے جکڑی ہوئی تھیں اور زنجیروں کے آخر سرے دیواروں میں
نصب کنڈوں سے منسلک تھے اور سامنے ایک نوجوان ہاتھ میں خالی سرنج
لئے کھڑا تھا۔

"پوری سرنج انجکٹ کرنی پڑی ہے۔ تب جا کر تمہیں ہوش آیا ہے
مسٹر جوانا"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا اس اجنبی
نوجوان کے منہ سے اپنا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"جوانا۔ کیا مطلب"...... جوانا نے لہجے میں حیرت بھرتے ہوئے کہا اور
نوجوان ہنس پڑا۔

"حیرت ظاہر کرنے اور ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں .... تمہاری بے ہوشی کے دوران انتہائی جدید ترین مشینوں کے ذریعے تمہارا لاشعور چیک کیا گیا ہے پھر یہاں لایا گیا ہے۔ مشینوں کی مدد سے تمہارے متعلق معلومات پہلے ہی حاصل کر لی گئی ہیں۔ تمہارا نام جوانا ہے اور تم کسی ماسٹر کلرز نامی تنظیم کے رکن تھے۔ اب تم پاکیشیا میں رہتے ہو اور تمہارا تعلق وہاں کے ایک آدمی علی عمران سے ہے اور تم یہاں موزاٹ کا ہیڈ کوارٹر تلاش کرنے کے لئے آئے ہو اور سچ پوچھو تو اس علی عمران سے تمہارے تعلق سے آگاہی نے ہی تمہاری زندگی کی چند گھڑیاں بڑھا دی ہیں ورنہ تمہیں اس بے ہوشی کے عالم میں گولی مار دی جاتی اور تمہارے اس خوبصورت جسم کو برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دیا جاتا" ...... اس نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تمہارا کیا نام ہے اور تمہیں مجھ پر کیسے شک ہوا" ...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام روجر ہے۔ مادام کو معلوم تھا کہ علی عمران ولنگٹن میں کام کر رہا ہے اور اس نے ولنگٹن میں مادام کے ایک خاص آدمی جیفرسن پر تشدد کر کے اس سے یہاں کا پتہ پوچھ لیا ہے اور مادام کو یہ بھی اطلاع مل گئی تھی کہ اس علی عمران کے ساتھ ایک دیو ہیکل ایکریمی بھی ہے۔ چنانچہ مادام نے یہاں لائسنگ میں اپنے آدمیوں کو پھیلا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ ہر اجنبی کی نگرانی کی جائے اور مشکوک آدمی کو یہاں لے آکر اس کی

چیکنگ کی جائے۔ تم جب یہاں پہنچے تو تمہاری نگرانی کی گئی۔ تم فیلڈ بار میں جا کر لسبالو سے ملے تو وہاں سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو ایک پرانے ویٹر نے بتایا کہ تمہارا نام جوانا ہے اور تم مشہور زمانہ پیشہ ور قاتل تنظیم ماسٹر کلرز کے آدمی ہو اور انتہائی خطرناک پیشہ ور قاتل ہو۔ ان معلومات کے بعد تمہاری نگرانی ختم کر دی گئی کیونکہ تم مطلوبہ آدمی نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن جب یہ رپورٹ چیف آندرے کو دی گئی تو چیف کو شک گزرا۔ چنانچہ چیف نے خود جا کر لسبالو سے پوچھ گچھ کی۔ لسبالو نے پہلے تو اڑنے کی کوشش کی لیکن چیف آندرے کا شک جڑ پکڑ گیا اور پھر لسبالو کو اس کے آدمی اٹھا کر ایک اڈے پر لے گئے جہاں لسبالو پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا اور آخر کار لسبالو نے زبان کھول دی اور اس نے بتایا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا کے علی عمران سے ہے اور تم یہاں موزاٹ کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں آئے ہو۔ اور اس نے اس کوٹھی کا پتہ بھی بتا دیا جہاں اس نے تمہیں بھیجا تھا۔ چونکہ تم خوفناک قاتل تھے اس لئے چیف نے کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرائے اس طرح تم بے ہوش ہو گئے اور تمہیں یہاں مینشن میں لایا گیا۔ تمہارا لاشعور مشینوں کے ذریعے چیک کر کے لسبالو کی دی ہوئی معلومات کو کنفرم کیا گیا اور پھر تمہیں یہاں جکڑ دیا گیا۔ مادام کو اطلاع کر دی گئی ہے اور مادام کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والی ہیں تاکہ وہ خود تم سے پوچھ گچھ کر سکیں اس لئے تمہیں ہوش میں بھی لایا گیا ہے" ...... روجر نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"لسبالو کا کیا ہوا ہے"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"خوفناک تشدد کی وجہ سے ہلاک ہو گیا ہے"...... روچر نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دل پر کسی نے زور سے گھونسا مار دیا ہو۔ اس کا خون پارے کی طرح تڑپا لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا کیونکہ اب عمران کے ساتھ رہتے رہتے اس نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لینا سیکھ لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی تک مادام یہاں نہیں آئی اور وہ اس مادام کے آنے تک کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کیا تھا۔

"تمہاری یہ مادام تو غیر ملک گئی ہوئی تھی۔ وہ اتنی جلدی کیسے واپس آجائے گی"...... جوانا نے کہا۔

"غیر ملک ...... اوہ نہیں ...... مادام فارسٹ ہیڈ کوارٹر گئی تھیں۔ بہر حال تمہاری موت پر افسوس ہو گا کیونکہ تم واقعی جسمانی طاقت کا ایک شاہکار ہو"...... روچر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور سامنے موجود دروازے سے باہر نکل گیا جیسے ہی اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہوا، جوانا نے اپنے دونوں بازوؤں کو زور زور سے آگے کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ لیکن زنجیریں موٹی اور انتہائی مضبوط تھیں اور دیواروں میں موجود کنڈے بھی انتہائی مضبوطی سے گڑے ہوئے تھے۔

"لسبالو کی موت کا تمہیں خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ایسا عبرتناک خمیازہ کہ تمہاری روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی"...... جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے اسے لسبالو کی موت اور اس پر ہونے

والے تشدد کا خیال آتا جا رہا تھا اس کے دماغ اور جسم میں جیسے آگ بھڑکتی چلی جا رہی تھی اور اس کے جھٹکوں میں وحشت جھلکنے لگ گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ وہ اچھل کر اوندھے منہ فرش پر جا گرا تو اس نے بڑی مشکل سے اپنے چہرے کو فرش کے ساتھ رگڑے جانے سے بچایا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں موجود کڑوں کے ساتھ منسلک زنجیروں کے مڑے ہوئے کنڈے جھٹکوں کی وجہ سے سیدھے ہو کر کڑوں سے نکل گئے تھے اور بھاری زنجیریں جھٹکے کے ساتھ واپس دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔ اب جوانا کی کلائیوں میں صرف فولادی کڑے نظر آرہے تھے۔ جوانا تیزی سے اٹھا اور اس نے جھک کر اپنی پنڈلیوں میں موجود کڑوں میں لگے ہوئے بٹنوں کو دبایا تو کٹاک کٹاک کی تیز آواز کے ساتھ دونوں فولادی کڑے کھلتے چلے گئے اور جوانا زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہو گیا اس نے کلائیوں پر موجود کڑوں کو بھی اسی طرح بٹن دبا کر کھولا اور ایک طرف پھینک دیا۔ پہلے ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ انہیں کھول نہ سکتا تھا اس لئے بے بس ہوا کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑا ہوا تھا۔

"میں اس پوری عمارت کو راکھ کا ڈھیر بنا دوں گا۔ میں ایک ایک آدمی کی ہڈیاں توڑ دوں گا۔ انہوں نے لسبالو کو ہلاک کر کے اپنی عبرتناک موت مقدر کر لی ہے"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اس کا ذہن اب مکمل طور پر وحشت کی گرفت میں آچکا تھا۔ سب مصلحتوں کی گرد دھواں بن کر اڑ گئی تھی اور وہ ایک بار پھر وہی ماسٹر کلر کا جوانا بن گیا تھا۔ وہی

جوانا جو وحشت اور بربریت کا سمبل سمجھا جاتا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے دروازے پر زور دار لات ماری تو دروازے کے دونوں پٹ جو دوسری طرف سے لاک نہ تھے، ایک دھماکے سے کھلے اور جوانا اچھل کر باہر موجود راہداری میں آگیا۔ اب اسے کسی چیز کی پرواہ نہ رہی تھی۔ اسے نہ اس بات کی پرواہ تھی کہ اس کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے اور نہ اس بات کی پرواہ تھی کہ دروازے کے دھماکے سے عمارت میں موجود مسلح افراد چوکنا ہو جائیں گے۔ وہ وحشی سانڈ کی طرح راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نظر آرہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر لوہے کا دروازہ تھا جو بند تھا۔ ابھی جوانا سیڑھیاں چڑھ ہی رہا تھا کہ دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز ابھری تو جوانا نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اکٹھی تین سیڑھیاں چڑھ کر وہ دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو مشین گنوں سے مسلح آدمی تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگے لیکن دوسرے لمحے راہداری میں ایک آدمی کی چیخ گونجی اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ایک زور دار دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ دوسرا آدمی چیخ سنتے ہی بری طرح ٹھٹھک کر مڑنے ہی لگا تھا کہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ وہ بھی اچھل کر گھومتا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ جوانا نے دروازے کے پٹ کی اوٹ سے نکل کر ایک آدمی کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جھپٹی اور ساتھ ہی دوسرا ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اس نے اسے اچھال دیا تھا اور دوسرا آدمی اس کے ہاتھ میں آجانے والی مشین گن

سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ کا شکار ہوا تھا۔ جوانا بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اچھل کر کھلے دروازے سے باہر کھلے برآمدے میں آگیا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ایک دروازے سے نکلنے والا ایک آدمی چیختا ہوا وہیں برآمدے میں ہی گٹھڑی کی صورت میں ڈھیر ہو گیا۔

"کیا....... کیا ہو رہا ہے"....... اسی دروازے کے اندر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی، لیکن جوانا اسی طرح وحشی سانڈ کی طرح دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر ان دونوں کا زور دار ٹکراؤ دروازے میں ہی ہوا اور باہر نکلنے والا نوجوان جوانا کے پہاڑ جیسے جسم سے ٹکرا کر چیختا ہوا اچھل کر دو قدم پیچھے پشت کے بل گرا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے جوانا کو ہوش دلایا تھا اور جس سے جوانا کی باتیں ہوئی تھیں نیچے گر کر وہ ابھی اٹھنے کا شاید ارادہ ہی کر رہا تھا کہ جوانا کے ہاتھ میں موجود مشین گن ایک بار پھر تڑتڑائی اور گولیوں نے ایک لمحے میں اس آدمی کے جسم کو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیا۔ کمرے میں اس آدمی کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، اس لئے جوانا تیزی سے مڑا اور واپس برآمدے میں آکر وہ آگے بڑھا اور راہداری میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں اس طرح لٹکی ہوئی تھی جیسے بچے کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں۔ چہرہ غصے کی شدت سے تانبے کی طرح کا ہو رہا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اس اندرونی راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا جس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ جوانا نے گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی

آواز کے ساتھ وہ بلب اور اس کا تنصیبی سامان بکھر کر نیچے آگرا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس فولادی دروازے پر اپنے کاندھے کی زور دار ٹکر ماری لیکن فولادی دروازہ صرف چرچرا کر رہ گیا تو جوانا ہونٹ بھینچے ہٹا اور ایک بار پھر اچھل کر اس نے پوری قوت سے اس فولادی دروازے پر کاندھے کی زور دار ضرب لگائی اور دوسرے لمحے فولادی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جوانا جس نے پوری قوت سے ٹکر ماری تھی اس طرح اچانک دروازے کے یکلخت کھل جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور اچھل کر پہلو کے بل اندر جا گرا اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن اڑتی ہوئی نجانے کہاں ایک دھماکے سے جا گری۔

"خبردار...... کون ہو تم ہاتھ اٹھا دو"...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جوانا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اس وقت ایک وسیع ہال میں تھا جہاں چاروں طرف دیواروں کے ساتھ عجیب سی مشینیں نصب تھیں جن میں سے بیشتر ڈھکی ہوئی تھیں صرف ایک مشین چل رہی تھی۔ ایک کونے میں شفاف شیشے کا بنا ہوا ایک کمرہ تھا جس کے اندر بھی نصب مشینری اسے باہر سے ہی نظر آ رہی تھی۔ ایک بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر گارڈ جیسی یونیفارم تھی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت جیسے مجسم ہو کر رہ گئی تھی۔ اسی لمحے شیشے کے کمرے کے کھلے دروازے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر نکلا۔ اس کے جسم پر سفید اوورآل تھا۔

"یہ...... یہ کون ہے...... اوہ۔ اوہ یہ تو وہی نیگرو ہے جوانا جس کا

ذہن چیک کیا گیا تھا۔ یہ یہاں کیسے آگیا اور دروازے کیسے کھل گیا وہ ایر سسٹم کا کیا ہوا۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... اس ادھیڑ عمر نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ادھر گھوم جاؤ دیوار کی طرف منہ کر لو"...... گارڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اسے شاید اس ادھیڑ عمر کی آواز سن کر ہوش آگیا تھا۔

"تو یہاں چیک کیا گیا تھا میرا ذہن۔ تم نے کیا تھا"...... جوانا نے غراتے ہوئے اس ادھیڑ عمر سے کہا جو اب اس کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا اس نے مشین گن سے مسلح گارڈ کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا کمرے میں موجود عدم وجود کے برابر ہو۔

"میں کہتا ہوں ہاتھ اٹھا دو اور دیوار کی طرف مڑ جاؤ ورنہ میں فائر کھول دوں گا"...... گارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ جرات کہ تم جوانا کے سامنے چیخو"۔ جوانا نے یکلخت غصے سے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا اور دوسرے لمحے جس طرح بھوکا چیتا اپنے شکار پر چھلانگ لگاتا ہے۔ اس طرح جوانا نے اس گارڈ پر چھلانگ لگا دی اور گارڈ کے حلق سے نکلنے والی ہولناک چیخ سے ہال گونج اٹھا۔ وہ ہوا میں بالکل اس طرح اڑتا ہوا دیوار کے ساتھ موجود ایک مشین سے جا ٹکرایا تھا جیسے کوئی گیند فضا میں اچھلتی ہے۔ جوانا نے پلک جھپکنے میں اس کی مشین گن کی نالی پر ہاتھ ڈال کر گن کو ایک زوردار جھٹکا دیا تھا اور یہ اسی جھٹکے کا نتیجہ تھا کہ گن کے دوسرے سرے پر موجود گارڈ فضا میں اڑتا ہوا مشین سے جا ٹکرایا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کی نظریں اس گارڈ کے ساتھ

ہی گھومتی چلی گئی تھیں یہ سب کچھ شاید لاشعوری طور پر ہوا تھا۔

" تم نے چیکنگ کی تھی بولو "...... اسی لمحے جوانا نے اس ادھیڑ عمر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور وہ ادھیڑ عمر جیسے یکلخت ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ تیزی سے مڑ کر شیشے والے کمرے کی طرف دوڑا لیکن دوسرے لمحے ہال گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور ادھیڑ عمر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ گولیوں کی بارش نے اس کی پشت میں بلامبالغہ سینکڑوں سوراخ کر دیئے تھے۔

" تم نے میرا ذہن چیک کیا تھا۔ ان مشینوں سے تم نے "...... جوانا نے دہشت بھرے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کی مشین گن نے گولیاں اگلنی شروع کر دیں اور پھر یکے بعد دیگرے زوردار دھماکے کے ساتھ دیواروں سے نصب مشینوں کے پرزے اڑنے شروع ہو گئے۔ جوانا کی مشین گن مسلسل گولیاں اگلے چلی جا رہی تھی۔ اور پھر اچانک کرچ کی آواز سنائی دی تو جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ ٹریگر سے ہٹا لیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے مشین گن ایک طرف اچھال دی اور پھر وہ تیزی سے اس شیشے والے کمرے کی طرف بڑھا جس کی دیوار کے ساتھ اس کی مشین گن پڑی ہوئی اب اسے نظر آ رہی تھی۔ اس نے مشین گن اٹھائی اور ایک بار پھر اس نے باقی مشینری کے پرخچے اڑانے شروع کر دیئے۔ سب سے آخر میں شیشے والے کمرے میں نصب مشینری کا نمبر آیا۔ جوانا نے میگزین کی آخری گولی تک فائر کر دی اور اس دوسری مشین گن سے بھی کرچ کی آواز نکلنے کے بعد اس کا جنون قدرے کم ہوا اور اس نے مشین گن

ایک طرف پھینکی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" لسبالو کو تم نے مار دیا۔ لسبالو کو...... تمہارا بھی انجام ہوگا۔ اس سے بھی عبرتناک انجام ہوگا۔ میں تمہارے ایک ایک آدمی کو تڑپا تڑپا کر مار دوں گا۔ تم سب کو ختم کر دوں گا۔ پورے لائسنگ کو آگ لگا دوں گا۔ تمہیں لسبالو کی موت مہنگی پڑے گی۔ بے حد مہنگی "...... جوانا دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے مسلسل غصیلے انداز میں بڑبڑاتا چلا جا رہا تھا۔ اس قدر قتل وغارت کرنے اور مشینری تباہ کرنے کے باوجود اس کے ذہن پر وحشت اسی طرح سوار تھی۔ لسبالو کی موت کی خبر نے واقعی اسے شدید ترین ذہنی اور نفسیاتی دھچکہ پہنچایا تھا۔ اس وقت تو وہ نجانے کس طرح اپنے آپ کو کنٹرول کر گیا تھا جب وہ روچر اس سے باتیں کر رہا تھا لیکن روچر کے جانے کے بعد جب اس نے زنجیریں توڑتے وقت لسبالو کی موت کے بارے میں سوچا تو اس کی وحشت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی گئی اور پھر اس کے سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں اسی وحشت میں ایک لحاظ سے سلب ہو کر رہ گئیں۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا ایک بار پھر اوپر پہنچا اور پھر اس نے پوری عمارت کا چکر لگا لیا لیکن وہاں اب سوائے لاشوں کے اور کوئی چیز نہ تھی ایک کمرے سے اسے مشین گن اس کا میگزین اور انتہائی طاقتور بموں کا ایک پورا پیکٹ ملا جسے اٹھا کر اس نے جیبوں میں ڈالا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔ اسی لمحے اسے خیال آگیا کہ وہ مادام اس سے پوچھ گچھ کرنے آئی ہے اور اس خیال کے آتے ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی وحشت میں جیسے مزید اضافہ ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی

اس کے ذہن میں موزاٹ تنظیم اور اس کے مشن کا سارا منظر ابھر آیا۔ وہ ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے گھوما اور پھر بھاگتا ہوا برآمدہ کراس کر کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بڑا پھاٹک کھولنے کی بجائے چھوٹا پھاٹک کھولا اور بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلا تو دوسرے لمحے کال بیل بجانے کے لئے ہاتھ اٹھانے والا آدمی بری طرح چیختا ہوا سڑک پر جا گرا۔ بڑے پھاٹک کے سامنے کار کھڑی تھی اور کار کی عقبی سیٹ پر ایک آدمی بیٹھا ہوا نظر آرہا تھا۔ جوانا کے جسم میں تو جیسے بجلی سی بھر گئی تھی۔ وہ واقعی بجلی کی سی تیزی سے کار کی طرف بڑھا اور اس نے ایک جھٹکے سے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اندر بیٹھے ہوئے آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے کار سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور جوانا نے صرف ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تھا، اور اس آدمی کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ جوانا نے کھلے سائیڈ پھاٹک سے اسے اس طرح اندر اچھال دیا جیسے کوئی خالی بوری اچھالتا ہے ۔ اور پھر وہ اس آدمی کی طرف بڑھا جسے اس نے پہلے ہی جھٹکے میں سڑک پر اچھال دیا تھا وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ جوانا نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر سائیڈ پھاٹک سے اندر اچھال دیا اس کے بعد وہ سائیڈ پھاٹک سے اندر گیا اور پھر اس نے بڑا پھاٹک کھولا اور دوبارہ باہر آگیا۔ باہر دور دور تک کوئی آدمی نہ تھا بس پھاٹک کے سامنے ایک پختہ سڑک سیدھی دور تک جا رہی تھی جو آگے جا کر درختوں کے جھنڈ میں غائب ہو رہی تھی۔ سڑک کے

دونوں اطراف میں دور دور تک جنگل سا پھیلا ہوا نظر آرہا تھا۔ جوانا کار میں بیٹھا اور کار کو سٹارٹ کر کے وہ اندر سیدھا پورچ میں لے گیا۔ کار سے اتر کر وہ واپس مڑا اور اس نے آکر بڑا اور چھوٹا پھاٹک بند کیا اور ایک طرف پڑے ہوئے ان دونوں افراد کی طرف بڑھ گیا۔ پہلا آدمی تو مر چکا تھا، لیکن جوانا جانتا تھا کہ دوسرا صرف بے ہوش ہوگا کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اس کی گردن کو اس انداز میں جھٹکا دیا تھا کہ وہ بے ہوش بھی ہو جائے اور مر بھی نہ سکے۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ کار میں بیٹھنے والا یقیناً کوئی اہم آدمی ہوگا۔ ویسے وہ گیا تھا تو مادام کے لئے ہی تھا لیکن باہر مادام موجود نہ تھی۔ اور اگر وہ پھاٹک کھولنے اور چھپ کر حملہ کرنے کی کوشش کرتا تو شاید وہ اتنی آسانی سے ان پر قابو نہ پا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنی فطرت کے مطابق ڈائریکٹ ایکشن کیا تھا۔ وہ آدمی جسے اس نے کار میں سے نکالا تھا، واقعی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ باہر پھیلے ہوئے جنگل کو دیکھ کر جوانا پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے اس آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے لے کر اندر ایک بڑے کمرے میں آگیا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس نے اس آدمی کو فرش پر بچھے ہوئے قالین پر پھینکا اور پھر مڑ کر رسی اٹھانے کے لئے کمرے سے باہر آگیا۔ جہاں سے اس نے اسلحہ لیا تھا وہاں اسے رسی کے بنڈل نظر آئے تھے۔ اس لئے وہ سیدھا وہاں گیا اور پھر رسی کا ایک بنڈل اٹھا کر وہ واپس آیا اور اس نے اس آدمی کو ایک کرسی پر بٹھا کر ایک ہاتھ سے اسے تھامے رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اسے رسی سے باندھ دیا۔ اس طرح اس آدمی کا جسم جب کرسی کے

ساتھ قدرے ٹک گیا تو اس نے باقی رسی کو مضبوطی سے باندھ دیا۔

"اب تم خود بتاؤ گے کہ تم کون ہو"..... جوانا نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے پیچھے ہٹ کر اس کے چہرے پر لگاتار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے لیکن غصے کے باوجود اس نے ہاتھ ہلکا رکھا تھا۔ تاکہ وہ جواب دینے کے قابل رہ سکے۔ چند تھپڑ کھانے کے بعد وہ آدمی یکلخت چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی تکلیف کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن پھر ان کی جگہ حیرت نے لے لی۔

"تم۔ تم جوانا۔ تم کیسے آزاد ہو گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم۔ تم تو زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور میں خود تمہیں بندھا ہوا کر گیا تھا میرے ساتھی کہاں ہیں کیا انہوں نے غداری کی ہے"..... اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام آندرے ہے"..... جوانا نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ اور بندھے ہوئے آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو..... تم نے لسبالو پر تشدد کیا تھا۔ تم نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی۔ تم نے۔ تم۔ چیف ہو ان درندوں کے"..... جوانا کے لہجے میں یکلخت بھوکے بھیڑیئے جیسی غراہٹ ابھر آئی۔ اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر شعلے سے نکلنے لگے تھے اور ذہن پر وحشت کی سرخ چادر پھیلنے لگ گئی، اور سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا آندرے جوانا کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات اور اس کی آنکھوں سے نکلنے والے شعلوں کو دیکھ کر شاید بری

طرح خوفزدہ ہو گیا۔ اس کا چہرہ یکلخت خوف کی وجہ سے سکڑ سا گیا۔

"مم۔ مم۔ میں نے نہیں کیا تھا۔ میں تو....." اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"خاموش ہو جاؤ۔ بکواس مت کرو۔ تمہارے آدمی روچر نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ تمہارا نام بھی اسی نے بتایا تھا اور یہ سن لو کہ تمہارے آدمی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس مشین روم میں موجود وہ بڈھا بھی اور وہ گارڈ بھی، لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ آسان موت مرے ہیں۔ مگر تم آسان موت نہیں مرو گے آندرے تمہیں لسبالو کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہو گا۔ میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑوں گا میں تمہارے جسم میں موجود ایک ایک رگ کو کچل دوں گا میں تمہاری وہ حالت کروں گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔ تم نے لسبالو کو مارا ہے۔ میری وجہ سے اس لسبالو کو جو میرا انتہائی مخلص دوست تھا جو پاگل پن کی حد تک میرا دوست تھا۔ اس لسبالو کو"..... جوانا کی حالت لمحہ بہ لمحہ غصے کی شدت سے بگڑتی چلی جارہی تھی۔ اس کی آواز میں موجود غراہٹ کا تاثر بڑھتا چلا جارہا تھا۔ آنکھوں سے نکلنے والے شعلے الاؤ میں تبدیل ہوتے جارہے تھے۔ ایک بار پھر اس کے ذہن پر وحشت سوار ہوتی چلی جارہی تھی۔

"تم۔ تم غلط سمجھے ہو جوانا۔ میرا لسبالو پر تشدد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو....." آندرے نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے زوردار تھپڑ اور آندرے کی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

تھپڑ اس قدر زور دار تھا کہ اس کا گال پھٹ گیا تھا اور کئی دانت منہ سے باہر نکل کر قالین پر جا گرے تھے۔

" بندھے کو مار رہے ہو۔ مجھے کھول دو پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم میں کتنی قوت ہے "...... یکلخت آندرے نے چیختے ہوئے کہا لیکن اس کے اس فقرے کا رد عمل جوانا پر انتہائی مختلف ہوا۔ اس کا غصے کی شدت سے پھڑپھڑاتا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔ آنکھوں سے نکلنے والے شعلے تیزی سے مدھم پڑنے لگے۔

" تم آسان موت مرنا چاہتے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہیں کھول دوں اور تم مجھ سے لڑو اس طرح تم آسان موت مر جاؤ۔ یہی مقصد ہے ناں تمہارا۔ لیکن تم آسان موت نہیں مر سکتے۔ تمہاری موت انتہائی عبرت ناک ہو گی لیکن ابھی نہیں۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں تمہیں مارنے سے پہلے کھول بھی دوں گا تاکہ تم اپنے دل کی حسرت پوری کر لو۔ لیکن پہلے تمہیں اس موزاٹ اور مادام کے بارے میں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ سب کچھ۔ اے سے لے کر زیڈ تک "...... جوانا نے ہونٹ بھینچ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" میں کسی موزاٹ اور کسی مادام کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ تم جو چاہے کر لو۔ کاش مجھے ذرا بھی خیال ہوتا کہ تم اس طرح زنجیروں میں جکڑے جانے کے باوجود آزاد ہو سکتے ہو تو میں تمہیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دیتا "...... آندرے نے خون تھوکتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بھی اب خوف سے آزاد تھا۔ شاید خوف کی آخری حد چھونے اور

جوانا کا زور دار تھپڑ کھانے کے بعد اس کی بھی ذہنی رو بدل گئی تھی اور خوف اس کے لئے بے معنی ہو چکا تھا۔

" اچھا بہادر بننا چاہتے ہو۔ تو ٹھیک ہے۔ بنو بہادر۔ میں ابھی آتا ہوں ...... جوانا نے ناک سکیڑتے اور ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور تیزی سے کرسی سے اٹھ کر مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر آ گیا۔ وہ ایک بار پھر اسی کمرے کی طرف دوڑا چلا جا رہا تھا جہاں سے اس نے اسلحہ اور رسی کا بنڈل اٹھایا تھا۔ اس بار اس نے الماری کے ایک خانے میں پڑے ہوئے خنجروں میں سے ایک لمبے اور انتہائی تیز دھار پھل کا خنجر اٹھایا اور اسی طرح دوڑتا ہوا واپس اسی کمرے میں آ گیا جس میں آندرے کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ ناک اور منہ سے خون کی لکیریں نکل کر گردن تک بہہ کر اب جم گئی تھیں۔ ایک گال پھٹ گیا تھا اور جبڑے کی ہڈی اس میں سے جھانک رہی تھی۔

" سنو میرے ساتھ سودا کر لو۔ میں تمہیں تمہارے مطلب کی معلومات دے دیتا ہوں تم مجھے آزاد کر دو "...... آندرے نے ایک بار پھر خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" سودا۔ لسبالو کے خون کا سودا۔ اس کی موت کا سودا "...... جوانا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کمرہ آندرے کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انتہائی بے دردی سے خنجر کا آدھے سے زیادہ پھل اس کے بازو میں اتار دیا تھا۔

" سودا کروں...... تم سے۔ لسبالو کے قاتل سے۔ تم نے مجھے اس قدر

کمینہ سمجھ رکھا ہے۔ تم نے مجھے اس قدر گھٹیا سمجھ رکھا ہے"...... جوانا نے
چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر خنجر کا پھل تڑپتے ہوئے آندرے کی ران میں
گھس گیا۔ اس بار آندرے کی گردن ایک جھٹکے سے ایک طرف کو ڈھلک
گئی۔

"تم آسان موت مرنا چاہتے ہو..... آسان موت...... نہیں تم آسان
موت نہیں مر سکتے...... بس جواب تک آسان موت مر گئے وہی مر گئے۔
تم نہیں مر سکتے"...... جوانا نے اسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور
ایک بار پھر اس نے بے ہوش آندرے کے چہرے پر زوردار تھپڑ جما دیا اور
آندرے چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو
رہی تھی۔

"اوہ گاڈ...... میں کس بے رحم اور پاگل قاتل کے ہتھے چڑھ گیا ہوں
...... بچاؤ۔ بچاؤ"...... آندرے نے ہوش میں آتے ہی ہذیانی انداز
میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے بازو اور ران سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

"تم مجھے پاگل اور بے رحم قاتل کہہ رہے ہو مجھے۔ جب تم لسبالو پر
تشدد کر رہے تھے اور جب تم نے اسے سفاکانہ انداز میں مارا تھا۔ اس
وقت تمہیں خیال نہ آیا تھا کہ تم بے رحم اور پاگل قاتل ہو۔ اس وقت
کیوں نہیں سوچا تھا تم نے"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار
پھر اس کا خنجر آندرے کی دوسری ران میں گھستا چلا گیا۔

"بولو کہاں ہے وہ مادام۔ کہاں ہے موزانٹ کا ہیڈ کوارٹر بولو۔ بولو
ورنہ"...... جوانا نے یکلخت خنجر نیچے پھینکتے ہوئے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے

اس نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔

"بولو ورنہ ایک ایک بوٹی اڑا دوں گا بولو"...... جوانا نے غصے کی
شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم...... مادام ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ اس نے پہلے کہا تھا کہ وہ خود
آکر تم سے پوچھ گچھ کرے گی مگر پھر اس نے کہا کہ وہ نہیں آرہی، اس لئے
میں خود آیا تھا تاکہ تم سے مزید پوچھ گچھ کر سکوں۔ مجھے مت مارو۔ مجھے
چھوڑ دو۔ میں نے لسبالو پر تشدد نہیں کیا تھا۔ میں نے تو اسے انگلی بھی نہ
لگائی تھی"...... آندرے نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے ہیڈ کوارٹر بولو"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے جھک کر خون آلود خنجر اٹھایا اور پھر کمرہ آندرے کی بھیانک اور روح
فرسا چیخوں سے گونجنے لگا۔ جوانا واقعی پاگلوں اور جنونیوں کے سے انداز
میں اس کی ٹانگوں اور بازوؤں پر مسلسل خنجر کے وار کیے چلا جا رہا تھا۔

"لسبالو کو بھی تم نے اسی طرح اذیت دی ہو گی۔ وہ بھی اسی طرح چیختا
ہو گا۔ وہ بھی اسی طرح تڑپا ہو گا۔ لیکن اب اس کی روح خوش ہو رہی ہو گی
بولو۔ کہاں ہے ہیڈ کوارٹر بولو"...... جوانا واقعی وحشت اور پاگل پن کی
حدود میں داخل ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ اس وقت کسی انسان کا چہرہ لگ ہی
نہ رہا تھا۔

"فیاٹی فارسٹ میں۔ کلنٹن کے اندر۔ فیاٹی فارسٹ میں۔ فیاٹی
فارسٹ میں۔ مجھے مار ڈالو۔ مجھے مار ڈالو"...... آندرے کی حالت واقعی لمحہ
بہ لمحہ بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی اور یہ فقرے بھی اس کے منہ سے

لاشعوری طور پر نکلتے محسوس ہو رہے تھے۔

"کہاں ہے کلنٹن...... کہاں ہے فیاٹی فارسٹ...... کہاں ہے یہ سب کچھ"...... جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔اور دوسرے لمحے خون آلود خنجر کا پھل آندرے کی ایک آنکھ میں اندر تک گھستا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی آندرے کے جسم نے ایک جھٹکا سا کھایا۔اس کے منہ سے خرخراہٹ نکلی اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"بولو۔کہاں ہے فیاٹی فارسٹ، بولو۔بولو"...... جوانا نے خنجر کھینچ کر کھچاک سے اس کی دوسری آنکھ میں مار دیا۔

"بولو۔کہاں ہے۔بولو بولتے کیوں نہیں۔تمہیں بولنا پڑے گا۔تم نے لسبالو کی زبان کھلوائی تھی تو تمہاری زبان بھی کھلے گی"...... جوانا نے اس بار خنجر اس کے پہلو میں مارتے ہوئے کہا لیکن جب نہ ہی آندرے ہوش میں آیا اور نہ ہی اس کے جسم میں حرکت ہوئی تو جوانا کا ہاتھ یکلخت رک گیا۔وہ تیز تیز سانس لے رہا تھا۔

"مر تو نہیں گئے۔بولو جواب دو۔نہیں تم نہیں مر سکتے۔آسان موت نہیں مر سکتے"...... جوانا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دیا۔اور پھر وہ اس طرح دھڑام سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی بازی ہار گیا ہو۔

"اوہ اوہ مر گیا یہ بھی۔اوہ اتنی جلدی۔اوہ آسان موت مر گیا۔لسبالو کا انتقام پورا نہ ہو سکا۔لسبالو میں شرمندہ ہوں۔میں تمہارا انتقام نہیں لے سکا"...... جوانا نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز

میں کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اس طرح ایک طرف پھینک دیا جیسے اب یہ اس کے لئے بیکار ہو گیا ہو۔

"کاش تم آسان موت نہ مرتے"...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے سے ہوتا ہوا راہداری سے گزر کر باہر برآمدے میں آگیا جہاں وہ کار پورچ میں موجود تھی، جس پر آندرے آیا تھا۔برآمدے میں آکر اس نے بے اختیار تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لئے۔اردگرد پھیلے ہوئے جنگل کی وجہ سے ہوا میں تازگی کا احساس کافی تھا۔اس لئے اس تازہ ہوا نے اس کے ذہن کے لئے اکسیر کا کام کیا، اور وہ ذہنی اور جذباتی طور پر تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"اوہ میں واقعی لسبالو کی موت کی وجہ سے جذباتی ہو گیا تھا ورنہ اس آندرے سے مزید پوچھ گچھ ہو سکتی تھی۔بہرحال اب بھی فیاٹی فارسٹ اور کلنٹن دو نام تو سامنے آہی گئے ہیں"...... جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا اس عمارت سے باہر آیا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔تھوڑی دور جا کر یہ راستہ مین روڈ سے مل گیا۔اسی لمحے ایک بس وہاں سے گزری اور اس کا رخ دیکھ کر جوانا نے اپنی کار کا رخ بھی دائیں طرف موڑ دیا کیونکہ بس بائیں طرف سے آکر دائیں طرف کو ہی جا رہی تھی اور اس پر لائسنگ کی پلیٹ موجود تھی۔اس سے جوانا نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ لائسنگ شہر دائیں ہاتھ پر ہے اور واقعی تھوڑی دیر بعد کار شہر میں داخل ہو گئی، لیکن چونکہ اب جوانا کے ذہن سے لسبالو کے انتقام کی وحشت ختم ہو چکی تھی اس لئے اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں

اب پوری طرح کام کر رہی تھیں ۔ اسے احساس تھا کہ یہ کار آندرے کی
ہے اور آندرے موزات کا چیف ٹائپ کا کوئی آدمی ہے اور یقیناً موزات
کے آدمی شہر میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور کار دیکھ کر وہ چونک پڑیں گے ۔
اس لئے اس نے کار شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی چھوڑنے کا فیصلہ کر
لیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے درختوں کے جھنڈ میں
چھوڑی اور پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ایک
سینما کے پاس سے اسے خالی ٹیکسی مل گئی۔

" فیلڈ بار لے چلو "...... جوانا نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی
ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ فیلڈ بار
کے قریب پہنچ کر ٹیکسی سے اترا اور پیدل بار کے طرف بڑھ گیا ۔ ابھی وہ
بار سے چند قدم دور تھا کہ اچانک ایک سائیڈ سے ایک نیگرو دوڑتا ہوا اس
کے قریب آیا۔

" آپ جوانا ہیں تو پلیز میرے ساتھ آیئے ۔ میرا نام جان ہے میں لسبالو کا
نائب ہوں "...... نوجوان نے قریب آکر تیز تیز لہجے میں کہا اور خود وہ آگے
بڑھ کر ایک سائیڈ پر موجود گلی میں داخل ہو گیا ۔ جوانا نے اپنا رخ موڑا
اور خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا گلی میں داخل ہو گیا۔ گلی کے اختتام پر
ایک دروازہ تھا جس پر اس نوجوان جان نے مخصوص انداز میں دستک دی
تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔

" آیئے جناب "...... جان نے مڑ کر جوانا سے کہا اور اس مکان میں
داخل ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھے ۔

" تشریف رکھیئے میں رابرٹ کو اطلاع کرتا ہوں وہ آپ کے لئے بے حد
پریشان تھا "...... نوجوان نے کہا۔

" رابرٹ وہ کون ہے "...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

" چیف لسبالو کا بڑا بیٹا ۔ بار کا چارج اب اس کے پاس ہے "......
نوجوان نے مختصر سا جواب دیا اور تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا ، اور
جوانا نے ایک طویل سانس لیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک
نوجوان اندر داخل ہوا ، اور اس کا چہرہ دیکھتے ہی جوانا سمجھ گیا کہ یہ واقعی
لسبالو کا بیٹا ہے ۔ وہ ہوبہو اپنے باپ پر گیا تھا۔

" جان نے جیسے ہی مجھے آپ کے ملنے کی اطلاع دی میں فوراً سب کچھ
چھوڑ کر آگیا ہوں ۔ آپ کو ڈیڈی کے متعلق تو معلوم نہ ہوگا۔ اس کوٹھی
میں بھی آپ نہ ملے تھے ۔ ہم آپ کی طرف سے بے حد پریشان تھے "......
رابرٹ نے سلام کے بعد فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ نوجوانوں کی
معروف عادت کے مطابق تیز تیز بول رہا تھا۔

" مجھے تمہارے ڈیڈی کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے ، لیکن
تمہارے متعلق معلوم نہ تھا۔ بہرحال اچھا ہوا کہ تم اس کے بیٹے ہو اور تم
نے بار کا چارج سنبھال لیا ہے ۔ ویسے میں نے تمہارے ڈیڈی کی موت کا
اس کے قاتلوں سے ایسا بھیانک انتقام بھی لے لیا ہے کہ لسبالو کی روح
اب مکمل طور پر مطمئن ہو گی "...... جوانا نے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز
میں رابرٹ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" ڈیڈی کی موت کا انتقام اوہ اوہ کیسے ۔ کون ہیں ان کے قاتل ۔ کہاں

ہیں وہ "...... رابرٹ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ لسبالو نے تمہیں میرے متعلق کیا بتایا تھا تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تم کس حد تک حالات سے واقف ہو اس کے بعد میں تمہیں باقی تفصیل بتا دوں گا"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جان...... جا کر شراب لے آؤ انکل جوانا کے لئے"...... رابرٹ نے جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں رہنے دو میں شراب نہیں پیتا"...... جوانا نے کہا اور رابرٹ چونک پڑا۔

"ڈیڈی تو کہتے تھے کہ آپ بے تحاشہ شراب پینے کے عادی ہیں"...... رابرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں کبھی پیتا تھا...... بہرحال تم بتاؤ کہ تمہیں لسبالو نے کیا بتایا تھا"...... جوانا نے کہا۔

"میں گزشتہ دو سالوں سے ڈیڈی کے ساتھ بار میں کام کرتا ہوں۔ بار کا تمام چارج میرے پاس ہی ہے۔ آپ سے ملاقات کے بعد ڈیڈی نے مجھے بلا کر آپ کے متعلق سب کچھ بتایا اور اس کوٹھی کے متعلق بھی بتا دیا جو انہوں نے آپ کو دی تھی اس کے بعد ڈیڈی کو اغوا کر لیا گیا۔ ہمیں اطلاع ملی تو ہم نے انہیں تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن پھر ڈیڈی کی لاش چوک پر پڑی ملی۔ ان پر انتہائی بے دردانہ تشدد کیا گیا تھا۔ ہمیں قاتلوں کا پتہ نہ چل سکا تو مجھے آپ کا خیال آیا۔ میں کوٹھی گیا تو وہ خالی پڑی ہوئی تھی، باہر تالا بھی نہ لگا ہوا تھا۔ میں نے وہاں آدمی بٹھا دیا لیکن آپ

واپس نہ پہنچے۔ پھر اچانک جان نے اب مجھے آپ کے آنے کی اطلاع دی ہے اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے ڈیڈی کے قاتلوں سے انتقام لے لیا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"سنو رابرٹ۔ تمہارے ڈیڈی کو میری وجہ سے اغوا کیا گیا۔ یہاں ایک خفیہ تنظیم کام کر رہی ہے جس کا نام موزاٹ ہے۔ میں اس موزاٹ کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں آیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ اس کی سربراہ کوئی عورت مادام فیانی ہے۔ موزاٹ کے آدمی شہر میں آنے والے ہر اجنبی کی نگرانی کر رہے تھے لیکن جب میں تمہارے ڈیڈی سے آکر بار میں ملا تو ان کا شک دور ہو گیا۔ وہ مجھے عام آدمی سمجھے اور میں تمہارے ڈیڈی سے مل کر واپس چلا گیا، لیکن جب ان کے چیف آندرے کو میرے متعلق رپورٹ دی گئی تو وہ مشکوک ہو گیا میں چونکہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا، اس لئے انہوں نے تمہارے ڈیڈی کو اغوا کیا اور پھر اس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کر کے میرے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اس تشدد کے نتیجے میں تمہارے ڈیڈی کی موت واقع ہو گئی۔ میں اس ساری بات سے بے خبر کوٹھی میں موجود تھا کہ وہاں گیس بم فائر کر کے مجھے بے ہوش کیا گیا اور پھر مجھے انہوں نے اپنے ایک اڈے میں قید کر کے زنجیروں سے جکڑ دیا گیا۔ جب مجھے ہوش میں لایا گیا تو مجھے تمہارے ڈیڈی کے متعلق بتایا گیا۔ جس پر میں حقیقتاً غصے سے پاگل ہو گیا۔ میں نے وہ زنجیریں توڑ ڈالیں اور پھر اس اڈے میں موجود افراد پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا۔ وہاں موجود آٹھ دس افراد کو میں نے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ وہاں موجود ان

کی انتہائی قیمتی مشینری میں نے تہس نہس کر دی ۔ اس دوران ان کا چیف آندرے وہاں پہنچ گیا اور پھر میں نے آندرے کو پکڑ کر کرسی سے باندھا اور اس کے بعد میں نے خنجر سے اس کے جسم کی ایک ایک بوٹی کر ڈالی ۔ میں نے اسے ایسی عبرت ناک موت مارا ہے کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی اس طرح میں نے لسبالو کا اپنے دوست کی موت کا بھرپور انتقام لے لیا ہے اور اب میں تمہاری بار میں آرہا تھا تاکہ لسبالو کے بعد یہاں کے حالات معلوم کروں کہ جان مجھ سے ٹکرا گیا اور وہ مجھے یہاں لے آیا "...... جوانا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور رابرٹ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" اوہ انکل آپ واقعی گریٹ ہیں ۔ آپ نے ڈیڈی کا انتقام لے کر ہم سب کو اور ڈیڈی کی روح کو مطمئن کر دیا ہے ۔ آپ واقعی سچے دوست ہیں میں آپ کا شکر گزار ہوں کیونکہ شاید میں ڈیڈی کی موت کا اس طرح ان قاتلوں سے انتقام نہ لے سکتا جس طرح آپ نے لیا ہے لیکن انکل آپ کو مادام فیاٹی سے کیا کام ہے ۔ مجھے بتائیں میں اس کے متعلق ڈیڈی سے زیادہ جانتا ہوں "...... رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا چونک پڑا۔

" تم اس کے متعلق کیسے جانتے ہو " ۔ جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میرا ایک بہترین دوست اس کے پاس ملازم ہے اور میں اکثر اس سے ملنے جاتا رہتا ہوں "...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" کہاں...... کیا اس کے مینشن میں "...... جوانا نے کہا۔

" نہیں انکل...... فیاٹی فارسٹ میں ۔ کلنٹن کے قریب ایک بہت بڑا جنگل ہے جسے فیاٹی فارسٹ کہتے ہیں ۔ وہ مادام فیاٹی کی ملکیت ہے ۔ اس کے گرد اس نے باقاعدہ چار دیواری بنا رکھی ہے اور اندر حفاظت کی غرض سے پوری فوج بھرتی کی ہوئی ہے ۔ میرا دوست وہاں چیف گارڈ ہے ۔ میرا دوست انتھونی بتاتا ہے کہ اس جنگل میں مادام نے باقاعدہ بڑے بڑے خفیہ تہہ خانے بنائے ہوئے ہیں اور سپیشل پاس کے علاوہ وہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا "...... رابرٹ نے اسی طرح تیز تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ...... اس آندرے نے بھی مجھے کلنٹن اور فیاٹی فارسٹ کے متعلق بتایا تھا ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ سچ بول رہا تھا ۔ بہرحال میں نے یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ میں نے اپنے ماسٹر کو تمہارے ڈیڈی کا پتہ دیا ہوا تھا انہوں نے آنا تھا "...... جوانا نے کہا۔

" اوہ اوہ آپ کا مطلب علی عمران سے تو نہیں ہے "...... رابرٹ نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" اوہ تو ماسٹر پہنچ گیا ۔ کہاں ہے وہ "...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

" انہوں نے فون کیا تھا وہ آپ کے متعلق پوچھ رہے تھے میں نے انہیں ساری بات بتا دی کہ آپ کوٹھی سے غائب ہیں اور ڈیڈی کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ جیسے ہی رابطہ کریں وہ ان سے بات کر لیں انہوں نے ایک فون نمبر بھی دیا ہے...... میں آپ کی بات کراؤں "...... رابرٹ نے عادت کے مطابق تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں جلدی کرو۔ میری بات کراؤ"...... جوانا نے کہا۔

"میں وائرلیس فون پیس لے آتا ہوں"...... رابرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا عمران سے رابطے کا معلوم کر کے جوانا کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

مادام فیاٹی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ تیزی سے راہداری میں سے گزرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک ایک کمرے کے دروازے سے ایک نوجوان باہر نکلا اور اس نے رکوع کے بل جھک کر سلام کیا تو مادام فیاٹی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

"کیا بات ہے"...... مادام فیاٹی نے پوچھا۔

"سر آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں مادام"...... نوجوان نے کہا۔

"اوہ اس وقت ڈیڈی کو فوری ملاقات کی کیا ضرورت پڑ گئی"...... مادام فیاٹی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے میں داخل ہو گئی جس میں سے وہ نوجوان برآمد ہوا تھا۔ ایک بڑے کمرے سے گزر کر وہ دروازہ کھول کر ایک چھوٹے کمرے میں پہنچی تو وہاں سر ہنری موزاٹ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے چہرے پر گہرے تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"ہیلو ڈیڈی کیا بات ہے ۔آپ نے بلوایا تھا"...... مادام فیاٹی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو مجھے معلوم ہے کہ تم آندرے کی کال پر سپیشل اڈے پر جا رہی ہو، لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم پہلے میری بات غور سے سن لو"...... لارڈ ہنری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو اس بات کی کیسے اطلاع مل گئی ڈیڈی"...... مادام فیاٹی نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فیاٹی...... تم ابھی نوجوان ہو ۔جب کہ میں نے دھوپ میں بال سفید نہیں کیے ۔جب سے تم نے مجھے اپنے پلان کے متعلق بتایا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے آدمی جیفرسن سے تمہارے متعلق معلومات حاصل کر چکی ہے ۔میں بے حد پریشان ہو گیا تھا کیونکہ میرا تعلق بھی کافی عرصے سے ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے رہا ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نام اور کارکردگی سے کسی حد تک واقف تھا ۔بہرحال میں نے فوری طور پر ایک معلومات مہیا کرنے والی ایجنسی سے اس کے متعلق تازہ ترین معلومات حاصل کیں تو میرا خدشہ یقین میں بدل گیا ۔وہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت پورے جوبن پر ہے اور اگر وہ تمہاری تنظیم کی راہ تلاش کر چکے ہیں تو پھر تمہیں اپنا ہر قدم انتہائی پھونک پھونک کر رکھنا ہوگا ۔میں یہ نہیں کہتا کہ تم اپنا یہ عظیم منصوبہ ترک کر دو یہ یہودیوں کے نقطہ نظر سے ایک شاندار منصوبہ ہے اور ہر صورت میں مکمل ہونا چاہیئے ۔لیکن بہرحال

تمہیں اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچ کر رہنا چاہیئے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ منصوبہ مکمل کرتے کرتے تم اپنی جان بھی گنوا بیٹھو ۔چونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی جذباتی ہو ۔اس لئے میں نے موزاٹ میں شامل اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا تھا کہ وہ ہر معاملے سے مجھے بھی باخبر رکھیں اور پھر مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ آندرے نے ایک دیوہیکل نیگرو کو پکڑ لیا ہے جس کا نام جوانا ہے ،اور جس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ انتہائی خوفناک پیشہ ور قاتل ہے اور آج کل وہ عمران کا ساتھی ہے اور تم اس سے پوچھ گچھ کرنے جا رہی ہو ۔میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم یہ کام آندرے پر چھوڑ دو ۔عمران اپنے راز اپنے ملازموں کو نہیں بتایا کرتا ،اس لئے اس سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہ ہو سکے گا ۔البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ عمران نے اسے چارہ بنا کر سامنے کر دیا ہو تاکہ جیسے ہی تم اس پر منہ مارو وہ کنڈی کھینچ لے ۔وہ انتہائی شاطر انتہائی عیار اور انتہائی ذہین آدمی ہے ۔ایسے تمہیں پکڑنا اس کے لئے انتہائی آسان ہے اس لئے تم سامنے نہ آؤ بلکہ اپنی پوری توجہ اس بات پر لگا دو کہ ان لوگوں سے پوچھ گچھ کی بجائے انہیں دیکھتے ہی گولی سے اڑا دیا جائے تاکہ ان کی طاقت ختم ہو جائے"...... لارڈ ہنری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مادام فیاٹی حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھتی رہ گئی ۔اس کے چہرے پر حقیقتاً انتہائی حیرت کے اثرات موجود تھے ۔

"کمال ہے ڈیڈی آپ کو اس قدر دلچسپی ہے ۔اس کام سے ۔میں تو سمجھتی تھی کہ آپ ایسے معاملات میں دلچسپی نہیں رکھتے اور آپ نے کبھی

مجھے یہ نہیں بتایا کہ آپ کا تعلق کسی خفیہ ایجنسی سے بھی رہا ہے "....... مادام فیاٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانی ایک ایسا دور ہوتا ہے بیٹی ۔ جب آدمی بہت کچھ کر گزرتا ہے" ..... لارڈ ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مادام فیاٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

"مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے ۔ ڈیڈی آپ کی باتیں سن کر ۔ آپ نے واقعی درست کہا ہے کہ مجھے ایسے عام کارندوں کے پیچھے نہیں جانا چاہئے ۔ میں موزاٹ کی چیف ہوں اور مجھے اسی حیثیت سے ہی رہنا چاہئے اور آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس علی عمران نے جوانا کو چارے کے طور پر ہی استعمال کیا ہو ٹھیک ہے ۔ اب مجھے اطمینان ہے کہ آپ مجھے اس پلان میں گائیڈ کرتے رہیں گے ۔ میں آندرے کو کہہ دیتی ہوں کہ وہ کسی پوچھ گچھ کے چکر میں نہ پڑے اور جوانا کو گولیوں سے اڑا دے "...... مادام فیاٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ باکس میں سے ٹرانسمیٹر جیسی مخصوص آواز نکلنے لگی ۔

"ہیلو ہیلو مادام کالنگ اوور"...... مادام فیاٹی نے تیز لہجے میں بار بار کال دینی شروع کر دی ۔

"یس آندرے اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"آندرے ..... میں یہاں ایک ضروری کام میں مصروف ہو گئی ہوں ،

اس لئے میں نہیں آسکتی ۔ اور سنو کسی پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم جا کر جوانا کو گولیوں سے اڑا دو اور ساتھ ہی اپنے آدمیوں کو احکامات دے دو کہ عمران یا اس کا کوئی بھی ساتھی نظر آئے تو اسے گرفتار کرنے کی بجائے فوری طور پر گولی سے اڑا دیا جائے اوور"...... مادام فیاٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام ٹھیک ہے ۔ آپ کے حکم کی فوری تعمیل ہو گی اوور"....... دوسری طرف سے آندرے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کیا اور باکس جیب میں رکھ لیا۔

"گڈ ...... تم نے واقعی سمجھ داری کا ثبوت دیا ہے فیاٹی "...... لارڈ ہنری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی ...... آپ نے بات ہی ایسی کی تھی کہ جو فوری طور پر سمجھ میں آگئی "...... مادام فیاٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ ہنری ہنس پڑے ۔

"یہ تمہاری سمجھ داری ہے فیاٹی ۔ ورنہ میں جانتا ہوں کہ نوجوان نسل بزرگوں کی بات کو اتنی اہمیت نہیں دیا کرتی ۔ بہر حال وہ تمہارے مشن کے پہلے مرحلے کا کیا ہوا "...... لارڈ ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تقریباً مکمل ہونے والا ہے ۔ مال لوکیشن پر بحفاظت پہنچ گیا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ دو تین روز میں وہ مکمل ہو جائے گا "...... مادام فیاٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ اور دوسرا مرحلہ کب شروع ہو گا"...... لارڈ ہنری نے پوچھا۔

"ڈیڈی میرا خیال ہے کہ اس کے ابتدائی نتائج سامنے آنے کے بعد

دوسرا مرحلہ شروع کیا جائے گا تاکہ اگر کوئی کمی یہاں رہ جائے تو اسے وہاں پورا کیا جاسکے۔ اور ویسے بھی یہ لانگ پلان ہے اور ہمیں کوئی جلدی بھی نہیں ہے"...... فیاٹی نے کہا اور لارڈ ہنری نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اوکے ڈیڈی...... اب مجھے اجازت دیجئے میں اب واپس اپنے دفتر جا کر کچھ کام نمٹا لوں"...... مادام فیاٹی نے اٹھتے ہوئے کہا اور لارڈ ہنری کے اثبات میں سرہلانے پر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی واپس اس راہداری میں پہنچی اور پھر آگے جانے کی بجائے واپس مڑ کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔ دفتر میں بیٹھ کر اس نے فارسٹ ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی اقدامات کو سخت کرنے کے بارے میں تفصیلی احکامات دیئے۔ اور اس کام سے فارغ ہو کر وہ آرام کرنے کے لئے اپنے مخصوص کمرے میں چلی گئی۔ جہاں اس نے وی سی۔ آر پر ایک رومانٹک فلم لگائی اور بیڈ پر لیٹ کر فلم دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔ یہ اس کا خاص انداز تھا۔ اس طرح اسے فوراً نیند آجاتی تھی۔ اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو چکی تھی۔ پھر اچانک پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی تیز گھنٹی کی آواز سن کر اس کا شعور جاگا اور اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ اسی لمحے دیوار پر لگے ہوئے الیکٹرونک کلاک پر اس کی نظریں پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ وی سی آر کو چونکہ مخصوص وقت پر ایڈجسٹ کیا ہوا تھا اس لئے وہ اپنے وقت پر خود بخود بند ہو چکا تھا۔

"اوہ تین گھنٹے گزر گئے ہیں"...... مادام نے بے اختیار انگڑائی لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ انٹرکام کی گھنٹی وقفے وقفے سے مسلسل بج

رہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے نیند کے خمار سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جانسن بول رہا ہوں مادام۔ ایک بری خبر ہے"...... دوسری طرف سے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

"بری خبر...... کیا مطلب۔ کون سی خبر"...... مادام نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

"مادام آندرے مارا گیا ہے۔ اور ٹی۔ تھری میں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ ٹی۔ تھری کے تہہ خانے میں موجود تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام کو یوں محسوس ہوا جیسے جانسن لفظ نہ بول رہا ہو بلکہ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اتار رہا ہو۔

"کیا تم پاگل ہو گئے ہو یا نشے میں ہو۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو"...... مادام نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔ آندرے کی لاش یہاں ہیڈ کوارٹر لائی جا رہی ہے اور آندرے کا نائب جیک لاش لے کر خود آپ سے ملنے آرہا ہے تاکہ آپ کو پوری تفصیل بتا سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اوہ...... ویری بیڈ...... یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ اسے اے ون میں ٹھہراؤ اور پوری طرح چیکنگ کر کے اسے اے ون میں داخلے کی اجازت دینا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بھی ہمارے خلاف کوئی سازش ہو۔ اور جب پوری طرح چیکنگ ہو جائے تو پھر مجھے اطلاع کرنا"...... مادام فیاٹی نے

چیختے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی جواب سنے بغیر اس ۔
ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کس نے کیا۔ کیا وہ جوانا ۔ مگر وہ تو ۔
ہوش تھا۔ بندھا ہوا تھا۔ کیا عمران نے حملہ کیا ہے ۔آخر یہ سب کیسے
گیا۔ اوہ اوہ ڈیڈی اگر بروقت مجھے نہ روک لیتے تو آندرے کے ساتھ سا
میں بھی ماری جاتی ۔ اوہ ویری بیڈ یہ لوگ تو واقعی انتہائی خطرناک ہیں
اب مجھے اور ہوشیار ہونا پڑے گا"...... مادام فیاٹی نے خود کلامی کے اندا
میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ بیڈ سے اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ
گئی اس کے چہرہ پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

تنویر ۔ صفدر ۔ کیپٹن شکیل اور جولیا کے ساتھ عمران کمرے میں بیٹھا
ہوا چائے پینے میں مصروف تھا۔ عمران کی کال پر بلیک زیرو نے ان چاروں
کو ولنگٹن فوری طور پر بھجوا دیا تھا اور عمران نے ان کا استقبال ایئرپورٹ پر
کیا تھا اور پھر وہ اس کوٹھی میں آگئے تھے جو جوانا نے کسی پراپرٹی ڈیلر سے
حاصل کی تھی ۔ وہ سب اپنی اصل شکلوں میں تھے ۔

"چیف نے بتایا ہے کہ تم پہلے جوانا کے ساتھ گئے تھے ۔ مگر یہاں جوانا
نظر نہیں آرہا"...... جولیا نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اسے میں نے ابتدائی انتظامات کرنے کے لئے بھیج دیا ہے ۔ تاکہ
جب بارات پہنچے تو وہاں سارے انتظامات مکمل ہو چکے ہوں تمہیں شاید
دولہا بیچارے کے دل کا حال معلوم نہیں ہے ۔ اور ہو بھی کیسے سکتا ہے ۔
اس کے لئے تو دلہن کے گھر پہنچ کر ایک ایک لمحہ گزارنا بے حد مشکل ہو
جاتا ہے ۔ اس لئے سمجھدار دولہا اپنے شہ بالا کو انتظامات کے لئے پہلے ہی

دلہن کے گھر بھجوا دیتا ہے "....... عمران کی زبان چل پڑی۔

" پھر تم نے وہی فضول بات کا چرخہ چلا دیا ہے "....... جولیا کے بولنے سے پہلے تنویر نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" تمہارے لئے واقعی یہ فضول بات ہو گی۔ کیونکہ انگور کنواروں کے لئے ہمیشہ کھٹے ہی ہوتے ہیں "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تو تم شادی کرنے کے لئے آئے ہو۔ کیا ضرورت تھی اتنی تکلیف کرنے کی۔ وہاں پاکیشیا میں کوئی چڑیل نہیں رہتی "....... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ایک کیا کئی رہتی ہوں گی۔ بلکہ میں نے تو سنا ہے کہ چڑیلوں کی شہزادی بھی وہیں رہتی ہے۔ لیکن اب کیا کروں میرے جسم میں ویسے بھی خون کی بے حد کمی ہے۔ اماں بی جب بھی دیکھتی ہیں یہی کہتی ہیں کہ میرے جسم میں تو خون کا قطرہ بھی نہیں رہا۔ اس لئے مجبوراً مجھے مادام فیاٹی تک پہنچنا پڑا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ مادام فیاٹی بہت بڑی جاگیردارنی ہے اور تم جانتی تو ہو آج کل خون کتنا مہنگا ہے۔ ایک بوتل خون کے لئے بوری نوٹوں کی چاہیے "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مادام فیاٹی یہ کون ہے "....... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" سر ہنری موزاٹ کی اکلوتی بیٹی ہے۔ جس کی آبائی جاگیر ولنگٹن میں تھی، لیکن اس نے یہاں سے جاگیر بیچ کر مشی گن ریاست میں اس سے بھی بڑی جاگیر خرید لی ہے اور فیاٹی اس کی اکلوتی بیٹی ہے۔ پھر نام دیکھو فیاٹی

واہ کیسا فدا ہو جانے والا نام ہے "....... عمران نے چٹخارے لے لے کر کہنا شروع کر دیا۔

" عمران صاحب اگر جوانا آپ سے پہلے فدا ہو گیا تو پھر....... " صفدر نے کہا۔

" ارے اوہ واقعی۔ اس کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ میں بیٹھا فدا ہوتا رہ جاؤں اور جوانا فدوی بن کر سینہ پھیلائے واپس آجائے "....... عمران نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا، عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس .... فیلڈ بار "....... دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

" لسبالو صاحب سے بات کراؤ۔ میں ولنگٹن سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ انہیں میرا ریفرنس جوانا نے دیا ہوا ہو گا "....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ فون میں موجود لاؤڈر کی وجہ سے سارے ساتھی دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سن رہے تھے۔

" اوہ چیف لسبالو کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کے بیٹے رابرٹ ہیں ان سے بات کراتا ہوں "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

" ہیلو میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ لسبالو کا بیٹا "....... چند لمحوں بعد ایک نوجوان کی آواز سنائی دی۔

"میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں ۔جوانا نے مجھے کہا تھا کہ میں فیلڈ بار کے لسبالو سے بات کر لوں گا مگر......" عمران نے بات جان بوجھ کر ادھوری چھوڑ دی تھی ۔

"پرنس ۔مگر ڈیڈی نے تو بتایا تھا کہ انکل جوانا کے ماسٹر علی عمران صاحب رابطہ کریں گے "...... دوسری طرف سے رابرٹ کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"میرا نام ہی علی عمران ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب...... انکل جوانا یہاں آئے تھے ۔وہ ڈیڈی کے بہترین دوست ہیں ۔ڈیڈی نے انہیں اپنی ایک کوٹھی بھی دی تھی مگر پھر ڈیڈی کو نا معلوم افراد نے اغوا کر لیا اور پھر ان کی لاش چوک پر پڑی ہوئی ملی ہے ۔ان پر انتہائی سفاکانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے ۔ہم ڈیڈی کے قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں ۔میں نے خود جا کر انکل جوانا سے ملنے کی کوشش کی لیکن وہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے اور انکل جوانا غائب ہیں اور ابھی تک انکل نے رابطہ بھی نہیں کیا۔میں نے اپنے آدمیوں کو کہہ دیا ہے کہ انکل کو تلاش کیا جائے "...... دوسری طرف سے رابرٹ نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کس نے ہلاک کیا ہے تمہارے کے ڈیڈی کو "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تو پتہ نہیں چل رہا ۔وہ بار سے نکل کر اپنی کار کی طرف جا رہے تھے کہ چار افراد نے زبردستی انہیں اغوا کر لیا اور ایک خاکی رنگ کی کار

میں ڈال کر لے گئے ۔تب سے ہم اس خاکی کار کو تلاش کر رہے ہیں لیکن وہ کار تو نہیں ملی البتہ دو گھنٹوں بعد ڈیڈی کی لاش ایک چوک پر پڑی ہوئی مل گئی "...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جوانا نے پھر رابطہ نہیں کیا تم سے "...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں "...... دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہارے ڈیڈی کی اس طرح موت پر بے حد افسوس ہوا ہے رابرٹ ۔مجھے جوانا نے بتایا تھا کہ تمہارا ڈیڈی اس کا بہترین دوست رہا ہے جوانا یقیناً تمہارے ڈیڈی کے قاتلوں کے پیچھے ہوگا ۔ویسے وہ جب بھی تم سے رابطہ کرے تم نے اس سے فوری طور پر میری بات کرانی ہے ۔فون نمبر نوٹ کر لو ۔یہ ولنگٹن کا نمبر ہے "...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کوٹھی کا فون نمبر رابرٹ کو لکھوا دیا۔

"بہتر جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

"کیا بات ہے ۔تم لسبالو کی موت کا سن کر بے حد پریشان نظر آنے لگے ہو ۔یہ لسبالو کون تھا "...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو پریشانی والی کوئی بات نہیں ۔لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ لسبالو کی موت کی وجہ جوانا بنا ہے اور اگر لسبالو کو اس انداز میں ہلاک کیا جا سکتا ہے تو پھر جوانا بھی یقیناً خطرے میں ہوگا "...... عمران نے کہا۔

"ہمیں چیف نے بتایا تھا کہ یہ کیس کسی تابکاری ویسٹ سے متعلق

ہے ، لیکن انہوں نے تفصیل نہیں بتائی اور صرف اتنا کہہ دیا کہ تم ہمیں تفصیل بتاؤ گے اور اب جوانا کے بارے میں تمہاری تشویش بتا رہی ہے کہ معاملات بے حد گھمبیر ہو چکے ہیں "...... تنویر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں چیف نے فیروزہ جزیرے پر ہونے والے واقعہ کے بارے میں تو بتایا ہوگا "...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں لیکن کیا وہ بھیانک کھیل وہاں ایکریمیا والوں نے کھیلا تھا، لیکن انہیں کیا ضرورت تھی ایسے تجربے کرنے کی "...... تنویر نے کہا۔

" یہ...... کافرستانی سازش تھی، لیکن اب کافرستان پیچھے ہٹ گیا ہے اور ایک یہودی تنظیم اس کام کو آگے بڑھا رہی ہے ۔ اس تنظیم کا نام موزاٹ ہے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ مشی گن ریاست کے دارالحکومت لائسنگ میں ہے اور مادام فیاٹی اس کی سربراہ ہے سرہنری موزاٹ کی بیٹی ۔ جوانا کو میں نے اس لئے وہاں بھیجا تھا تاکہ جب تم لوگ یہاں پہنچو وہ وہاں اس بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کر سکے "...... عمران نے کہا

" کیس کیا ہے عمران صاحب "...... اس بار کیپٹن شکیل نے پوچھا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر اپنی بہن ثریا کے ساتھ تفریحی طور پر فیروزہ جزیرے پر جانے کے ساتھ ساتھ وہاں کے حالات اور پھر ویسٹ کے ڈرم پر لکھے ہوئے الفاظ کے تجزیے سے فیفو لیبارٹریز کو ٹریس کرانا اور اس کے پیچھے یہاں آنے پھر ڈیوک ۔ پاسکل کے ساتھ جھڑپوں اور ان سے حاصل

ہونے والی معلومات سے لے کر موزاٹ اور لائسنگ کا نام سامنے آنے تک ساری باری مختصر طور پر بتا دی ۔

" تو آپ کا مطلب ہے کہ یہ موزاٹ اب پاکیشیا میں اس ویسٹ سے وسیع پیمانے پر تباہ کاری کا منصوبہ بنا رہی ہے "...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ابھی یہ نہیں معلوم کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کیا نہیں ۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ حکومت کافرستان کے پیچھے ہٹ جانے کے بعد اس راٹھور نے یہ ہولناک منصوبہ موزاٹ کے آدمی جیفرسن تک پہنچا دیا اور جیفرسن نے اس منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے راٹھور اور اس کے ساتھی کا بھی خاتمہ کر دیا ۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موزاٹ نے یہ منصوبہ منظور کر لیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو آخر تک پہنچا دوں ، کیونکہ بظاہر راٹھور کے خاتمے کے بعد تو میرا مشن ختم ہو گیا تھا اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ حکومت کافرستان اس پر عمل درآمد نہیں کر رہی "...... عمران نے کہا۔

" لیکن...... پاکیشیا کوئی جزیرہ تو نہیں ہے کہ وہاں ویسٹ کے چند ڈرم اس قدر ہولناک نتائج پیدا کر دیں گے ۔ وہ تو وسیع و عریض ملک ہے اور پھر وہاں تابکاری کا معمولی سا خدشہ پیدا ہوتے ہی اسے چیک بھی کر لیا جائے گا ، اس لئے موزاٹ کیا کر سکے گی "...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات کسی حد تک درست ہے ۔ اب تک ویسٹ سے چونکہ

تابکاری پھیلتی ہے اس لئے اسے فوری چیک بھی کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ایٹمک ویسٹ بہت کم غیر قانونی طور پر کام کرنے والوں کے ہاتھ لگتا ہے ۔ ایکریمیا میں البتہ انتہائی ضرور ساں کیمیکلز استعمال کرنے والی بے شمار فیکٹریاں اور لیبارٹریاں ہیں ۔ ان سے کثیر مقدار میں ویسٹ مل سکتی ہے ۔ یہ ویسٹ بھی تباہ کاری میں ایٹمک ویسٹ سے کم نہیں ہوتا ۔ فرض کیا کہ اس کی کثیر مقدار کسی بھی ذریعے سے پاکیشیا دارالحکومت پہنچا دی جائے اور اسے پاکیشیا کے کسی ویران علاقے میں خاموشی سے دفن کر دیا جائے تو کسی کو اس کے بارے میں کیا معلوم ہوگا اور پھر اس کے نتائج بھی آہستہ آہستہ سامنے آئیں گے ۔ پہلے تو موسم میں تبدیلی ہوگی کیونکہ اس کے بخارات ہوا میں شامل ہو کر فضا میں کثافت پیدا کریں گے اس طرح موسم پر اثرات ہوں گے ۔ ایسے اثرات جن پر شاید شک نہ کیا جا سکے مثلاً موسم تو ہونا چاہیے شدید گرمی کا ۔ تاکہ گندم کی فصل پک بھی سکے اور کٹ بھی سکے لیکن گرمی کی بجائے اس موسم میں بارشیں شروع ہو جائیں تو کسی کو کیا شک پڑے گا ۔ ہر کوئی یہی سوچے گا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے وہ جیسے چاہے ویسے کر سکتا ہے ۔ محکمہ موسمیات کا حال ہمارے ملک میں جیسا ہے وہ سب جانتے ہیں ۔ اس طرح کیا ہوگا گندم کی فصل تباہ ہو جائے گی ۔ خوراک کی قلت ہو جائے گی اور پھر یہی موسمی اثرات اور آگے بڑھیں گے ۔ بیماریاں پھیلیں گی ۔ اس کے علاوہ جب فضا میں مزید زہریلے اثرات پھیلیں گے تو پھر آہستہ آہستہ لاعلاج اور پیچیدہ بیماریاں حملہ آور ہوں گی ۔ ملک میں پیدا ہونے والے پھل ۔

غذائیں ۔ سبزیاں ۔ چارے سب پر اس زہریلے ویسٹ کے اثرات ہوتے چلے جائیں گے ۔ یہی پھل ۔ یہی سبزیاں اور یہی خوراک ہم استعمال کریں گے ۔ یہی چارہ جانور کھائیں گے اور ان جانوروں کا دودھ اور گوشت ہم استعمال کریں گے ۔ ہماری غذا زہر آلود ہوتی چلی جائے گی ۔ ہماری فضا زہر آلود ہوتی چلی جائے گی اور یہ سب کچھ اس قدر غیر محسوس طور پر ہوگا کہ کسی کو اس سازش کا علم ہی نہ ہو سکے گا اور آہستہ آہستہ لوگ لاعلاج ۔ پیچیدہ اور خطرناک امراض کا شکار ہونا شروع ہو جائیں گے ۔ پھر جب اس کا تناسب بڑھے گا تو معذوری ، لاچاری ، مفلوج پن ، اندھا پن پیدا ہوگا اور مسلسل پھیلتا چلا جائے گا اور حکومت کو اور اعلیٰ حکام کو اس کا ہوش اس وقت آئے گا جب آدھی سے زیادہ آبادی اس کا شکار ہو چکی ہوگی اور باقی ہونے والی ہوگی چنانچہ اس وقت کیا ہو سکے گا ۔ کچھ بھی نہیں ۔ اس زہریلی فضا کا ایک سرکل قائم ہو چکا ہوگا اور پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کے مقدر میں سوائے سسک سسک کر مرنے کے اور کچھ بھی نہ رہے گا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان نتائج تک پہنچتے پہنچتے دو تین سال لگ جائیں گے لیکن بہرحال انجام یہی ہوگا "...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سارے لوگ کے جسموں نے بے اختیار جھرجھری لی ۔

" اوہ اوہ اس قدر خوفناک اور انسانیت کش منصوبہ ۔ اس قدر تباہ کار منصوبہ ۔ میرے ذہن میں تو یہ تصور تک نہ تھا ۔ اس موذات کے تو ایک ایک بچے کو زندہ دفن کر دینا چاہئے "...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" پہلے پہل یہ منصوبہ حکومت کافرستان نے تیار کیا تھا .... یہ یقیناً شیطانی ذہن کے مالک راٹھور کا کام تھا کہ اس نے ویسٹ سے ایسا ہولناک منصوبہ سوچا ، لیکن پھر کافرستان حکومت نے اس لئے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہوگا کہ وہ خود اس کے نتائج سے خوفزدہ ہوگئے ہوں گے کیونکہ بہرحال پاکیشیا اور کافرستان ہمسایہ ملک ہیں........ یہ شاید اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا کے عوام پر خاص نظر کرم ہے کہ ثریا اور اس کی سہیلیوں نے تفریحی ٹور کے لئے فیروزہ جزیرے کا انتخاب کیا اور اماں بی نے ثریا کو اکیلے وہاں جانے سے منع کر دیا اور اماں بی کی اس ضد کی وجہ سے مجھے ساتھ جانا پڑا اور یہ ہولناک منصوبہ سامنے آگیا ورنہ تو شاید ہمیں آخری لمحے تک معلوم ہی نہ ہو سکتا کہ ہمارے خلاف کس قدر خوفناک منصوبہ بنایا جا رہا ہے "........ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ ان سب کے چہروں پر اب انتہائی خوفناک سنجیدگی نظر آنے لگ گئی تھی ۔

" تو پھر ہمیں یہاں رہ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے ۔ ہمیں فوراً لائسنگ پہنچنا چاہئے "........ جولیا نے کہا ۔

" جوانا کا اس طرح غائب ہو جانا اور لسبالو کی موت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ موزاٹ کو ہمارے متعلق تفصیلات کا علم ہو چکا ہے اور لائسنگ یقیناً ایک چھوٹا شہر ہے ۔ وہاں اجنبیوں کی نگرانی آسانی سے کی جا سکتی ہے اس لئے اب ہمیں وہاں کسی خاص پلاننگ کے تحت ہی جانا پڑے گا

"........ عمران نے کہا ۔

" مقامی میک اپ کر کے اگر ہم وہاں جائیں تو کیا فرق پڑتا ہے ۔ آخر سینکڑوں ہزاروں لوگ ایکریمیا کی مختلف ریاستوں سے وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے کس کس کو چیک کریں گے "........ تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران سمیت سب چونک پڑے ۔

" یہ رابرٹ کی کال ہوگی ۔ اسی کے پاس یہ نمبر ہے "........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا ۔

" یس........ پرنس بول رہا ہوں "........ عمران نے کہا ۔

" ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں "........ دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا ۔

" کیا ہوا تھا تمہیں ۔ رابرٹ بتا رہا تھا کہ تم اس کوٹھی سے غائب ہو گئے تھے "........ عمران نے کہا ۔

" ماسٹر لمبی کہانی ہے ۔ بہرحال مختصر طور پر بتا دیتا ہوں "........ دوسری طرف سے جوانا نے کہا اور اس کے بعد کوٹھی میں اچانک بے ہوش ہونے سے لے کر اس نے رابرٹ تک پہنچنے کے واقعات مختصر طور پر بتا دیئے ۔

" کیا بتایا تھا اس آندرے نے موزاٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں "........ عمران نے چونک کر پوچھا ۔

" فیائی فارسٹ اور کلنٹن کا نام لیا تھا اس نے ۔ پھر وہ مر گیا تفصیل سے بات نہیں ہو سکی ۔ البتہ اب رابرٹ نے بتایا ہے کہ وہ اس بارے میں

جانتا ہے"....... جوانا نے جواب دیا۔

"جب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے آندرے کو زندہ پکڑ لیا تھا اور اسے باندھ کر بے بس کر دیا تھا تو پھر تم نے اس سے تفصیلی معلومات کیوں حاصل نہ کیں، اور پہلے بھی تم نے بتایا ہے کہ تم نے اس اڈے میں موجود آدمیوں کو گولیوں سے اڑا دیا۔ اس ادھیڑ عمر سائنسدان کو بھی کیا تم اسے زندہ رکھ کر اس سے پوچھ گچھ نہ کر سکتے تھے"....... عمران کے لہجے میں تلخی تھی۔

"میں شرمندہ ہوں ماسٹر۔ لسبالو کی موت کا سن کر مجھے کسی چیز کا ہوش نہ رہا تھا اور اس ادھیڑ عمر سائنسدان تک تو مجھے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اس اڈے کی کیا پوزیشن ہے۔ اس لئے جو سامنے آیا میں نے اسے ہلاک کر دیا اور وہ آندرے بہت کمزور آدمی نکلا۔ نجانے کس طرح اچانک مر گیا۔ حالانکہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے آسان موت نہ ماروں گا۔ اس نے لسبالو پر میری وجہ سے تشدد کر دیا تھا، اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کروں گا لیکن وہ مر گیا کچھ بتائے بغیر"..... جوانا نے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب وہ کوٹھی تو ان کی نظروں میں آ گئی۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب پورے لائسنگ میں انہوں نے نگرانی کا انتہائی سخت جال پھیلا رکھا ہوگا اور خاص طور پر آندرے کی موت کے بعد تو یہ کام اور بھی زیادہ سخت ہو گیا ہوگا اور تمہارا قد و قامت ایسا ہے کہ وہ یقیناً تمہیں پہچان جائیں۔"
.... عمران نے کہا۔

"ماسٹر ہمارا ٹارگٹ تو بہرحال موزاٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ گو میں نے کلنٹن کا علاقہ دیکھا تو نہیں ہوا لیکن اتنا مجھے معلوم ہے کہ وہ لائسنگ سے بہت دور جھیل مشی گن کے ارد گرد کا علاقہ ہے اور یہ سارا علاقہ انتہائی گھنے جنگلات سے بھرا ہوا ہے۔ عمارتی لکڑی کے جنگلات ہیں اور جھیل مشی گن ریاست وسکانس اور مشی گن کی سرحد پر واقع ہے۔ اگر آپ لائسنگ آنے کی بجائے براہ راست وسکانس کے دارالحکومت سلوا کی پہنچ جائیں تو ہم وہاں سے آسانی سے ان جنگلات میں داخل ہو سکتے ہیں۔ میں کئی بار سلوا کی جا چکا ہوں آپ سلوا کی ایئر پورٹ کے قریب ایک مشہور ہوٹل رین بو میں آجائیں میں وہاں پہنچ جاؤں گا رابرٹ کا دوست فیاٹی فارسٹ میں ملازم ہے۔ میں اس کے متعلق پوری تفصیلات حاصل کر لوں گا اور کار کے ذریعے آسانی سے جھیل تک پہنچ جاؤں گا۔ وہاں سے میرے لئے سلوا کی پہنچنا آسان ہے"....... جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ واقعی اچھی پلاننگ ہے۔ او۔کے تم رابرٹ سے پوری تفصیل حاصل کر لو اور سلوا کی پہنچ جاؤ۔ ہم یہاں سے سیدھے سلوا کی پہنچیں گے کب تک پہنچ جاؤ گے تم"....... عمران نے کہا۔

"کار کے ذریعے جانے پر خاصا طویل فاصلہ طے کرنا ہوگا اس لئے کل صبح دس بجے تک میں پہنچ جاؤں گا"....... جوانا نے کہا۔

"او۔کے اور سنو اب تم نے بالکل کوئی جذباتی اقدام نہیں کرنا۔ کیونکہ اگر انہوں نے تمہیں مارک کر لیا تو ہو سکتا ہے۔ تمہارے پیچھے وہ ہم تک بھی پہنچ جائیں"....... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ماسٹر۔ وہ وحشت جو لسبالو کی موت سے میرے ذہن پر سوار ہوئی تھی وہ اب ختم ہو گئی ہے "......... دوسری طرف سے جوانا نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اوکے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"لسبالو کی موت نے جوانا کو پھر وہی پہلے والا جوانا بنا دیا ہو گا۔ بہر حال اس کے باوجود اس نے کچھ نہ کچھ حاصل کر ہی لیا "......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے جوانا جب اصل روپ میں آیا ہو گا تو آندرے کا اس نے واقعی حشر کر دیا ہو گا "......... کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"بس یوں سمجھو کہ سویا ہوا جن بیدار ہو گیا ہو گا۔ بہر حال اب ہمیں سلوا کی تیاری کرنی ہے۔ میک وغیرہ کر لئے جائیں اور پھر ایئر پورٹ پہنچ جائیں گے۔ وہاں سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر چلے جائیں گے "......... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

فیاٹی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی، کمرے میں موجود دو افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ نیچے فرش پر آندرے کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ فیاٹی کی نظریں آندرے کی لاش پر جم سی گئیں۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"مادام......... آندرے پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا گیا ہے "......... ایک آدمی نے کہا تو فیاٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں چیک نہ صرف بے رحمانہ بلکہ غیر انسانی۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے یہ کسی پاگل کے ہاتھ چڑھ گیا ہو۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ "......... فیاٹی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ایک طرف رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مادام یہ لاش یہاں رہے یا اسے ہٹا دیا جائے "......... دوسرے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لے جاؤ اسے۔ میں نے اسے دیکھنا تھا دیکھ لیا ہے "......... مادام نے

منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے آدمی نے جھک کر لاش کو اٹھا کر کاندھے
پر ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" ہاں اب بتاؤ چیک یہ سب کیا ہوا کیسے ہوا ۔ کس نے کیا ہے
.... مادام نے چیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مادام اس جوانا کو ٹی ۔ تھری میں زنجیروں سے باندھ کر رکھا گیا تھا۔
وہاں مسلح گارڈ بھی موجود تھے ۔ باس آندرے آپ کی آمد کی وجہ سے رکا ہوا
تھا ۔ جب آپ نے کال کیا کہ آپ تشریف نہیں لا رہیں تو آندرے خود
ڈرائیور کے ساتھ ٹی ۔ تھری گیا تاکہ آپ کے حکم کی تعمیل کی جا سکے لیکن
جب اس کی واپسی نہ ہوئی تو میں نے وہاں کال کیا مگر کسی نے کال ریسیو
نہ کی تو میں خود وہاں گیا اور پھر میں نے دیکھا کہ ٹی ۔ تھری میں گارڈز کی
لاشیں بکھری پڑی تھیں ۔ ایک کمرے میں باس آندرے کرسی سے بندھا
ہوا تھا اور ہلاک ہو گیا تھا ۔ نیچے تہہ خانے میں ساری مشینری کو گولیوں
سے تباہ کر دیا گیا تھا ۔ سائنسدان فراسٹ اور اس کے گارڈ کی بھی وہاں
لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور جوانا غائب تھا ۔ وہ کار جس میں باس آندرے
گیا تھا وہ بھی غائب تھی ۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ کار جوانا لے کر گیا ہو گا
میں نے پورے گروپ کو اس کار کی تلاش پر لگا دیا مگر کار شہر کے آغاز میں
کھڑی مل گئی ۔ وہ خالی تھی اور جوانا غائب تھا ۔ تب سے ہمارے آدمی
اسے تلاش کر رہے ہیں ۔ فیلڈ بار پر خاص طور پر میں نے نگرانی کرا رکھی
ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جوانا ہر صورت میں وہاں جائے گا یا وہاں رابطہ
کرے گا لیکن ابھی تک جوانا نہ خود وہاں پہنچا ہے اور نہ رابطہ کیا ہے ۔ ویسے

بھی اپنے مخصوص قد و قامت کی وجہ سے وہ چھپ نہیں سکتا اس کے علاوہ
لائسنگ میں تمام اجنبیوں کی نگرانی جاری ہے ۔ لیکن اس جوانا کے علاوہ
اور کوئی مشکوک آدمی ابھی تک نظر نہیں آیا " .... چیک نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ جوانا نے یہ سب کچھ کیا ہے " .... مادام
فیانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس مادام " .... چیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آندرے پر تشدد کا مطلب تو یہی ہے کہ جوانا نے آندرے سے کوئی
خاص بات پوچھنے کی کوشش کی ہے ۔ وہ کیا بات ہو سکتی ہے " ....
مادام نے کہا۔

" یس مادام ...... میرے ذہن میں بھی یہ بات آئی ہے ۔ میرا خیال ہے
جوانا نے آندرے سے آپ کے متعلق پوچھنے کی کوشش کی ہو گی کہ آپ
کہاں ہیں کیونکہ میں نے چیک کیا ہے کہ جب باس آندرے وہاں پہنچے تھے
تو جوانا اس سے پہلے سارے گارڈز اور سائنسدان کو ہلاک کر چکا تھا ۔ اس
کے باوجود وہ وہاں رکا رہا تو اس کا مطلب ہے کہ اسے معلوم ہو چکا تھا کہ
آپ تشریف لا رہی ہیں لیکن جب آپ نہ گئیں اور اکیلا باس آندرے پہنچا تو
اس نے یقیناً اس سے آپ کے متعلق پوچھ گچھ کی ہو گی " .... چیک نے
کہا۔

" گڈ ...... تم واقعی ذہین آدمی ہو ۔ ٹھیک ہے ۔ اب آندرے کی جگہ
تم انچارج ہو گے ۔ میں آرڈر کر دیتی ہوں ۔ لیکن تم نے کیسے یہ اندازہ کیا

کہ جب آندرے پہنچا تھا تو جوانا اس سے پہلے وہاں موجود افراد کو ہلاک کر چکا تھا "...... مادام نے پوچھا۔

" باس آندرے کی لاش قدرے گرم تھی جب کہ باقی افراد کی لاشیں بے حد سرد ہو چکی تھیں "...... چیک نے جواب دیا۔

" گڈ تم تو آندرے سے بھی زیادہ ذہین آدمی ہو۔ مجھے خوشی ہے کہ مجھے آندرے کا صحیح البدل مل گیا ہے لیکن اب مجھے ہر صورت میں یہ جوانا چاہئے ہر صورت میں تاکہ میں اس سے انتقام لے سکوں "...... مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں نے نگرانی کا ایسا انتظام کر رکھا ہے مادام کہ وہ مجھ سے کسی صورت بھی بچ کر نہ جاسکے گا "...... چیک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام کچھ کہتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... مادام کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

" جانسن بول رہا ہوں مادام ...... چیک کے آدمی کی کال ہے ۔ وہ چیک کو جوانا کے بارے میں کوئی اہم اطلاع دینا چاہتا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او۔ کے بات کراؤ اس کی "...... مادام نے کہا اور رسیور چیک کی طرف بڑھا دیا۔

" تمہارے آدمی کی کال ہے "...... مادام نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" یس مادام میں اپنے آدمیوں کو کہہ آیا تھا کہ کوئی اہم اطلاع ہو تو وہ مجھے یہاں کال کریں "...... چیک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور کو کان سے لگا کر اس نے ہیلو کیا۔

" ریگر بول رہا ہوں باس "............ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" یس کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے "...... چیک نے چونک کر پوچھا۔

" باس فیلڈ بار کے فون پر ہونے والی دو کالیں کیچ کی گئی ہیں ۔ ایک کال ولنگٹن سے کی گئی ہے ۔ اس کال میں کسی پرنس نے جس نے بعد میں اپنا نام علی عمران بتایا جوانا کے متعلق پوچھا تو لسبالو کے بیٹے رابرٹ نے بتایا کہ وہ خود جوانا کو تلاش کر رہا ہے اس علی عمران نے اپنا فون نمبر دیا کہ جیسے ہی جوانا سے رابطہ ہو ۔ اس فون نمبر پر اس سے بات کرائی جائے پھر تھوڑی دیر بعد دوسری کال ہوئی ۔ یہ کال فیلڈ بار سے ولنگٹن اسی نمبر پر کی گئی جو علی عمران نے دیا تھا اور اس میں براہ راست جوانا نے علی عمران سے بات کی وہ اسے ماسٹر کہہ رہا تھا اور پھر اس نے علی عمران کو بتایا کہ اس نے کس طرح قید سے آزادی حاصل کی اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ لسبالو پر اس کی وجہ سے تشدد ہوا ہے ۔ اس لئے اس نے انتقام لینے کے لئے سب کو ہلاک کر دیا ہے اور باس آندرے پر بھی بے پناہ تشدد کیا ہے اور باس آندرے سے فیاٹی فارسٹ اور کلنٹن کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں ۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان باقاعدہ ایک پلاننگ طے ہوئی

جس کے مطابق جوانا نے بتایا کہ لسبالو کے بیٹے رابرٹ کا کوئی دوست مادام فیاٹی کے پاس ملازم ہے اور اس نے فیاٹی فارسٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہے اور اس نے علی عمران کو بتایا کہ کلنٹن فارسٹ جھیل مشی گن کے پاس واقع ہے اور چونکہ یہاں لائسنگ میں موزاٹ انتہائی سخت نگرانی کر رہی ہے اس لئے وہ ولنگٹن سے براہ راست لائسنگ آنے کی بجائے ریاست وسکانس کے دارالحکومت سلوا کی پہنچ جائیں۔ جہاں ایئرپورٹ کے قریب ہوٹل رین بو میں پہنچ جائیں اور جوانا نے کہا کہ وہ خود کار کے ذریعے سلوا کی پہنچ جائے گا۔ کل دس بجے صبح کا وقت وہاں رین بو میں ملاقات کی غرض سے طے ہوا ہے اور اس کے بعد کال ختم ہو گئی "...... ریگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ریگر...... میں مادام فیاٹی بول رہی ہوں...... کب یہ دوسری کال ہوئی ہے"...... مادام نے چیک کے ہاتھ سے رسیور جھپٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"مادام ایک گھنٹہ پہلے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"اور تم اب ایک گھنٹے بعد کیوں بتا رہے ہو"...... مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام...... کال ریسونگ سنٹر میں پورے دارالحکومت میں ہونے والی کالیں ٹیپ کی جاتی ہیں۔ پھر جب ریلیں ختم ہو جاتی ہیں تو نئی ریلیں چڑھانے کے بعد اتری ہوئی ریلیں چیکنگ سیکشن میں بھجوائی جاتی ہیں

جہاں ہر کال کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے۔ ان میں جو کالیں مطلب کی ہوتی ہیں وہ رکھی جاتی ہیں باقی واش کر دی جاتی ہیں اور پھر جو رکھی جاتی ہیں انہیں باقاعدہ تحریر میں لایا جاتا ہے اور پھر یہ تحریر یہاں ہمارے ہیڈ کوارٹر پہنچتی ہے اور ہمیں اس کے بارے میں علم ہوتا ہے۔ یہ دونوں کالیں سنٹر سے ابھی میرے پاس پہنچی ہیں اور میں نے فوری باس چیک کو کال کیا ہے"...... ریگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... اس لئے اتنی دیر ہو گئی ہے۔ لیکن تم نے فوری طور پر فیلڈ بار کا گھیراؤ کیا ہے یا نہیں۔ کہیں وہ جوانا پھر نہ نکل جائے"...... مادام نے کہا۔

"باس کے حکم کے بغیر تو کچھ نہیں ہو سکتا مادام۔ میں تو سنٹر انچارج ہوں اس لئے میں نے باس کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا یہ لو۔ اور سنو میں فوری طور پر جوانا کو زندہ یا مردہ اپنے سامنے دیکھنا چاہتی ہوں"...... مادام نے رسیور خاموش بیٹھے ہوئے چیک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مادام...... اگر ہم نے جوانا کو گھیر لیا تو پھر وہ علی عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو جائیں گے۔ نجانے وہ کس روپ میں ہوٹل رین بو پہنچیں اس لئے اگر ہم وہاں نگرانی کریں اور جوانا کو جانے دیں تو جوانا ان سے ملے گا اور جوانا کا قدوقامت ایسا ہے کہ وہ جس روپ میں بھی ہو گا آسانی سے پہچان لیا جا سکتا ہے اس لئے جوانا جن لوگوں سے ملے گا۔ وہی ہمارے

مطلوبہ لوگ ہوں گے اور پھر ہم اکٹھا ہی ان کا شکار کھیل سکتے ہیں ۔ ویسے
آپ جیسے حکم فرمائیں "......... چیک نے مائیک پر ہاتھ رکھتے ہوئے مادام
سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ ویری گڈ چیک .... تم تو میری توقع سے بھی زیادہ ذہین ہو ۔
ویری گڈ .... تمہاری تجویز لاجواب ہے ۔ او ۔ کے ایسا ہی کرو "..........
مادام نے کہا۔

" شکریہ مادام آپ بے فکر رہیں چیک سے یہ لوگ بچ کر نہ جا سکیں گے
میں ان کے گرد ایسا گھیرا ڈالوں گا کہ انہیں ایسے گھیرے کی خواب میں
بھی توقع نہ ہو گی اور پھر ان کی لاشیں میں فخر کے ساتھ آپ کے سامنے پیش
کروں گا "......... چیک نے کہا۔

" او ۔ کے میری طرف سے تم اب پوری طرح بااختیار ہو "......... مادام
نے اور زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ریگر .... میں سنٹر پہنچ رہا ہوں پھر بات ہو گی "......... چیک نے کہا
اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب مجھے اجازت دیں مادام "......... چیک نے کہا اور مادام کے سر
ہلانے پر وہ سلام کرتے تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا ۔ مادام کے
چہرے پر اطمینان تھا جیسے اب اسے پوری طرح یقین ہو کہ چیک اپنی
ذہانت سے یقیناً اس خوفناک گروپ کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے
گا۔

ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہی انہیں دور سے ہوٹل رین بو کی وسیع
وعریض عمارت نظر آ گئی ۔ اور وہ پیدل ہی ہوٹل کی طرف چل پڑے
سوائے جولیا کے وہ سب مقامی میک اپ میں تھے ۔

" یہاں سے جنگل میں جانے کے لئے تو خصوصی انتظامات کرنے پڑیں
گے "......... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کلنٹن کے جنگلات انتہائی وسیع رقبے میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ اس لئے
جب تک فیاٹی فارسٹ کا صحیح محل وقوع سامنے نہ آجائے اس وقت تک
کوئی اقدام نہیں کیا جا سکتا ۔ جوانا نے یقیناً رابرٹ سے تفصیل سے ساری
بات معلوم کر لی ہو گی "......... عمران نے جواب دیا۔

" میرے ذہن میں ایک اور خدشہ ہے "......... اچانک کیپٹن شکیل
نے کہا۔

" اچھا کمال ہے ۔ تمہارے ذہن میں ابھی اتنی جگہ خالی تھی کہ اس میں
خدشہ سما سکے "......... عمران نے مڑ کر حیرت بھرے انداز میں کہا تو کیپٹن

شکیل تو بس مسکرا دیا جبکہ باقی سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" تمہارا کیا خیال تھا کہ کیپٹن شکیل کے دماغ میں کیا بھرا ہوا ہے " .... تنویر نے چھیڑنے کے سے انداز میں کہا ۔

" عقل جو تمہارے دماغ میں آج تک کسی طرف سے داخل ہی نہیں ہو سکی " .... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" یہ تو تم اپنے متعلق کہہ رہے ہو ۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے دماغ میں سوائے فضولیات کے اور کچھ موجود نہیں ہے " .... تنویر نے جواب دیا ۔

" میرے پاس دماغ ہی کہاں رہ گیا ہے وہ تو کب کا شکار ہو چکا ہے ۔ وہ کیا کہتا ہے شاعر کہ قلب و نظر شکار کر ۔ اور نظر کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے " .... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

" یہ تم اپنے چکر میں الجھ گئے تم نے کیپٹن شکیل سے پوچھا ہی نہیں کہ اس کے ذہن میں کیا خدشہ ہے " .... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" ذہن میں .... اوہ وہاں ذہن میں خدشہ ہو سکتا ہے ۔ ہاں تو جناب کیپٹن صاحب آپ اس خدشہ کا تعارف تو کرائیں " .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" عمران صاحب اگر آپ کی کال اور جواب میں جوانا کی کال اگر موزاٹ نے کیچ کر لی ہو ۔ تو " .... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے چہرے پر تیزی سے پریشانی کے تاثرات پھیلے

چلے گئے ۔ باقی ساتھیوں کے چہرے بھی سکڑ سے گئے ۔

" اوہ اوہ واقعی ۔ میرا خیال ہے تنویر کی بات درست ہے ۔ اب میرے دماغ میں واقعی فضولیات نے ڈیرہ ڈال دیا ہے یہ بات تو مجھے پہلے سوچنا چاہئے تھی ۔ ادھر آؤ ۔ اب ہم سیدھے ہوٹل نہیں جائیں گے " .... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے دائیں طرف بنی ہوئی مارکیٹ کی طرف مڑ گیا ۔

" ارے ارے ..... کیا ہوا ...... یہ اس قدر اچانک ۔ ابھی تو بات صرف خدشے کی ہو رہی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ خدشہ درست بھی ہو " .... جولیا نے حیران ہو کر کہا ۔

" میں نے بھی صرف خدشے کی ہی بات کی ہے لیکن عمران صاحب تو سنجیدہ ہو گئے ہیں " .... کیپٹن شکیل نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" تمہارا خدشہ حقیقت بھی بن سکتا ہے اور مجھ سے واقعی انتہائی سنگین غلطی ہو رہی تھی ۔ مجھے چاہئے تھا کہ میں اس پہلو کو سامنے رکھتا ۔ جوانا نے بتایا تھا کہ اس نے اس سنٹر میں مشینری تباہ کی تھی ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موزاٹ کوئی عام سے تنظیم نہیں ہے ۔ یقیناً جدید مشینری استعمال کرتی ہے اور نجانے اس جیسے کتنے اڈے اس کے اور ہوں گے اور جوانا کے غائب ہونے اور اپنے اڈے کی تباہی کی وجہ سے لامحالہ وہ فیلڈ بار کی نگرانی کریں گے اور یقیناً وہ وہاں کا فون بھی چیک کریں گے تاکہ جوانا کو ٹریس کر سکیں اور اگر یہ کال انہوں نے سن لی ہے تو پھر انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم براہ راست سلوا کی پہنچ کر یہاں رین بو ہوٹل

آئیں گے اور اب دوسرے پہلو کے بارے میں سوچو کہ وہ ہمارے متعلق کچھ نہیں جانتے لیکن جوانا کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں اور جوانا اپنے قدوقامت کی وجہ سے چھپ کر بھی نہیں رہ سکتا۔ وہ کسی بھی میک اپ میں ہو بہرحال پہچان لیا جائے گا اس لئے جیسے ہی جوانا یہاں آکر ہم سے ملے گا۔ ہم بھی نظروں میں آجائیں گے۔ اس کے بعد ظاہر ہے۔ چاروں طرف سے ہونے والی اچانک فائرنگ سے بچ جانا قسمت پر ہی منحصر ہوگا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی۔ یہ تو انتہائی سنجیدہ بات ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب آپ نے جو کچھ سوچا ہے وہ میرے ذہن میں بھی نہ آیا تھا۔ میں نے تو ایک عام سی بات کی تھی لیکن آپ نے اس کا فوری طور پر اور جس قدر گہرائی میں جاکر حقیقی تجزیہ کیا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی بات نہیں ہے۔ اصل بات وہی ہے کہ اس خدشے کے بارے میں مجھے خود سوچنا چاہئے تھا۔ بہرحال اب بھی بروقت تم نے اس کا اظہار کر دیا ہے اور ہمیں اب اس خدشے کے پیش نظر خصوصی طور پر کارروائی کرنا ہوگی"...... عمران نے کہا۔ اسی دوران وہ مارکیٹ میں واقع ایک چھوٹے سے ریستوران کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔

"آؤ کھا پی لیں۔ ابھی دس بجنے میں کافی دیر ہے۔ اس دوران پلاننگ بھی بنالیں گے"...... عمران نے ریستوران میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔ ریستوران میں اکا دکا

افراد موجود تھے۔ چنانچہ وہ سب ایک کونے میں موجود خالی میز کے گرد بیٹھ گئے اور ویٹر کو انہوں نے ناشتے کا آرڈر دے دیا۔

"ہم نے اب باقاعدہ ایک دوسرے کی نگرانی کرنی ہے موزاٹ کو یقیناً علم نہ ہوگا کہ ہمارے ساتھ کوئی خاتون بھی ہے۔ اس لئے جولیا جاکر جوانا سے ملے گی۔ ہم ادھر ادھر بکھر کر ان کی نگرانی کریں گے۔ اگر جوانا کی کسی طرح بھی نگرانی ہو رہی ہوگی تو ہم مخصوص اشارہ کریں گے تو جولیا جوانا سے ملنے کی بجائے اسے نگرانی کا کہہ کر سنٹرل پارک پہنچنے کا کہہ دے گی۔ اس کے بعد ہم سب نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دے کر سنٹرل پارک پہنچ جائیں گے۔ باقی پروگرام بعد میں بھی طے ہو سکتا ہے"...... ناشتے کے دوران عمران نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ لوگ کسی طرح بھی جوانا کا پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ اور یقیناً وہ جولیا کو بھی نظروں میں رکھ لیں گے، اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ جو بھی نگرانی پر نظر آئے اسے گولی سے اڑا دیا جائے"...... تنویر نے کہا۔

"اور پھر پولیس ہمیں گھیر لے۔ یہاں بے حد رش ہے۔ اس لئے ہماری شناخت آسانی سے ہو جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ مس جولیا جوانا سے مل کر وہیں ہوٹل میں ہی بیٹھ جائے وہ لوگ یقیناً ہمارا انتظار کریں گے۔ اس دوران ہم کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے کوئی کوٹھی حاصل کرلیں یا کسی اور ہوٹل میں کمرے لے لیں اور پھر جولیا یا جوانا تک فون کال کے ذریعے یہ اطلاع پہنچا دی جائے کہ وہ نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دے کر ہماری مطلوبہ جگہ پہنچ

جائیں "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری تجویز میں یہ پوائنٹ قابل غور ہے کہ وہ ہمارا انتظار کریں گے اگر ہم اس پوائنٹ سے کسی طرح فائدہ اٹھا سکیں تو زیادہ بہتر ہے "...... عمران نے کہا۔

"کس طرح "...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جولیا جوانا کے ساتھ رہے۔ باقی ساتھی ان نگرانی کرنے والوں کو چیک کرتے رہیں جب کہ میں اس دوران کسی پرائیویٹ کوٹھی کا بندوبست کر لوں۔ پھر جوانا یا جولیا تک اطلاع پہنچا دی جائے اور یہ نگرانی دینے والوں کو ڈاج دیتے ہوئے اسی اڈے تک پہنچ جائیں۔ آپ سب ان نگرانی کرنے والوں کی نگرانی کرتے رہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ جوانا اور جولیا انہیں ڈاج دے سکے ہیں یا نہیں۔ اگر نہ دے سکیں تو آپ کسی طرح ان تک یہ بات پہنچا دیں اور جب تک یہ مکمل طور پر انہیں ڈاج نہ دے دیں یہ اس نئے اڈے پر نہ آئیں۔ جب وہاں آجائیں تو پھر سب کے نئے سرے سے میک اپ کیے جائیں اور ہم فوری طور پر سلواکی کو چھوڑ کر اپنے ٹارگٹ کی طرف روانہ ہو جائیں اس طرح یہ لوگ یہاں ہمیں ڈھونڈتے رہ جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں اگر زیرو۔ ون ٹرانسمیٹر خرید کر جولیا کو دے دیا جائے تو آسانی سے ان سے بات چیت ہو جائے گی اور نگرانی کرنے والوں کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا "...... صفدر نے کہا۔

"اتنے لمبے چکروں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خواہ مخواہ کی

الجھنیں پال کر سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کوئی فائدہ نہ ہوگا سیدھا کام کرو۔ جو نظر آئے سائیلنسر لگے ریوالور سے شوٹ کر دو اور ہجوم میں مل جاؤ۔ سائیلنسر لگے ریوالور یہاں مارکیٹ سے آسانی سے خریدے جا سکتے ہیں "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے ان کی تعداد زیادہ ہو۔ کتنے افراد کو شوٹ کرتے رہیں گے "...... جولیا نے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ناشتے کے بعد انہوں نے کافی منگوالی اور اطمینان سے کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"اس کا یہی حل ہے عمران صاحب کہ مس جولیا اکیلی جوانا کے پاس پہنچیں اور ہم نگرانی چیک کریں۔ اگر نگرانی ہو رہی ہو۔ تو ہم مس جولیا کو مخصوص اشارہ کر دیں اور مس جولیا جوانا کو آگاہ کر دیں۔ اس کے بعد یہ اونچی آواز میں نگرانی کرنے والوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ باقی ساتھی کل پہنچیں گے اور پھر یہ رین بو ہوٹل میں ہی کمرے لے لیں۔ نگرانی کرنے والے یقیناً انتظار کریں گے۔ اس دوران عمران صاحب کسی اڈے کا بندوبست کر لیں۔ پھر نگرانی کرنے والوں میں سے کسی کو کسی طرح بھی اغوا کر کے اس اڈے تک لے جایا جائے اور اس سے ساری صورتحال معلوم کرنے کے بعد میں کوئی پلاننگ کی جائے "...... صفدر نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد کہا۔

"صفدر کی تجویز درست ہے۔ ہمیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔ ان کا ٹارگٹ یقیناً عمران ہوگا، اس لئے وہ اس وقت تک یقیناً انتظار کریں گے جب تک عمران جوانا سے ملاقات نہ کرے۔ اس دوران ان سے چھٹکارا پانے

کی کوئی نہ کوئی ترکیب سوچی جا سکتی ہے "........ جولیا نے کہا۔

" ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم رین بو ہوٹل میں علیحدہ علیحدہ کمرے بک کرالیں اور اس دوران یہاں سے مشی گن جھیل جانے کی تمام انتظامات کر کے خاموشی سے یہاں سے چل دیں۔ اس طرح نگرانی کرنے والے یہیں ہمارا انتظار کرتے رہ جائیں گے "........ صفدر نے کہا۔

" بس خدشے پر اس سے زیادہ دماغ نہیں کھپایا جا سکتا، اس لئے اب یہاں سے چلو۔ پھر باقی باتیں وہاں جا کر سوچیں گے۔ بہرحال یہ طے ہے کہ جولیا جا کر جوانا سے ملے گی اور وہ دونوں رین بو میں کمرے بک کرالیں گے۔ باقی باتیں نگرانی چیک کر لینے کے بعد سوچیں گے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا پھر کاؤنٹر پر بل کی ادائیگی کے بعد وہ اس ریستوران سے باہر آگئے۔

" اب تم رین بو ہوٹل جاؤ۔ تم اصل چہرے میں ہو، اس لئے جوانا خود ہی تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ تمہیں اسے تلاش کرنے کا تردد نہ کرنا پڑے گا "........ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر تیزی سے رین بو ہوٹل کی طرف بڑھ گئی۔

" اب ہم نے بکھر کر وہاں پہنچنا ہے اور نگرانی کو چیک کرنا ہے "........ عمران نے کہا اور سارے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کال بیل کی تیز آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا جوانا بے اختیار چونک پڑا وہ اس وقت لائسنگ کے مشرقی حصے میں واقع ایک چھوٹی سی کوٹھی میں موجود تھا۔ اس کوٹھی کا بندوبست رابرٹ نے کیا تھا۔ اور جوانا کے کہنے پر اس نے ایک آٹھ سلنڈر کار بھی اس کوٹھی میں پہنچا دی تھی۔ جوانا کا پروگرام تھا کہ وہ صبح سویرے کار لے کر یہاں سے روانہ ہو جائے گا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رات کو پولیس بے حد چوکنا رہتی ہے اور ہر باہر جانے اور آنے والی کار کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے اور چونکہ جوانا نے میک اپ کیا ہوا تھا۔ اور اس کے پاس ضروری کاغذات بھی نہ تھے اس لئے وہ پولیس کی اس چیکنگ سے بچنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ صبح سویرے وہ آسانی سے یہاں سے نکل جائے گا اور تیز رفتار کار میں سفر کرتے ہوئے بہرحال دس نہ بجے نہ ہی گیارہ بجے تک ہی وہ سلوا کی پہنچ ہی جائے گا۔ چنانچہ اس کے اس پروگرام کے تحت رابرٹ نے اس کے کہنے پر ان چیزوں کا بندوبست کر دیا تھا اور جوانا خاموشی سے یہاں پہنچ گیا تھا لیکن ابھی رات کا پہلا پہر تھا اور جوانا سونے کی تیاری کر ہی رہا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز

سنائی دی ۔ ظاہر ہے سوائے رابرٹ کے اور کسی کو اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ یہاں ہے اس لئے کسی کے اس وقت آنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا ۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی تو جوانا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکل کر بیرونی برآمدے کی طرف بڑھ گیا ۔ پھاٹک کی درزوں میں سے اسے کار کے ہیڈ لیمپ کی روشنی نظر آ گئی تھی ۔ اس کا مطلب تھا کہ جو کوئی بھی تھا بہرحال وہ کار میں آیا تھا ۔

" انکل جلدی سے پھاٹک کھولیں میں رابرٹ ہوں " ...... جوانا کے پھاٹک پر پہنچتے ہی باہر سے رابرٹ کی آواز سنائی دی اور جوانا نے آگے بڑھ کر بڑا پھاٹک کھول دیا ۔ دوسرے لمحے کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں جا کر رکی ۔ جوانا نے پھاٹک بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھنے لگا ۔ رابرٹ کار سے نکل کر اب کار کا عقبی دروازہ کھول رہا تھا ۔

" کیا بات ہے رابرٹ " ...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" میں موزاث کے ایک آدمی کو اغوا کر کے لے آیا ہوں انکل ۔ یہ آپ کے پیچھے سلواکی جانے والا تھا " ...... رابرٹ نے کہا تو جوانا نے جلدی سے آگے بڑھ کر عقبی سیٹوں کے درمیان پڑے ہوئے ایک مقامی آدمی کو جو بے ہوش تھا ۔ باہر گھسیٹ لیا اور اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا ۔

" کسی نے چیک تو نہیں کیا تمہیں " ...... جوانا نے پوچھا ۔

" نہیں انکل ...... میں نے خاص طور پر اس کا خیال رکھا ہے " ...... رابرٹ نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھ گیا ۔ اس نے بے

ہوش آدمی کو ایک صوفے پر پھینک دیا ۔

" اب پہلے مجھے بتاؤ کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کا تعلق موزاث سے ہے اور یہ میرے پیچھے سلواکی جانے والا تھا " ...... جوانا نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔

" میں آپ کو یہاں چھوڑ کر واپس جا رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک دوست سے ملنے کا خیال آ گیا ۔ اس سے مجھے بارے متعلق ایک ضروری کام تھا ۔ چنانچہ میں اس کی رہائش گاہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک گھنٹے بعد آئے گا ۔ چونکہ وہ اکیلا رہتا تھا اور میرا اس سے ملنا بھی ضروری تھا اس لئے میں اسی کالونی میں واقع ایک ریستوران میں داخل ہوا تو وہاں میں نے اسے بیٹھے ہوئے دیکھا ۔ یہ ایک عورت کے ساتھ شراب پینے میں مصروف تھا ۔ میں ساتھ والی میز پر بیٹھ گیا اور وقت گزارنے کے لئے شراب منگوالی ۔ اچانک اس کی بات میرے کان میں پڑی ۔ اس نے آپ کا نام لیا تھا اور کہا تھا کہ وہ کل سلواکی جانے والا ہے ۔ میں یہ بات سن کر چونک پڑا ۔ میں نے خصوصی طور پر توجہ دی تو یہ آدمی اس عورت کو بتا رہا تھا کہ وہ کل کسی قیمت پر بھی اس سے نہیں مل سکتا کیونکہ وہ صبح سویرے سلواکی جائے گا ۔ جہاں اس نے ایک اہم آپریشن میں حصہ لینا ہے ۔ اس عورت نے اس آپریشن کی تفصیل پوچھی تو اس نے بتا دیا کہ ایک دشمن جس کا نام جوانا ہے ، کل اپنے ساتھیوں سے ملنے سلواکی کے ایک ہوٹل میں پہنچ رہا ہے ، اور ہم نے اس کی نگرانی کرنی ہے اور ان کا خاتمہ کرنا ہے ۔ اس کے بعد اس عورت نے اصرار جاری رکھا تو اس نے اسے سختی سے جھڑک

دیا جس پر وہ عورت ناراض ہو کر اٹھ گئی اور بار سے باہر چلی گئی۔ یہ آدمی بیٹھا پیتا رہا۔ کچھ دیر بعد اٹھا تو میں بھی اس کے پیچھے اٹھ کر باہر آ گیا۔ یہ شراب کے نشے میں تقریباً آؤٹ تھا۔ یہ پیدل چلنے لگا تو میں اس کے پیچھے گیا اور ایک اندھیری جگہ پر میں نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار کر اسے بے ہوش کیا اور پھر اسے جھاڑیوں میں چھپا دیا۔ پھر کار لے کر وہاں آیا اور اسے کار میں ڈال کر یہاں لے آیا ہوں"...... رابرٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو اس بات کا بھی علم ہو چکا ہے کہ میں سلواکی جا رہا ہوں اور وہاں میں اپنے ساتھیوں سے ملوں گا۔ ویری بیڈ اگر یہ تمہیں نہ مل جاتا تو یہ تو ہمارے حق میں بے حد برا ہوتا"...... جوانا نے کہا اور رابرٹ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"رسی لے آؤ رابرٹ۔ سٹور میں پڑی میں نے دیکھی ہے۔ اب اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنی پڑے گی"...... جوانا نے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائلون کی رسی کا بنڈل موجود تھا اور پھر اس نے جوانا کے ساتھ مل کر اس آدمی کو رسی کے ساتھ کرسی پر جکڑ دیا۔

"اب اسے تھپڑ مار کر ہوش میں لے آؤ۔ میں نے مار دیا تو یہ جواب دینے کے بھی قابل نہیں رہے گا۔ کمزور جسم کا آدمی لگتا ہے"...... جوانا نے کہا اور رابرٹ بے اختیار مسکرا دیا اور دوسرے لمحے آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے تیسرے تھپڑ پر

وہ آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"کک کک کون ہو تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیوں باندھ رکھا ہے مجھے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے مسٹر" جوانا نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرا نام فرینکلسن ہے۔ مم مگر تم کون ہو"...... فرینکلسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے پہچانتے ہو"...... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں نہیں کون ہو تم۔ میں تو تمہیں نہیں جانتا"...... فرینکلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوانا ہے"۔ جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت تشویش اور خوف کے ملے جلے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"کک کک کون جوانا۔ کیا مطلب"...... فرینکلسن نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"وہی جوانا جس کے پیچھے تم کل سلواکی جانے والے تھے۔ اب یاد آ گیا ہے یا کھوپڑی میں سوراخ کرنا پڑے گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"سلواکی۔ میں تو سلواکی نہیں جا رہا۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"...... فرینکلسن نے اپنے آپ کو مزید سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار کربناک چیخ نکل گئی

جانے کا حتمی پروگرام تھا اس لئے میں نے بار میں بلایا اور اسے بتایا کہ میں اس کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ اس پر وہ ناراض ہو کر چلی گئی ۔ میں باہر آیا ہی تھا کہ کسی نے میرے سر پر ضرب لگائی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے "...... فرینکلسن نے واقعی ساری بات از خود سنا دی۔

" کہاں ہے تمہارے باس کا اڈہ "...... جوانا نے پوچھا۔

" رینگر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک "...... فرینکلسن نے جواب دیا۔

" باس وہیں ہے "...... جوانا نے پوچھا۔

" ہاں ..... وہ وہیں رہتا ہے "...... فرینکلسن نے جواب دیا۔

" وہاں کتنے آدمی ہیں اور کل کتنے آدمی تمہارے باس کے ساتھ جائیں گے "...... جوانا نے پوچھا۔

" وہاں تو بیس آدمی رہتے ہیں ۔ بہت بڑی کوٹھی ہے جب کہ میرا خیال ہے کہ کل باس کے ساتھ آٹھ آدمی جائیں گے کیونکہ ہیلی کاپٹر میں میرے اور باس کے علاوہ آٹھ آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے "...... فرینکلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہیلی کاپٹر بھی وہیں اس کوٹھی میں ہے "...... جوانا نے پوچھا اور فرینکلسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" او ۔ کے "...... جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے دونوں ہاتھ فرینکلسن کی طرف بڑھائے اور پھر اس سے پہلے کہ فرینکلسن کچھ سمجھتا، جوانا

ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر جم گیا۔ پلک جھپکنے میں جوانا نے سر والے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو گردن ٹوٹنے کی مخصوص از سنائی دی اور فرینکلسن کا بندھا ہوا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر کت ہو گیا۔

" اب ہم نے اس کوٹھی پر ریڈ کرنا ہے رابرٹ "...... جوانا نے برٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" یس انکل میں اپنے آدمیوں کو کال کر لیتا ہوں "...... رابرٹ نے ری سے کہا۔

" نہیں ...... تمہاری اور تمہارے آدمیوں کی نگرانی ہو رہی ہے، اس ے کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں ۔ تم صرف اتنا کرو کہ کسی طرح مجھے ل ایف گن مع میگزین اور اس کے انٹی انجکشنز مہیا کر دو ۔ پھر تمہارا کام تم "...... جوانا نے کہا۔

" ایس ۔ ایف گن وہ کیا ہوتی ہے انکل "...... رابرٹ نے حیران ہو پوچھا۔

" اوہ تم اس کے بارے میں نہیں جانتے ۔ وہ گن جس سے بے ہوش دینے والے کیپسول فائر ہوتے ہیں "...... جوانا نے کہا۔

" اوہ وہ تو مل جائے گی ۔ ہم تو اسے کیپسول گن کہتے ہیں "...... برٹ نے کہا اور ایک طرف موجود فون کی طرف بڑھنے لگا۔

" فون مت کرو تمہاری بار کے فون ٹیپ ہو رہے ہیں ۔ خود جا کر لے "...... جوانا نے کہا۔

"میں بار میں تو فون نہیں کر رہا۔وہاں تو ایسا اسلحہ نہیں رکھا جاتا۔
میں ایک اور جگہ فون کر رہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا اور جوانا نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو جیکارڈ...... میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ایسا کرو کہ فوری طور
پر کیپسول گن۔ سپیشل کیپسول میگزین سمیت اور ساتھ ہی ان کے انٹی
انجکشنز لے کر ڈیسنٹ ہاؤس چوک پر پہنچ جاؤ میں وہیں آ رہا ہوں۔جلدی
کرو"...... رابرٹ نے رابطہ قائم ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

"میں نے اس لئے اسے چوک کا پتہ بتایا ہے کہ اسے اس کوٹھی کے
بارے میں علم نہ ہو سکے۔ویسے وہ ہمارا خاص آدمی ہے"...... رابرٹ نے
مڑ کر جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں جا کر لے آتا ہوں گن"...... رابرٹ نے کہا اور بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔جوانا اس کے پیچھے باہر آیا اور پھر اس کی کار کے لئے اس
نے خود پھاٹک کھولا اور کار باہر جانے کے بعد اس نے پھاٹک بند کیا اور
واپس عمارت کی طرف بڑھ آیا۔اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو
رہے تھے اگر رابرٹ اتفاق سے اس فرینکلسن کی بات نہ سن لیتا اور اسے
اغوا کر کے یہاں نہ لے آتا تو اس کی وجہ سے ماسٹر عمران اور دوسرے
ساتھیوں پر نجانے کیا گزرتی۔کیونکہ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ اچانک ہونے
والی فائرنگ سے بچ نکلنا قسمت کی بات ہی ہو سکتی ہے۔پھر تقریباً آدھے
گھنٹے بعد ایک بار پھر کال بیل کی آواز سنائی دی تو جوانا اٹھا اور پھاٹک کی

ف بڑھ گیا۔اس نے سائیڈ پھاٹک کھولا اور باہر آ گیا۔رابرٹ کار کے
ل کھڑا تھا۔

"مجھے اس رینگر کالونی لے چلو"...... جوانا نے پھاٹک کو بند کر کے
ہر سے کنڈی لگا کر کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا
پس مڑا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔عقبی سیٹ پر کیپسول گن اور
گزین کا ڈبہ اور ساتھ ہی انٹی انجکشنز کا ڈبہ موجود تھا۔جوانا نے میگزین کا
ہ کھولا اور گن میں میگزین فل کرنے میں مصروف ہو گیا جب کہ رابرٹ
نے کار بیک کی اور تیزی سے اسے دائیں طرف موڑ کر آگے بڑھا لے گیا۔

"انکل...... کیا آپ پہلے انہیں بے ہوش کریں گے۔میرا تو خیال
ا کہ آپ ان پر راکٹ بم برسائیں گے"...... رابرٹ نے کار چلاتے
ئے کہا۔

"میں پہلے والی غلطی دوہرانا نہیں چاہتا۔اب میں اس باس جیک سے
ل معلومات حاصل کروں گا اور اس کے ساتھ ساتھ میں چاہتا ہوں کہ
ح تک کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ورنہ ہو
لتا ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر کسی اور گروپ کو بھجوا دے"...... جوانا نے
اب دیا اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"رینگر کالونی تو آ گئی انکل...... کیا براہ راست اس کوٹھی تک جانا
ہے"...... آدھے گھنٹے کی طویل ڈرائیونگ کے بعد ایک رہائشی کالونی میں
اخل ہوتے ہی رابرٹ نے پوچھا۔

"نہیں فی الحال کسی مناسب جگہ اسے روک دو"...... جوانا نے کہا

اور رابرٹ نے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔
" تم یہیں رکو گے میں پھر تمہیں بلالوں گا "......... جوانا نے کار سے
نیچے اترتے ہوئے کہا۔اس نے کیپسول گن کو کوٹ کے اندر چھپالیا تھا۔
" میں آپ کے ساتھ نہ چلوں انکل "....... رابرٹ نے بچوں جیسے شوق
کے ساتھ پوچھا۔
" ابھی نہیں ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں کوئی مخصوص حفاظتی
اقدامات کر رکھے ہوں ۔ تم فکر نہ کرو میں انہیں بے ہوش کر دینے کے بعد
تمہیں لے جاؤں گا "......... جوانا نے جواب دیا اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا
وہ آگے بڑھ گیا رات کے باوجود وہاں سڑک پر خاصی آمدورفت تھی ۔لیکن یہ
آمدورفت کاروں کی حد تک تھی ۔ پیدل چلنے والے اکا دکا افراد ہی تھے ۔
جوانا اس انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جارہا تھا۔ جیسے وہ بھی اسی کالونی کا
رہائشی ہو اور کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کے لئے نکلا ہو ۔ تھوڑی دیر
بعد اس نے کوٹھی نمبر اٹھارہ کو چیک کر لیا ۔ یہ ایک خاصی بڑی کارنر
کوٹھی تھی اور چاروں طرف سے خالی تھی ۔ دیواریں خاص اونچی تھیں اور
دیواروں پر مخصوص انداز کی باریک تار کا جال سا نصب نظر آرہا تھا۔ جوانا
خاموشی سے سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا اس کے عقب میں پہنچ گیا۔ عقب میں
دو پلاٹ خالی تھے ۔اس کے بعد ایک اور کوٹھی تھی جو اندھیرے میں ڈوبی
ہوئی تھی۔ جوانا نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے
کیپسول گن نکالی اور اس کا رخ کوٹھی کے اندرونی طرف کر کے اس نے
مسلسل ٹریگر دبانا شروع کر دیا ۔ گن میں سے یکے بعد دیگرے چار

کیپسول نکل کر کوٹھی کے اندر عمارت سے جا کر ٹکرائے اور ہلکے ہلکے
پٹاخوں جیسی آوازیں سنائی دیں ۔جوانا خاموش کھڑا رہا۔ وہ کسی رد عمل کا
انتظار کر رہا تھا ۔لیکن جب کوئی رد عمل نہ ہوا تو وہ تیزی سے واپس سائیڈ
روڈ پر آیا اور اس نے سائیڈ سے بھی چار کیپسول کوٹھی کے اندر فائر کیے اور
پھر گن لے کر وہ باہر سڑک پر آگیا۔ سڑک پر کاروں کی آمدورفت جاری تھی
جوانا نے سڑک کی طرف پشت کی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے چار کیپسول
سامنے والے حصے میں فائر کر کے اس نے گن دوبارہ کوٹ میں چھپائی اور
تیزی سے واپس مڑ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس رابرٹ کے پاس پہنچ گیا تھا۔
" کیا ہوا انکل "........ رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔
" کچھ نہیں کیپسول فائر کر دیئے ہیں ۔اب کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا۔
تم کار لے چلو ۔ ہم نے اب سامنے کے رخ کی نگرانی کرنی ہے ۔ کہیں ان
میں سے کوئی نکل نہ جائے "....... جوانا نے کہا اور عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔
رابرٹ نے سرہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی ۔ پھر جوانا نے اسے کوٹھی
دکھائی اور کار روکنے کے لئے کہا ۔ رابرٹ نے کار ایک سائیڈ پر کر کے
روک دی ۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا اور اندر لائٹ ویسے ہی جل رہی تھی ۔
کوٹھی پر خاموشی طاری تھی ۔ تقریباً دس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد
جوانا کار سے اترا اور سڑک کراس کرتا ہوا کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھنے
لگا۔ کیپسول گن وہ کار میں ہی چھوڑ آیا تھا البتہ اس کی جیب میں مشین
پسٹل موجود تھا۔ پھاٹک پر پہنچ کر اس نے بڑے اطمینان سے کال بیل کا
بٹن دبایا اور پھر رک کر جواب کا انتظار کرنے لگا لیکن جب کوئی رد عمل نہ

ہوا تو اس نے ایک بار پھر کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھی اور خاصی دیر تک اسے پریس کیے رکھا لیکن جب پھر بھی کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور مڑ کر اس نے ہاتھ کے اشارے سے رابرٹ کو پھاٹک پر آنے کا اشارہ کیا۔ رابرٹ کار لئے تیزی سے سڑک کراس کر کے پھاٹک کے سامنے آرکا۔

"بونٹ پر چڑھ کر پھاٹک کراس کر کے اندر کود جاؤ اور پھاٹک کھول دو جلدی کرو"........ جوانا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اترا۔ دوسرے لمحے اس نے جمپ لگایا اور کار کے بونٹ پر چڑھتے ہی وہ کسی پرندے کی طرح ایک لمحے میں پھاٹک کے اوپر نظر آیا۔ اور دوسرے لمحے اندر کود گیا۔ وہ چونکہ سمارٹ سا نوجوان تھا اس لئے اس کے انداز میں واقعی بے پناہ پھرتی تھی۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا۔

"اندر خاموشی ہے انکل"...... رابرٹ نے پھاٹک کھول کر باہر آتے ہوئے کہا۔

"کار اندر لے آؤ اور پھاٹک بند کر دینا"........ جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ کوٹھی پر واقعی خاموشی طاری تھی۔ جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا اندر موجود اصل عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا، اور اس نے زور زور سے سانس لئے وہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتا تھا لیکن جب اسے کوئی بو محسوس نہ ہوئی تو وہ اندر راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ گیس کے اثرات ختم ہو چکے تھے اور تھوڑی دیر بعد اس نے ساری

کوٹھی گھوم ڈالی۔ وہاں واقعی بیس سے بھی زیادہ افراد موجود تھے لیکن ان میں سے زیادہ تر بستروں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے جب کہ ایک ہال نما کمرے میں آٹھ آدمی کرسیوں سے نیچے گرے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ابھی تک تاش کے پتے موجود تھے اور میز پر بھی تاش کے پتے اور شراب کی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں۔ رابرٹ بھی اب اندر آچکا تھا۔

"تم۔ یہیں رکو میں تہہ خانے چیک کر لوں"........ جوانا نے رابرٹ سے کہا اور پھر تیزی سے اس درمیانی راہداری کے آخر میں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہال نما تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ یہاں بالکل ویسی ہی مشینری موجود تھی جیسی اس نے آندرے والے اڈے میں دیکھی تھی لیکن یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ دو مشینوں پر رنگ برنگے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ جوانا سمجھ گیا کہ ان مشینوں کا تعلق کوٹھی کے حفاظتی سائنسی آلات سے ہوگا۔ جو تار کی صورت میں کوٹھی کی بیرونی دیواروں پر نصب تھے۔ جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے باری باری دونوں مشینوں پر فائر کھول دیا۔ خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی مشینیں پھٹیں اور ان کے پرزے بکھر گئے۔ جوانا مڑا اور واپس سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آگیا۔ ایک کمرے میں اس نے اسلحہ بھی دیکھ لیا تھا، اس لئے وہ سیدھا اس کمرے میں آیا اور پھر الماری سے اس نے سائیلنسر لگے ریوالور اٹھائے اور ساتھ ہی میگزین کا ایک بڑا ڈبہ بھی اٹھا لیا۔

"اب ہم نے کوٹھی میں موجود تمام افراد کو یہاں اکٹھا کرنا ہے اور

انہیں باندھنا بھی ہے تاکہ ان میں سے کسی کو ہوش میں لے آکر اس باس چیک کا پتہ چلایا جاسکے تم ذرا جاکر رسی تلاش کرو"...... جوانا نے واپس اس بڑے کمرے میں پہنچ کر رابرٹ سے کہا اور رابرٹ خاموشی سے باہر کی طرف مڑ گیا۔ جوانا نے اب ہر کمرے میں بے ہوش پڑے افراد کو اٹھا اٹھا کر اس بڑے کمرے میں ڈالنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں چوبیس افراد اکٹھے ہو گئے تھے۔ رابرٹ بھی اس دوران رسی کے ایک نہیں بلکہ چار بنڈل کہیں سے تلاش کر کے لے آیا تھا اور پھر جوانا نے رابرٹ کی مدد سے ان سب بے ہوش افراد کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھنے شروع کر دیئے۔

"اب وہ اینٹی انجکشنز کا ڈبہ کار سے اٹھا لاؤ"...... جوانا نے آخری آدمی کو باندھ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور رابرٹ ایک بار پھر واپس مڑ گیا۔ جوانا نے جیب سے وہ سائیلنسر لگا ریوالور نکالا جو اس نے کوٹھی سے ہی اٹھایا تھا۔ اور پھر اس میں میگزین فل کرنے میں مصروف ہو گیا۔ رابرٹ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں اینٹی گیس انجکشنز کا ڈبہ موجود تھا۔

"اس پہلے والے آدمی کو انجکشن لگا دو"...... جوانا نے کہا اور رابرٹ نے ڈبے کو میز پر رکھ کر کھولا اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرنج اٹھائی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ ڈبے میں ایک درجن کے قریب ایسی سرنجیں موجود تھیں۔

"چوتھائی محلول انجکٹ کرنا اس سے زیادہ نہیں ورنہ مر جائے گا" ...... جوانا نے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے سوئی سے

کیپ ہٹائی اور پھر جھک کر سب سے پہلے بندھے ہوئے آدمی کے بازو میں اس نے سوئی اتار دی۔ جب تقریباً ایک چوتھائی محلول انجکٹ ہو گیا تو اس نے سوئی واپس کھینچی اور کیپ واپس اس پر چڑھا کر پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہوئے اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی لاشعوری طور پر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش میں ناکام ہونے کی وجہ سے اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس جھٹکے نے اس کے شعور کو مکمل طور پر بیدار کر دیا۔ وہ حیرت سے ساتھ سامنے کھڑے جوانا اور رابرٹ کو دیکھنے لگا پھر اس نے بائیں طرف نظریں گھمائیں تو ایک بار پھر وہ بری طرح چونک پڑا۔

"تگ تگ کون ہو تم۔ یہ سب۔ یہاں۔ یہ کیا ہے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... جوانا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"فارکنس مگر تم۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دوست ہوں۔ تمہارا باس چیک کون ہے"...... جوانا نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"باس چیک۔ وہ۔ وہ نیلے نائٹ سوٹ والا۔ وہ مجھ سے چھوٹا"...... فارکنس نے بائیں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے انجکشن لگا دو رابرٹ۔ وہی ایک چوتھائی محلول"...... جوانا

نے رابرٹ سے کہا اور رابرٹ سرنج پکڑے اس نیلے نائٹ سوٹ پہنے آدمی
کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کے بازو میں انجکشن لگایا اور پیچھے ہٹ آیا۔
ابھی سرنج میں آدھا محلول موجود تھا۔
" تم نے بتایا نہیں کہ یہ سب کیا ہے۔ کس نے ہمیں باندھا ہے۔ ہم
تاش کھیل رہے تھے کہ اچانک میرا ذہن چکرایا اور پھر مجھے ہوش ہی نہ رہا۔
فارکنس نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن جوانا نے اس کی
بات کا کوئی جواب نہ دیا اس کی توجہ اس آدمی کی طرف تھی جسے رابرٹ
نے انجکشن لگایا تھا اور چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں بھی ایک جھٹکے سے
کھلیں اور اس نے بھی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی اور پھر جب اس کا
شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

" مسٹر چیک .... تمہارے پائلٹ فرینکلسن کی وجہ سے تمہاری
جانیں بچ گئی ہیں۔ اگر وہ مجھے بروقت اطلاع نہ دیتا تو تم سب اب تک
ہلاک ہو چکے ہوتے "......... جوانا نے بڑے دوستانہ لہجے میں اس آدمی سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ فرینکلسن کی وجہ سے کیا مطلب کون ہو تم۔ اور یہ سب
کس نے کیا ہے "......... اس ادمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چونکہ
جوانا میک اپ میں تھا اس لئے چہرے کے لحاظ سے تو وہ اسے پہچان نہ سکتا
تھا اور شاید قد وقامت کی طرف اس کا خیال نہ گیا تھا یا پھر اس کے ذہن
میں بھی نہ ہو گا کہ جوانا یہاں پہنچ بھی سکتا ہے۔ اس لئے اس کی آنکھوں

میں جوانا کے لئے ناآشنائی کے تاثرات موجود تھے۔
" کیا تم ہی باس چیک ہو "......... جوانا نے کہا۔
" ہاں میں چیک ہوں مگر "......... چیک نے لاشعوری طور پر تیزی
سے جواب دیا لیکن مگر کے بعد وہ رک گیا تھا۔
" او۔ کے بس مجھے یہی پوچھنا تھا "......... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا
اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سائیلنسر لگے ریوالور کا
رخ فارکنس کی طرف کیا جو حیرت بھرے انداز میں یہ باتیں سن رہا تھا،
ریوالور کا رخ اپنی طرف ہوتے دیکھ کر وہ چونکا ہی تھا کہ جوانا نے ٹریگر دبا
دیا۔ ٹھک کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک اس کے دل پر پڑی
اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔ جوانا کا ہاتھ گھوما اور دوسری گولی اس کے ساتھ
پڑے بے ہوش آدمی کے سینے میں گھس گئی۔
" یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو "......... چیک نے چیختے ہوئے کہا، لیکن جوانا
نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ مسلسل ٹریگر دبائے چلا جا رہا
تھا اور یکے بعد دیگرے بندھے ہوئے افراد گولیوں کا شکار ہوتے چلے جا
رہے تھے لیکن چیک کا نمبر آتے ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکے سے آگے کیا اور پھر
اس کے بعد والا اس کی گولی کا شکار ہو گیا۔ چیک مسلسل چیخ چلا رہا تھا
لیکن جوانا تو جیسے بہرہ ہو گیا تھا۔ پھر جب ریوالور سے ٹرچ کی آواز سنائی
دی تو جوانا نے اطمینان سے اس کا میگزین سکیشن کھولا اور جیب سے
دوسرا میگزین نکال کر اس میں فل کرنے لگا۔
" یہ کیا کر رہے ہو تم۔ یہ تم سب کو کیوں ہلاک کر رہے ہو "........

چیک کی حالت غیر ہو رہی تھی لیکن جوانا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔اور پھر میگزین دوبارہ بھر کر اس نے باقی افراد پر گولیاں برسانی شروع کر دیں حتیٰ کہ آخری آدمی بھی گولی کا شکار ہو گیا۔اب فرش پر سوائے چیک کے باقی سب افراد لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے تھے اور ان کے جسموں کے گرد خون پھیل چکا تھا۔چیک کے چہرے پر اب خوف کے ساتھ ساتھ دہشت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"اب بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں......... میرا نام جوانا ہے"......... جوانا نے ریوالور ساتھ خاموش کھڑے رابرٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے اس طرح مسکرا کر کہا جیسے اس نے تیئیس انسانوں کو ہلاک کرنے کی بجائے تیئیس مکھیاں ماردی ہوں۔رابرٹ کے چہرے پر بھی جوانا کی اس سرد مہری کی وجہ سے ہلکے سے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔بہرحال اس نے ریوالور اس کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔

"ج۔ج۔جوانا۔اوہ۔اوہ۔تم۔تم یہاں کیسے پہنچ گئے"......... چیک نے خوف سے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہچان لیا ناں تم نے مجھے۔میں نے سوچا کہ تم خواہ مخواہ آدمی لے کر سلوا کی جاؤ گے۔میں خود ہی نہ پہنچ جاؤں تمہارے پاس"......... جوانا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ ذرا سا جھکا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور چیک کے حلق سے چیخ سی نکلی اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔جوانا نے جھک کر اس کی رسیاں کھولیں اور پھر

بازو سے پکڑ کر اس نے اسے اس طرح اٹھا لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں اور اسے لا کر اس نے ایک طرف پڑی کرسی پر بٹھا دیا۔

"رابرٹ۔رسی کھول کر اس کو یہاں کرسی پر باندھ دو"......... جوانا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور رابرٹ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فار کنس کے ہاتھوں سے رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔اس رسی سے چار افراد بندھے ہوئے تھے اس لئے ان چار افراد کی رسیاں کھولنی پڑی تھیں۔تھوڑی دیر بعد چیک رسیوں سے بندھ چکا تھا اور جوانا نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔تھوڑی دیر بعد چیک دوبارہ ہوش میں آ گیا۔

"میں چیک نہیں ہوں...... میں نے غلط کہا تھا...... میں جیفرے ہوں"......... چیک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارے باس آندرے کا کیا حشر کیا تھا .... اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اب جھوٹ بولنا بند کر دو"....... جوانا نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں میں چیک ہوں۔لیکن۔تم کیا چاہتے ہو۔سنو مجھے مت مارو۔میں تو صرف آندرے کا اسسٹنٹ ہوں"...... چیک نے کہا اور جوانا طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ تم اسسٹنٹ ہو یا کچھ اور۔کیا اسسٹنٹ بن جانے سے تمہارے جسم کا خون کم ہو جائے گا یا تمہیں تکلیف کم ہو گی"......... جوانا نے کہا۔

"تم .... چاہتے کیا ہو" .... جیک نے اور زیادہ ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ .... دیکھو اس اسلحہ خانے یا کسی اور جگہ سے کوئی خنجر مل جائے تو لے آؤ۔ جیک کے نرم گوشت میں خنجر اترنے کا علیحدہ ہی لطف ہوگا" .... جوانا نے مڑ کر رابرٹ سے کہا اور رابرٹ خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"سنو جیک مجھے معلوم ہے کہ تم نے فیلڈ بار کا فون چیک کرایا اور میری کال کیچ کر لی۔ اس طرح تمہیں معلوم ہو گیا کہ میں کل دس بجے سلواکی کے رین بو ہوٹل میں ماسٹر علی عمران اور دوسرے ساتھیوں سے ملنے جا رہا ہوں، اور تم نے واقعی انتہائی ذہانت بھری پلاننگ کی کہ بجائے مجھے یہاں روکنے کے تم نے وہاں میری نگرانی کرنے کا پلان بنایا تاکہ اس طرح تم ماسٹر عمران اور دوسرے ساتھیوں کو شناخت کر سکو اور پھر تم اچانک فائرنگ کھول کر ہم سب کو ہلاک کر دو۔ ہو سکتا تھا تم اس پلاننگ میں کامیاب بھی ہو جاتے، لیکن تمہارا پائلٹ فرینکلن میرے ہاتھ لگ گیا۔ اس طرح مجھے تمہاری ساری پلاننگ کا علم ہو گیا اور میں یہاں آ گیا تاکہ تم سے میں حساب کتاب پورا کر لوں۔ میرے متعلق تم جانتے ہی ہو گے کہ میرا نام جوانا ہے اور میں ماسٹر کلرز کا رکن تھا اور ان دنوں میں آدمیوں کی گردنیں توڑنا اور انہیں ہلاک کرنا میرے لئے انتہائی لطف آمیز شغل تھا۔ میرے ان ہاتھوں نے بلا مبالغہ اب تک لاکھوں نہیں تو سینکڑوں افراد کی گردنیں تو ضرور توڑی ہوں گی، لیکن پھر میں ماسٹر

عمران سے ٹکرا گیا۔ میں گیا تو اس کی گردن توڑنے تھا، لیکن ماسٹر عمران انتہائی عظیم آدمی ہے۔ اس نے ایک خوفناک مقابلے کے بعد مجھے شکست دے دی اور پھر شکست دینے کے بعد اس نے مجھے ہلاک کرنے کی بجائے معاف کر دیا۔ کہ وہ ذاتی انتقام لینا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کی اسی بات نے میرے دل اور ذہن کو پلٹ دیا اور میں اس کا غلام بن گیا اور پھر میں نے واقعی لوگوں کو بابی یا رقم کے لئے ہلاک کرنا چھوڑ دیا۔ تمہارے باس آندرے نے دراصل میرے انتہائی مخلص دوست لسبالو پر انتہائی خوفناک اور غیر انسانی تشدد صرف میرے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کیا اور اس قدر خوفناک تشدد کیا گیا کہ لسبالو جیسا مضبوط آدمی زندگی ہار بیٹھا اس خبر نے میرے دل و دماغ میں آگ بھر دی اور میں وہی پہلے والا جوانا بن گیا۔ نتیجہ یہ کہ آندرے اور اس اڈے کے تمام افراد کو میں نے گولیاں مار مار کر ہلاک کر دیا۔ اب وہ انتقام مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن اب تم نے میرے ذریعے میرے ماسٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کا پلان بنایا ہے۔ اس لئے میں نے تمہارے تیئس کے تیئس ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ فیصلہ خود نہیں کیا ہوگا بلکہ یہ فیصلہ مادام فیاٹی نے کیا ہوگا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ مادام فیاٹی اب کلنٹن میں واقع اپنے فیاٹی فارسٹ میں چھپی ہوئی ہے اور اس نے وہاں موزاٹ کا باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔ مجھے اس ہیڈ کوارٹر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں صرف مادام فیاٹی کو پکڑ کر اپنے ماسٹر کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں، اس لئے اگر تم واقعی اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو اور اپنے اوپر

ہونے والے ایسے تشدد سے بچنا چاہتے ہو جس کی ہولناکی کا ابھی تک تمہیں صحیح طور پر انداز نہیں ہے تو پھر تم مجھ سے تعاون کرو اور مادام فیاٹی تک پہنچنے کا کوئی ایسا راستہ بتا دو کہ جس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو "...... جوانا نے بڑے مطمئن سے انداز میں لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے رابرٹ واپس آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر موجود تھا۔

" یہ مل گیا ہے خنجر۔ انکل "...... رابرٹ نے خنجر جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے...... اچھا ہے۔ اب تم بیٹھ جاؤ۔ اگر چیک نے تعاون نہ کیا تو پھر تمہیں شاید اپنی زندگی کا سب سے دلچسپ تماشہ دیکھنے کو مل جائے "...... جوانا نے رابرٹ کے ہاتھ سے خنجر لیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو جوانا مجھے معلوم ہے کہ تم واقعی انتہائی حد تک سفاک اور بے رحم قاتل ہو۔ تم نے جس سرد مہرانہ انداز میں میرے ساتھیوں کو گولیاں ماری ہیں۔ اس سے مجھے تمہاری فطرت کا پوری طرح اندازہ ہو گیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرا تعلق موزاٹ سے ہے۔ لیکن میں کسی کی خاطر احمقوں کی طرف خوفناک تشدد برداشت کرنے اور مرنے کا قائل نہیں ہوں، اس لئے میں تم سے مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ تم مجھے واقعی زندہ چھوڑ دو گے "...... چیک نے کہا۔

" ضمانت وغیرہ کے چکر میں مت پڑو چیک اور نہ میرے پاس اتنا وقت ہے کہ میں تمہیں ضمانتیں دیتا پھروں۔ بس اگر اعتبار ہے تو کر لو۔

نہیں اعتبار تو نہ سہی۔ میں نے تو بہرحال تم سے اپنی مرضی کی بات پوچھنی ہی ہے "...... جوانا نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے...... مجھے اعتبار ہے۔ میں تمہیں ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام سائنسی انتظامات کی تفصیل بتا دیتا ہوں "...... چیک نے جلدی سے کہا۔

" نہیں مجھے ان انتظامات کی تفصیل سننے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ میں سننا چاہتا ہوں۔ سیدھی بات کرو کہ مادام فیاٹی تک بغیر کسی رکاوٹ کے کیسے پہنچا جا سکتا ہے "...... جوانا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" مجھے تو ایسا کوئی راستہ معلوم نہیں ہے۔ یقین کرو مجھے واقعی نہیں معلوم "...... چیک نے کہا۔

" تو پھر یہ تمہاری اپنی بدبختی ہے مسٹر چیک...... میرا تو اس میں کوئی قصور نہیں ہے "...... جوانا نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور کمرہ چیک کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا جوانا نے انتہائی سرد مہرانہ انداز میں اس کی ران میں خنجر دستے تک اتار دیا تھا۔

" تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا چیک "...... جوانا کا لہجہ برف سے بھی زیادہ سرد تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے خنجر کھینچا تو چیک کی گردن ڈھلک گئی لیکن جوانا نے اسی ران پر ایک بار پھر خنجر مار دیا اور دوسرے لمحے چیک کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ہوش میں آگیا لیکن اس کا چہرہ پسینے سے شرابور

ہو رہا تھا۔ جسم بندھے ہونے کی وجہ سے پھڑک تو نہ سکتا تھا البتہ اس
طرح پھڑک رہا تھا جیسے اسے لرزے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔

"مجبوری ہے چیک تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا۔ اور ابھی تو آغاز ہے۔
اب تمہاری آنکھیں۔ ناک۔ کان پر خنجر آزمائی ہوگی جسم کا ایک ایک حصہ
کٹے گا۔ میں کیا کروں۔ تم کو کچھ معلوم ہی نہیں "...... جوانا کا لہجہ اور
زیادہ سرد پڑ گیا تھا۔ خنجر اس نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس میں سے خون کے
قطرے ٹپک رہے تھے جب کہ چیک کی ران پر موجود زخموں سے بھی
خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

"اب آنکھ کی باری ہے "...... جوانا نے کہا۔

" رک جاؤ...... رک جاؤ...... میں بتاتا ہوں رک جاؤ...... مجھے
معلوم ہے...... رک جاؤ...... یہ عذاب میں برداشت نہیں کر سکتا رک
جاؤ "...... یکلخت چیک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" پھر تو تم واقعی خوش قسمت ہو چیک کہ تمہیں معلوم ہے وہ راستہ۔
بولو۔ جلدی کرو "...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر جس طرح
ٹیپ چل پڑتا ہے اس طرح چیک کی زبان بھی چل پڑی۔ اس نے فیاٹی
فارسٹ کے حدود اربعہ کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

" پھر وہی تفصیل مجھے راستہ بتاؤ "...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

" بب...... بتا رہا ہوں...... مجھے پانی پلا دو میں مر جاؤں گا مم۔
میری حالت خراب ہو رہی ہے "چیک نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" رابرٹ...... پانی بھی لاؤ اور ایمرجنسی میڈیکل باکس بھی......

اگر یہ تعاون کرنے پر آمادہ ہے تو اتنا بے رحم میں بھی نہیں ہوں "......
جوانا نے رابرٹ سے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں پانی کی بڑی بوتل اور دوسرے ہاتھ
میں میڈیکل باکس تھا۔ جوانا نے اس کے ہاتھ سے میڈیکل باکس لیا۔

" تم اسے پانی پلاؤ "...... جوانا نے کہا اور رابرٹ نے بوتل کھول کر
چیک کے منہ سے لگا دی۔ جوانا نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر اس میں
سے کپاس اور پٹیاں نکال لیں۔ چیک لمبے لمبے گھونٹ لے کر کافی پانی پی
گیا اور اب اس کے چہرے پر قدرے بشاشت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

" میں ڈاکٹر نہیں ہوں چیک اس لئے دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو
تمہارے زخموں پر تیزاب ڈال کر انہیں جلا دیا جائے یا پھر ویسے ہی کپاس
رکھ کر پٹی باندھ دی جائے۔ بولو کیا کروں "...... جوانا نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

" کپ کپ کپاس رکھ کر پٹی باندھ دو۔ تیزاب مت ڈالو "......
نیک نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" رابرٹ یہ کام تم کرو۔ یہ بور کام ہے۔ البتہ تیزاب ڈالنے والا کام
یرے لئے خاصا خوشگوار ہوتا "...... جوانا نے رابرٹ سے کہا۔ اور
ابرٹ نے جلدی سے آگے بڑھ کر بوتل میں بچا ہوا پانی چیک کے زخموں
ڈالا تو چیک کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی لیکن پھر جلد ہی اس
ے چہرے پر بشاشت خاصی بڑھ گئی۔ کیونکہ پانی پڑنے سے زخم کی تکلیف
ں قدرے کمی واقع ہو گئی تھی۔ رابرٹ نے جلدی سے کپاس اس کے

زخموں میں ٹھونسی اور پھر دونوں زخموں پر کس کر پٹی باندھ دی۔

"اب بولنا شروع کر دو۔ مجھے دراصل زخموں پر پٹیاں باندھنے سے زیادہ زخم ڈالنے میں دلچسپی محسوس ہوتی ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فیاٹی فارسٹ کے مغرب میں تقریباً دو میل دور جنگل کے اندر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے جنوبی طرف ایک بڑا سا قدرتی غار ہے۔ اس غار کے اندر سے ایک سرنگ فیاٹی کی ذاتی رہائش گاہ تک جاتی ہے۔ مادام فیاٹی نے یہ سپیشل راستہ اپنی ٹاپ ایمرجنسی کے لئے بنوایا ہوا ہے"...... چیک نے جلدی سے بتایا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے جب کہ تم تو صرف اسسٹنٹ ہو"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق لارڈ موزاٹ کے خاندانی ملازموں سے ہے۔ میرا والد لارڈ ہنری کا خاص ملازم تھا۔ میں وہیں جاگیر میں ہی پیدا ہوا تھا۔ پھر جب لارڈ نے جاگیر فروخت کر کے یہاں جنگل خریدا تو میں اپنے والد کے ساتھ یہاں آ گیا۔ میرے سامنے وہ ہیڈ کوارٹر تعمیر ہوا۔ میں اس کا سپروائزر تھا۔ پھر میرے والد فوت ہو گئے تو میں لارڈ کا خاص ملازم بن گیا۔ اس کے بعد جب مادام فیاٹی نے یہاں لائسنگ میں مینشن تعمیر کیا تو مجھے یہاں سپروائزر بنا کر بھجوا دیا گیا۔ اس کے بعد مجھے انہوں نے لارڈ کے کہنے پر موزاٹ تنظیم میں شامل کر لیا کیونکہ لارڈ میری ذہانت کے بے حد قائل تھے مجھے آندرے کا اسسٹنٹ بنایا گیا تھا۔ پھر آندرے کی موت کے بعد

مادام فیاٹی نے مجھے مکمل چیف بنا دیا ہے۔ اس لئے مجھے فارسٹ اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جتنا معلوم ہے، اتنا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"...... چیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سرنگ میں کیا حفاظتی انتظامات ہیں"...... جوانا نے پوچھا۔

"اس سرنگ کا دوسرا دہانہ براہ راست مادام فیاٹی کے خاص کمرے میں جا کر کھلتا ہے۔ یہ حصہ مادام فیاٹی کے اپنے ذاتی استعمال میں رہتا ہے۔ لارڈ بھی وہیں رہتا ہے۔ البتہ یہ اندر سے کھل سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ مادام اپنے کمرے سے مخصوص راستہ کھول سکتی ہے۔ دوسری طرف سے نہیں کھل سکتا"...... چیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر فائدہ اس راستے کا۔ یہ تو اگر اسے زبردستی کھولنے کی کوشش کی گئی تو اسے علم ہو جائے گا۔ سوری چیک۔ یہ راستہ میرے کام کا نہیں ہے، اس لئے دوبارہ کارروائی شروع کرتا ہوں"...... جوانا نے اسی ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے کہا جس ہاتھ میں ابھی تک وہ خون آلود خنجر موجود تھا۔

"رک جاؤ...... رک جاؤ...... بتاتا ہوں...... تم تو مجھ سے بھی زیادہ ذہین ہو تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مجھے اسے کھلوانے کا بھی طریقہ آتا ہے"...... چیک نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس دیا۔

"میں نے ذہانت وغیرہ کا طوطا کبھی نہیں پالا۔ مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ جب آدمی کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کے ذہن میں اپنے آپ ایسے کئی راستے بن جاتے ہیں جن سے میرے مطلب کی چیزیں باہر آ سکیں۔ اور یہ

بھی بتادوں کہ مجھ میں صبر کا مادہ ساری دنیا میں سب سے کم ہے اور جو کچھ
ہوگا بھی سہی وہ بھی اب ختم ہو چکا ہے، اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ
ایک ہی بار بتادو"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اس راستے کو باہر سے کھولنے کا ایک خفیہ طریقہ ہے۔اس غار سے
باہر تکونی پتوں والا ایک بہت قدیم درخت ہے جس کی جڑیں بہت دور
دور تک پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ان میں سے ایک جڑ مصنوعی ہے۔ویسے
تو وہ کسی صورت بھی مصنوعی نظر نہیں آتی ہے اور باقی بے شمار سینکڑوں
ہزاروں چھوٹی بڑی جڑوں میں اسے تلاش کرنا ناممکن ہو جاتا ہے لیکن اس
کی ایک خاص نشانی ہے جس کا علم صرف مجھے۔لارڈ ہنری اور مادام فیاٹی
کو ہے۔اور وہ یہ ہے کہ اس کی باقی ساری جڑیں اوپر سے موٹی اور نیچے
جاتے ہوئے پتلی ہو جاتی ہیں۔لیکن یہ جڑ اوپر اور نیچے سے پتلی اور درمیان
میں قدرے موٹی ہو جاتی ہے۔اس جڑ کو اس موٹی جگہ سے پکڑ کر زور سے
کھینچا جائے تو غار کے اندر سرنگ کا دہانہ کھل جائے گا لیکن یہ دہانہ صرف
پانچ منٹ کے لئے کھلے گا پھر خود بخود بند ہو جائے گا۔اس کے بعد سرنگ
کے آخری دہانے کو کھولنے کے لئے آخری سپاٹ دیوار سے پیچھے بائیں طرف
کی دیوار میں دس گز پیچھے اگر جڑ میں ذرا سے ابھرے ہوئے پتھر پر پیر مارا
جائے تو یہ دیوار راستے سے ہٹ جاتی ہے"...... چیک نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔اب میں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا اور اگر تم نے معمولی
سی غلط بیانی بھی کی ہوگی تو پھر تمہارا جو حشر ہوگا وہ شاید تمہارے خواب

میں بھی نہ ہو"...... جوانا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"میں نے سب کچھ درست کہا ہے۔کوئی بات غلط نہیں کی"......
چیک نے جواب دیا۔
"اس کی رسیاں کھولو رابرٹ اور صرف ہاتھ عقب میں باندھ دو......
ہیلی کاپٹر عقبی طرف موجود ہے۔ہم ابھی اور اسی وقت فارسٹ جائیں گے"
...... جوانا نے کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا کرسی پر بندھے بیٹھے چیک کی
طرف بڑھ گیا۔

لارڈ ہنری موزاٹ اپنی مخصوص خواب گاہ میں گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ اچانک کمرے میں سیٹی کی تیز آواز نے انہیں جیسے جھنجھوڑ کر رکھ کر دیا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئے اور نائٹ بلب کی مدھم روشنی میں چند لمحے تو وہ لاشعوری انداز میں ادھر ادھر دیکھتے رہے پھر بے اختیار اچھل کر بیڈ سے اترے اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف دوڑتے ہوئے بڑھے۔ سیٹی کی تیز آواز مسلسل اس الماری سے ہی نکل رہی تھی۔ انہوں نے الماری کے پٹ کھولے اور اندر موجود ایک ریڈیو جتنی بڑی سی مشین کو اٹھا کر انہوں نے جلدی سے درمیانی میز پر رکھا اور اس کی سائیڈ پر موجود تار کو انہوں نے الیکٹرک پلگ سے منسلک کر دیا تو سیٹی بجنے کی آواز ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس ریڈیو پر موجود بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔

" ہیلو ہیلو لارڈ میں گروم بول رہا ہوں "...... ایک آواز ریڈیو نما باکس کے نچلے حصے میں سنائی دی اور پھر سکرین پر ایک منظر ابھر آیا یہ

منظر گھنے جنگل کے اوپر فضا کا تھا جہاں تیز چاندنی کی وجہ سے اجالا سا ہو رہا تھا اور اس اجالے میں ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر صاف نظر آ رہا تھا۔

" یس گروم یہ کس کا ہیلی کاپٹر ہے "...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" موزاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کا۔ جس کا انچارج چیک ہے۔ اور میں نے سپیشل نائٹ دور بین سے اسے اچھی طرح چیک کیا ہے اس کے اندر چیک بھی موجود ہے۔ اس کی ٹانگ زخمی ہے جس پر بینڈیج کی گئی ہے۔ ساتھ دو مقامی آدمی ہیں۔ ایک نوجوان ہے جب کہ دوسرا ایک دیو ہیکل آدمی ہے۔ ہیلی کاپٹر وہ نوجوان چلا رہا ہے اور کافی دیر سے فیاٹی فارسٹ کے ارد گرد ہی چکرا رہا ہے "...... گروم کی آواز سنائی دی۔

" دیو ہیکل مقامی۔ کیا وہ نیگرو ہے "...... لارڈ نے ایک خیال کے تحت چونک کر پوچھا۔

" نو سر...... مقامی آدمی ہے لیکن انتہائی مضبوط اور انتہائی طاقتور جسم کا حامل نظر آ رہا ہے "...... گروم کا جواب سنائی دیا اسی لمحے لارڈ نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر کسی جگہ نیچے اترنے لگا تھا۔

" یہ نیچے اتر رہا ہے۔ کون سی جگہ ہے یہ "...... لارڈ نے پوچھا۔

" فارسٹ فیاٹی سے شمال کی طرف رائسناف فارسٹ میں اتر رہا ہے"...... گروم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے چیک کرتے رہو گروم...... یہ معاملہ مجھے خطرناک نظر آ رہا ہے"...... لارڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ میں چیک کر رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
اب سکرین پر صرف گھنا جنگل ہی نظر آرہا تھا اور کچھ نہ تھا۔ لارڈ خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"لارڈ لارڈ۔ یہ معاملہ انتہائی خطرناک ہے۔ وہ لوگ سپیشل ایمرجنسی کو کھول رہے ہیں "...... یکلخت دوسری طرف سے گروم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ ایسا کرو فوراً ان پر ہائیر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کرو اور پھر انہیں اٹھا کر سیکشن ٹو میں لے آؤ۔ میں وہیں آرہا ہوں "...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر الیکٹرک پلگ سے منسلک تار کو ایک جھٹکے سے کھینچا اور پھر اس باکس کو اٹھا کر واپس الماری میں رکھا۔ الماری بند کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ ڈریسنگ روم تھا، لارڈ نے جلدی سے نائٹ سوٹ اتار کر الماری میں موجود ایک سوٹ اتار کر پہننا شروع کر دیا اور سوٹ پہننے کے بعد وہ ڈریسنگ روم سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی خواب گاہ سے باہر راہداری میں آگیا۔ راہداری سنسان پڑی ہوئی تھی چونکہ یہاں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ تھا، اس لئے یہاں دربانوں کی ضرورت بھی نہ سمجھی گئی تھی۔ راہداری میں چلتا ہوا وہ اس کے اختتام پر پہنچا تو وہاں سپاٹ دیوار تھی۔ لارڈ نے ایک سائیڈ پر ابھری ہوئی اینٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے زور سے دبایا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور لارڈ تیزی سے دوسری طرف آ

گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں کسی طرف بھی کوئی دروازہ نہ تھا۔ ایک کونے میں پہنچ کر لارڈ نے ایک بار پھر ایک دیوار پر ابھری ہوئی اینٹ کو دبایا تو فرش کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھتا چلا گیا اور وہاں سے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ لارڈ تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ اور وہ ابھی وہاں پہنچا ہی تھا کہ اچانک ہلکی سی سیٹی کی آواز کمرے کی ایک دیوار کے اوپر لگے ہوئے باکس نما آلے سے نکلتی سنائی دی اور لارڈ نے ایک سائیڈ پر موجود سوئچ پینل کے نچلے حصے میں موجود سرخ رنگ کے بٹن کو دبا دیا۔ دوسرے لمحے سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی اور دیوار کے اس حصے میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا جس میں سے آٹھ افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں دو نے تو ایک ایک آدمی کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ جب کہ باقی پانچ ایک دیو ہیکل آدمی کو مل کر اٹھائے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک خالی ہاتھ تھا۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ رنگ کے چست لباس تھے۔

"ان تینوں کو زنجیروں سے جکڑ دو گروم "...... لارڈ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس خالی ہاتھ آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس لارڈ"...... اس خالی ہاتھ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر اس نے ہال کی ایک دیوار پر جگہ جگہ مخصوص انداز میں ہاتھ مارے تو ان میں سے خانے سے کھل گئے اور موٹے موٹے کڑے نما حلقے باہر کو نکل آئے۔ گروم کے حکم پر اس کے ساتھیوں نے ان حلقوں میں اس دیو ہیکل کی دونوں کلائیاں۔ اسی طرح دوسرے دو آدمیوں کی کلائیاں

بھی جکڑ دیں اور پھر پیچھے ہٹ گئے ۔اب دیوار کے ساتھ تینوں بے ہوش
آدمی اپنے بازوؤں کے زور پر لٹکے ہوئے کھڑے تھے ۔جب کہ ایک آدمی کی
ٹانگ پر پٹی بندھی ہوئی تھی ۔فرش پر پڑا تھا۔
"صرف تم یہاں رہ جاؤ باقی کو بھیج دو"...... لارڈ نے آہستہ سے کہا تو
گروم نے اپنے ساتھیوں کو واپس جانے کا حکم دیا اور وہ سب سلام کرتے
ہوئے ایک ایک کر کے اس دروازے سے باہر چلے گئے تو گرام نے سوئچ
پینل پر موجود اس سرخ رنگ کے بٹن کو آف کر دیا اور دوسرے لمحے وہ
دروازہ غائب ہو گیا اور دیوار برابر ہو گئی۔
" اس چیک کی وجہ سے مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑا ہے ۔چیک ہمارا
خاندانی ملازم ہے ۔مجھے یقین ہے کہ چیک ہم سے غداری نہیں کر سکتا
لیکن اس کے باوجود وہ ان دونوں اجنبیوں کو سپیشل ایمر جنسی دے پر
کیوں اپنے ہیلی کاپٹر میں لے آیا ہے ۔یہی بات ہم اس سے پوچھنا چاہتے
ہیں"...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔
"مادام کو شاید آپ نے اطلاع نہیں دی لارڈ"...... گروم نے کہا۔
"وہ آرام کر رہی ہے ۔ہم چاہتے ہیں کہ پہلے ہم خود ان سے تفصیلی بات
چیت کر لیں اور پھر فیاٹی کو آگاہ کریں ۔کیونکہ فیاٹی آج تک یہی سمجھتی
رہی ہے کہ ہم بوڑھے اور ناکارہ آدمی ہیں لیکن ہم اب فیاٹی پر یہ ثابت کر
دینا چاہتے ہیں کہ ہم بوڑھے اور ناکارہ نہیں ہیں"...... لارڈ کے لہجے میں
عجیب سا طنز تھا ۔اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود کلامی کر رہا ہو۔
"اب کیا حکم ہے لارڈ"...... گروم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد

پوچھا۔
"پہلے چیک کو ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے معلوم ہو سکے کہ یہ کون
لوگ ہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں"...... لارڈ نے کہا تو گروم تیزی سے مڑ
کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔اس نے الماری کھولی اور
اس میں سے ایک شیشی اٹھا کر وہ چیک کی طرف بڑھ گیا۔اس نے بوتل
کا ڈھکن کھولا اور پھر اس کا دہانہ چیک کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں بعد اس
نے بوتل ہٹائی اور ڈھکن بند کر کے بوتل واپس الماری میں رکھ دی ۔اور
وہ ابھی الماری بند کر کے مڑ ہی رہا تھا کہ چیک کو ہوش آ گیا اور اس نے
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔پہلے چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری انداز
میں دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔
"لارڈ لارڈ آپ"...... چیک کے منہ سے سرسراتے ہوئے انداز میں
نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دائیں بائیں دیکھا تو بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ اوہ یہ لوگ پکڑے گئے ۔تھینک گاڈ"...... چیک نے اطمینان
بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"ہمیں تم سے یہ امید نہ تھی چیک کہ تم ہمارے خاندانی ملازم ہو کر
ہم سے ہی غداری کرو گے ۔اور ان لوگوں کو اپنے ساتھ لا کر یہاں سپیشل
ایمر جنسی دے کھولو گے"...... لارڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔
"لارڈ لارڈ میں تو آپ کی خاطر اپنی جان بھی دے سکتا ہوں ۔یہ سب
کچھ مجھ سے جبراً کرایا جا رہا تھا ۔یہ آدمی جوانا ہے ۔وہی جوانا جس نے باس
آندرے کو ہلاک کیا تھا اور ٹی تھری کو تباہ کر دیا تھا ۔اور یہ دوسرا اس کا

ساتھی ہے "...... چیک نے کہا تو لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ تو یہ ہے وہ جوانا۔ ہونہہ۔ لیکن تم ان کے ساتھ کیوں ہو "...... لارڈ نے کہا۔

" لارڈ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ باس آندرے کی ہلاکت کے بعد میں نے مادام فیاٹی سے ملاقات کی۔ مادام فیاٹی نے مجھے آندرے کے بعد موزاٹ کا انچارج بنا دیا۔ جوانا کی فون کال ہم نے کیچ کر لی تھی جس سے ہمیں پتہ چلا تھا کہ جوانا دوسرے روز سلوا کی پہنچ کر وہاں کے رین بو ہوٹل میں پاکیشیا کے جاسوس اور اپنے ماسٹر علی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کرے گا۔ اس پر مادام فیاٹی کو میں نے تجویز پیش کی کہ جوانا کو یہاں پکڑنے کی بجائے اسے یہاں سے جانے دیا جائے اور رین بو ہوٹل کو گھیرے میں لے لیا جائے۔ جب جوانا اپنے ساتھیوں سے ملے تو اس طرح اس کے ساتھیوں کی شناخت ہو جائے گی۔ اور پھر اچانک ان سب پر فائر کھول کر ان سب کو بیک وقت ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت میں نے آٹھ افراد کا انتظام کیا اور ہم سب انتظامات کر کے اپنے سنٹر میں سو گئے کہ صبح سویرے ہیلی کاپٹر پر ہم سلوا کی پہنچ کر یہ مشن سرانجام دیں گے۔ پھر سونے کے دوران نجانے کس طرح ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔ مجھے جب ہوش آیا تو مین روم میں رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور سنٹر میں موجود تمام افراد میرے ساتھ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ ان میں سے صرف ایک ہوش میں تھا باقی سب بے ہوش تھے اور یہ جوانا اور یہ اس کا دوسرا ساتھی جس کا نام یہ رابرٹ لے رہا تھا، یہ سامنے موجود تھے۔

پھر اس جوانا نے انتہائی سفاکانہ اور سرد مہرانہ انداز میں میرے علاوہ باقی میرے تیئس کے تیئس ساتھیوں کو سائیلنسر لگے ریوالور کی گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ میں احتجاج کرتا رہا۔ چیختا رہا، لیکن اس نے ایک نہ سنی۔ اس کے بعد اس نے مجھ پر تشدد شروع کر دیا اور آپ میری ٹانگوں پر زخم دیکھ رہے ہیں۔ یہ اسی تشدد کا نتیجہ ہیں۔ یہ انتہائی بے رحم اور سفاک آدمی ہے۔ یہ مجھ سے مادام فیاٹی فارمٹ اور اس کے اندرونی نظام کی تفصیلات پوچھنا چاہتا تھا۔ اس کا مقصد تھا کہ یہ جا کر مادام فیاٹی، آپ کو اور سارے ہیڈ کوارٹر کو اڑا دے۔ میں نے اس کو چکر دیا کہ میں اسے ایک خصوصی راستے سے اندر لے جا سکتا ہوں۔ اس طرح یہ چکر میں آگیا اور اس نے میرے زخموں پر بینڈیج کی اور پھر مجھے ساتھ لے کر ہیلی کاپٹر میں یہاں آ گئے۔ میرا پلان تھا کہ ایمرجنسی وے کا بیرونی راستہ کھول کر ان دونوں کے سرنگ میں داخل ہونے کے بعد میں باہر سے راستہ بند کر دوں گا۔ اس طرح یہ خوفناک اور بے رحم قاتل اس سرنگ میں پھنس کر رہ جائے گا اور پھر میں مادام کو اطلاع کر کے اس کا خاتمہ کرا دوں گا۔ لیکن ابھی میں راستہ کھول ہی رہا تھا کہ اچانک ہمارے اردگرد پٹاخے سے چھوٹے اور پھر میں بے ہوش ہو گیا اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے "...... چیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ تو یہ بات ہے۔ یہ جوانا اس لئے یہاں آنا چاہتا تھا تاکہ موزاٹ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکے۔ میں اس کی کھال اتار کر اس میں بھس بھروا دوں گا "...... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ادھر کرسی پر بیٹھ جاؤ چیک اور گروم تم ان دونوں کو ہوش میں بھی لاؤ اور سپیشل فون مجھے دے دو تاکہ میں فیاٹی کو بھی یہاں بلا لوں" .... لارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور چیک اٹھ کر ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ گروم لارڈ کی ہدایات پر عمل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

جوانا رابرٹ اور چیک کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر اس کے اڈے سے پرواز کرتا ہوا سیدھا کلنٹن کے علاقے کی طرف آگیا۔ اس نے سوچا تھا کہ صبح سلوا کی جانے سے پہلے اگر وہ کم از کم اس مادام فیاٹی کو لاش میں تبدیل کر دے تو ماسٹر عمران کا کام کافی حد تک آسان ہو جائے گا اور اسے یقین تھا کہ اگر چیک کا بتایا ہوا راستہ صحیح تھا۔ اور وہ کسی رکاوٹ کے بغیر مادام فیاٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر مادام فیاٹی کو اس کے ہاتھوں مرنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گا۔ رابرٹ ہیلی کاپٹر چلانا جانتا تھا، اس لئے جوانا نے اسے ہیلی کاپٹر چلانے کا حکم دے دیا تھا اور خود وہ چیک کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ تاکہ اس کا خیال رکھ سکے۔ ہیلی کاپٹر بغیر کسی رکاوٹ کے جنگل پر پہنچ گیا لیکن صحیح جگہ پر اترنے کے لئے انہیں کافی جدوجہد کرنی پڑی کیونکہ نیچے سارا جنگل ایک جیسا نظر آتا تھا اور چاندنی رات کے باوجود گھنا جنگل ہونے کی وجہ سے کچھ معلوم نہ ہوتا تھا۔

بہر حال رابرٹ نے آخر کار ہیلی کاپٹر بڑے ماہرانہ انداز میں درختوں سے بچا کر نیچے اتار ہی لیا اور پھر یہ دیکھ کر جوانا خاصا مطمئن ہو گیا کہ جس پہاڑی کا ذکر چیک نے کیا تھا۔ ہیلی کاپٹر اس پہاڑی کے قریب ہی اترا تھا۔ اس تکونی پتوں والے درخت کی جڑیں بھی واقعی وہاں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں اور پھر جوانا نے اس مصنوعی جڑ کو تلاش کر لیا لیکن جیسے ہی وہ اسے کھینچنے کے لئے جھکا اچانک اسے اپنے چاروں طرف پٹاخے سے چھوٹتے سنائی دیئے اور وہ بے اختیار اچھلا ہی تھا کہ یکلخت اس کے ذہن پر جیسے تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے اپنے آپ کو ہوش میں رکھنے کی شعوری طور پر بے حد کوشش کی لیکن اس کا کوئی بس نہ چلا اور اس کے تمام احساسات یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن نمودار ہوئی جو تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی یکلخت اس کے تمام احساسات اکٹھے ہی بیدار ہو گئے۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک لمحے میں سارے ماحول کا ادراک ہو گیا۔ اس نے دیکھ لیا کہ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ آہنی کڑوں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کے ساتھ رابرٹ بھی اسی طرح جکڑا ہوا ہے۔ سامنے ایک کرسی پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا جب کہ اس کے ساتھ چیک بیٹھا ہوا تھا۔ بوڑھے کے چہرے پر مکاری اور شیطنیت اسے صاف نظر آ رہی تھی جب کہ چیک کے چہرے پر اطمینان اور سکون تھا۔

"ہونہہ تو آخر کار تم نے غداری کر ہی دی چیک"...... جوانا نے

غراتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے ظالم۔ سفاک اور درندہ قاتل کے ساتھ یہ سلوک غداری نہیں ہے۔ یہ مالکوں کے ساتھ وفاداری کے زمرے میں آتا ہے"...... چیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم جوانا ہو اور پاکیشیا کے علی عمران کے ساتھی۔ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... اس بوڑھے نے سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ بوڑھے کہ تم کون ہو۔ پھر میں سوچوں گا کہ تم اس قابل بھی ہو کہ تم سے بات کی جائے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ لارڈ موزاٹ ہیں۔ مادام فیاٹی کے والد۔ ادب سے بات کرو"...... چیک نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"لارڈ ہنری موزاٹ...... مگر وہ مادام فیاٹی نظر نہیں آ رہی"...... جوانا نے کہا۔

"وہ بھی آ جائے گی۔ تم میرے سوال کا جواب دو"...... لارڈ موزاٹ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"میں ماسٹر علی عمران کا ملازم ہوں۔ ذاتی ملازم سمجھ لو۔ میرا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تمہارا نوجوان ساتھی کون ہے...... کیا یہ بھی علی عمران کا ساتھی

ہے "...... لارڈ نے پوچھا۔

" نہیں یہ میرے دوست لسبالو کا بیٹا ہے ۔ رابرٹ "...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ...... چیک کے سنٹر میں کیسے پہنچ گئے ۔ اور وہاں کیسے داخل ہوئے ۔ وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں "...... لارڈ نے تیز لہجے میں پوچھا ۔ اس کے لہجے میں ایک خاص قسم کی تشویش محسوس کر کے جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"چیک نے خود بلایا تھا "...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ غلط ہے لارڈ ۔ آپ بے شک سنٹر میں کسی کو بھیج کر چیک کرا لیں اب بھی میرے ساتھیوں کی بندھی ہوئی لاشیں وہاں پڑی ہوئی ہیں ۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے "...... چیک نے جلدی سے کہا۔

" ہمیں معلوم ہے کہ چیک ہم سے غداری نہیں کر سکتا یہ ہمارا پرکھا ہوا آدمی ہے بلکہ ہمیں خوشی ہے کہ اس کی ذہانت کی وجہ سے تم جیسا خوفناک قاتل ہمارے ہاتھ آ گیا ہے "...... لارڈ نے کہا۔

" تم مجھے خوفناک قاتل کہہ رہے ہو ۔ مجھے جس نے سینکڑوں آدمیوں کو قتل کیا ہو گا یا ہزاروں کو ۔ لیکن تم اور تمہاری بیٹی فیانی پاکیشیا کے بارہ کروڑ معصوم انسانوں کو انتہائی ہولناک اور کربناک موت مارنا چاہتے ہو ۔ اس کے باوجود تم مجھے خوفناک قاتل کہہ رہے ہو "...... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور لارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہم مسلمانوں کا وجود اس دنیا میں برداشت نہیں کر سکتے ۔ تم صرف

پاکیشیا کے بارہ کروڑ مسلمانوں کی بات کر رہے ہو ۔ ہم پوری دنیا کے اربوں مسلمانوں کو ہلاک کر دیں گے ۔ ہم ان مسلمانوں کی نسلیں تک ختم کر کے رکھ دیں گے "...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ۔ اچانک ایک سائیڈ سے دروازہ کھلا اور پھر ایک نوجوان عورت اندر داخل ہوئی ۔ اس کے جسم پر ریشمی نائٹی تھی ۔ اس کا چہرہ بے حد بدصورت تھا ۔ اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا لیکن چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس عورت کے اندر آتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا چیک اٹھ کھڑا ہوا۔

" یہ ...... یہ کون ہیں ڈیڈی یہ سب کیا ہے ...... یہ چیک یہاں ۔ اور یہ زخمی ۔ یہ سب کیا چکر ہے "...... اس عورت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بیٹھو فیانی ۔ ہمارے خلاف انتہائی بھیانک سازش ہو رہی تھی ، لیکن گروم کی وجہ سے یہ ناکام ہو گئی ۔ یہ جوانا ہے اور وہ دوسرا لسبالو کا بیٹا رابرٹ "...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیانی یکلخت چونک پڑی ۔

" جوانا ۔ اوہ تو یہ میک اپ میں ہے لیکن ...... " فیانی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم بیٹھ جاؤ بیٹی اور پھر اطمینان سے سب کچھ سن لو "...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیانی ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور لارڈ کے کہنے پر چیک نے تفصیل سنانی شروع کر دی ۔ جب کہ جوانا اس دوران یہی سوچنے میں مصروف تھا کہ ان آہنی کڑوں سے کیسے نجات حاصل کی جائے

کیونکہ اتنا تو وہ سمجھتا تھا کہ اگر وہ بروقت اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکا تو پھر انتہائی ذلت آمیز موت اس کا مقدر بن جائے گی۔ یہ فیاٹی اس کا ذرہ برابر لحاظ نہ کرے گی۔

"انکل میرے ہاتھ کڑوں سے نکل سکتے ہیں لیکن میں کیا کروں یہاں بہت سے لوگ ہیں"...... اچانک جوانا کے کان میں رابرٹ کی سرسراتی ہوئی ہلکی سی آواز پڑی تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ...... میں اس کی بوٹیاں نوچ ڈالوں گی۔ میں اس کی کھال ادھیڑ دوں گی"...... اسی لمحے مادام فیاٹی کی ہذیانی انداز میں چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم...... مادام فیاٹی...... ابھی چند لمحوں بعد تم اور تمہارا باپ بے ہوش پڑا ہوگا اور تمہارا یہ چیک اور گروم مرے پڑے ہوں گے۔ تم جیسے لوگوں کی موت میری جیب میں پڑی رہتی ہے"...... جوانا نے اونچے لہجے میں کہا۔

"کوڑا لے آؤ...... خاردار کوڑا لے آؤ"...... فیاٹی نے یکلخت اور زیادہ ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا بدصورت چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ بدصورت ہو گیا تھا۔

"میں سمجھ گیا ہوں انکل ایسا ہی ہوگا"...... اسی لمحے رابرٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے رابرٹ کی ذہانت پر یقیناً بے حد مسرت ہوئی تھی، کیونکہ اس نے یہ بات فیاٹی سے جان بوجھ کر کی تھی۔ تاکہ رابرٹ بات سمجھ جائے کہ اس نے کیا کرنا ہے۔ اس نے اسے

اشارہ کر دیا تھا کہ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود ہے۔

"یس مادام"...... گروم نے کہا اور تیزی سے ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"فیاٹی یہ سوچ لو کہ اس کے ذریعے ہی تم عمران کو پکڑ سکتی ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"مجھے اب کسی عمران کی کوئی پرواہ نہیں ہے ڈیڈی۔ اس شخص کی عبرت ناک موت لازمی ہے۔ اس نے میرے دو سنٹر تباہ کر دیئے ہیں۔ اس نے میری تنظیم کے چالیس پچاس افراد ہلاک کر دیئے ہیں اور اگر آپ ہوشیار نہ ہوتے اور آپ نے میری لاعلمی میں گروم والا چیکنگ سسٹم قائم نہ کیا ہوا ہوتا تو یہ شخص یہاں بھی تباہی پھیلا سکتا تھا۔ اسے مرنا ہے۔ ہر صورت میں"...... فیاٹی نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم...... مجھے مارو گی تم چھپکلی کی اولاد...... تم جیسے کیڑے تو میرے ایک اشارے پر موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں"...... جوانا نے بھی جواب دیا۔

"تم...... تم۔ ابھی چیخو گے۔ گڑگڑاؤ گے ابھی۔ ابھی"...... مادام فیاٹی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوانا نے محسوس کیا کہ رابرٹ کا ہاتھ اس کی دائیں جیب میں رینگ گیا تھا۔ وہ چونکہ جوانا کے بعد بندھا ہوا تھا اور جوانا کے بھاری جسم کی آڑ میں تھا۔ اس لئے وہ سب لوگ اس کو پوری طرح چیک نہ کر سکتے تھے۔

ادھر گروم نے الماری میں سے ایک خاردار کوڑا نکال کر فیاٹی کے ہاتھ

میں دیا اور دوسرے لمحے فیاٹی کوڑے جھٹکتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی ۔ اس کا چہرہ آگ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے ۔

" تم ۔ بدمعاش ۔ کمینے بے رحم اور سفاک قاتل ۔ تمہاری موت عبرت ناک ہو گی "...... فیاٹی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ہاتھ کو پوری قوت سے گھمایا اور تیز سرسراہٹ کے ساتھ کوڑا پوری قوت سے جوانا کے جسم پر پڑا ۔ اور جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے پورے جسم میں آگ سی بھر دی ہو ، لیکن اس نے ہونٹ بھینچ لئے تھے ۔

" جلدی کرو احمق آدمی "...... یکلخت جوانا نے چیختے ہوئے کہا ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو "...... فیاٹی نے یکلخت چونک کر کہا اور باقی افراد بھی چونک پڑے تھے ۔

" تمہاری موت کا حکم دے رہا ہوں "...... جوانا نے چیختے ہوئے کہا ۔

" ابھی سے ۔ ابھی سے تمہارا دماغ خراب ہو رہا ہے ۔ ابھی سے "...... مادام فیاٹی نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ۔ اچانک کمرہ مشین پسٹل کی تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ فیاٹی ، گروم ، لارڈ اور چیک سب رابرٹ کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں کا شکار ہو چکے تھے اور وہ سب نیچے گر کر بری طرح تڑپ رہے تھے ۔

" ہا ۔ ہا ۔ ہا دیکھا ۔ حقیر کیڑو اپنا انجام دیکھ لیا "...... جوانا نے بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا ۔ اسی دوران سب لوگ ساکت ہو چکے تھے ۔

فیاٹی کی اور اس لارڈ کی ٹانگیں چھلنی ہو گئی تھیں جبکہ گروم اور چیک کے سینے میں گولیاں لگی تھیں ۔ واقعی رابرٹ نے انتہائی مہارت سے یہ سب کچھ کیا تھا ۔ اسی لمحے رابرٹ نے جلدی سے دوسرا ہاتھ بھی اس آہنی حلقے سے نکالا اور پھر مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے جوانا کی طرف بڑھا ۔ اس نے ایڑیاں اٹھا کر جلدی سے اس کی کلائیوں کے گرد موجود آہنی حلقوں کے مخصوص بٹن پریس کر کے اسے بھی آزاد کر دیا ۔

" ویل ڈن بھتیجے آج تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔ لیکن تمہارے ہاتھ ان کڑوں سے اتنی آسانی سے کیسے نکل آئے ہیں "...... جوانا نے اپنی دونوں کلائیوں کو رگڑتے ہوئے پوچھا ۔

" انکل میں نے باقاعدہ شعبدہ بازی سیکھی ہوئی ہیں ۔ یہ میری ہابی ہے میں اپنے پورے جسم کو انتہائی تنگ حلقے سے نکال سکتا ہوں ۔ یہ تو صرف ہاتھ ہی تھے "...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جوانا نے اس کی پشت پر تھپکی دی اور پھر وہ فیاٹی کی طرف بڑھ گیا ۔

جولیا رین بو ہوٹل کا کمپاؤنڈ گیٹ کراس کر کے رین بو ہوٹل کی اصل عمارت کی طرف بڑھی ہی تھی کہ ایک ٹیکسی کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور پھر جولیا یکلخت بریکوں کی تیز آوازوں سے بدک کر ایک طرف ہوئی تھی کہ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ اس کے ساتھ ہی ٹیکسی رکی تھی اور اس میں سے جوانا مسکراتا ہوا باہر نکلا تھا۔

"سوری مس جولیا اس احمق ڈرائیور نے اچانک بریکیں لگا دی تھیں" .... جوانا نے ایک نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینکتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری مس" .... اسی لمحے ٹیکسی کی کھڑکی میں سے ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور دوسرے لمحے وہ ٹیکسی ایک جھٹکے سے آگے بڑھا لے گیا۔

"تم صحیح وقت پر آ گئے ہو۔ آؤ اندر بیٹھتے ہیں" .... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کہاں ہیں۔ آپ اکیلی نظر آ رہی ہیں" .... جوانا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ چیک کر رہے ہیں کہ تمہاری نگرانی تو نہیں ہو رہی" .... جولیا نے عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ انہیں بلالیں۔ نگرانی کرنے والوں کی لاشیں میں مشی گن میں ہی چھوڑ آیا ہوں" .... جوانا نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو۔ نگرانی کرنے والوں کی لاشیں" .... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں مس ...... آپ ماسٹر کو بلالیں اب کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے" .... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلے مجھے تفصیل بتاؤ پھر میں انہیں اشارہ کروں گی" .... جولیا نے کہا۔

"آپ انہیں بلالیں ہم نے فوری طور پر واپس جانا ہے۔ دیر ہونے کی صورت میں کوئی بھی گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ آپ یقین کریں کہ میں درست کہہ رہا ہوں۔ کوئی نگرانی نہیں ہو رہی" ...... جوانا نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر اپنے بالوں کو اس طرح سیٹ کرنا شروع کر دیا جیسے وہ بالوں کی سیٹنگ سے پوری طرح مطمئن نہ ہو۔ وہ اس وقت برآمدے میں پہنچ چکے تھے۔

"آ جاؤ وہ اندر آ جائیں گے" .... جولیا نے کہا اور شیشے کا مین گیٹ کھول کر وہ دونوں اندر حال میں داخل ہو گئے۔ پھر جولیا نے ہی ایک

کونے والی خالی میز منتخب کی اور ابھی وہ وہاں بیٹھے ہی تھی کہ جولیا نے دروازے پر عمران کو دیکھا۔

"آجاؤ"...... جولیا نے ہاتھ ہلا کر عمران کو باقاعدہ بلاتے ہوئے کہا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا میز کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے۔ اتنی جلدی بلالیا۔ جوانا اب اتنا بھی غصہ ور نہیں ہے کہ تم چند لمحے بھی اکیلی اس کی صحبت میں نہ گزار سکو"...... عمران نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"یہ کہہ رہا ہے کہ نگرانی کرنے والوں کی لاشیں وہ مشی گن میں چھوڑ آیا ہے"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اب تک جوانا کی بات کا یقین نہ آرہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ماسٹر"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنی لاشیں چھوڑ آئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تعداد نہ پوچھیں ماسٹر ورنہ مس جولیا واقعی خوفزدہ ہو جائیں گی"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا پھر میں باقی لوگوں کو بھی بلا لاؤں تاکہ مل جل کر گنتی کر لیں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ تمہاری نگرانی ہو گی اور کون کرے گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"بس اتفاق سے علم ہو گیا مس جولیا۔ اور پھر میری پوری رات ان

لوگوں کو لاشوں میں تبدیل کرنے میں گزر گئی"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ساتھی آرہے ہیں پھر آرڈر دیں گے"...... جولیا نے ویٹر سے کہا جو کاپی اٹھائے سر پر آچڑھا تھا۔

"یس میڈم"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور واپس چلا گیا تھوڑی دیر بعد عمران واپس آیا تو اس کے ساتھ صفدر کیپٹن شکیل اور تنویر بھی تھے۔

"ہاں اب بتاؤ کہ کتنی لاشیں چھوڑ آئے ہو۔ اب ہم سب مل کر تمہاری بتائی ہوئی تعداد کو بانٹ لیں گے۔ اس طرح جولیا کا خوف ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"پوری طرح گنتی تو میں نے کی نہیں۔ البتہ چالیس پچاس سے کم لاشیں نہیں ہوں گی زیادہ ہی ہو سکتی ہیں"...... جوانا نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو جولیا تو جولیا عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ باقی ساتھی بھی حیران ہو رہے تھے۔

"کیا۔ کیا تمہیں واقعی گنتی آتی ہے۔ کہیں دو چار کو تو تم چالیس پچاس تو نہیں کہتے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ جو بھی سمجھ لیں"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بڑے پراسرار سے بن رہے ہو۔ کیا بات ہے۔ وہ مادام فیاٹی تو پسند نہیں آگئی۔ سنا ہے بڑی پراسرار سی خاتون ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ بدصورت چڑیل ہے...... ماسٹر۔اس کے منہ پر تو میں تھوکنا بھی گوارہ نہ کروں گا۔بہرحال آپ کوئی مشروب پی لیں۔میں ہیلی کاپٹر لے آیا ہوں جو شہر سے باہر موجود ہے اور ہمارا فوری واپس جانا ضروری ہے "......جوانا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" واقعی آج تو جوانا بے حد پراسرار ہو رہا ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ادھر عمران نے ویٹر کو بلایا اور اسے مشروب لانے کا حکم دے دیا۔

" اس کا بھی حق ہے کہ کچھ پراسراریت پھیلائے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرا دیا اور اس کا انداز واقعی پراسرار تھا۔

" مجھے افسوس ہے جوانا کہ تمہارا دوست لسبالو ہماری وجہ سے ہلاک ہو گیا"...... اچانک عمران نے کہا تو جوانا چونک پڑا۔

" اب مجھے اس کی موت پر کوئی افسوس نہیں ہے ماسٹر...... میں نے اس کا بھرپور انتقام لے لیا ہے۔مرنا تو بہرحال ہر ایک نے ہے "...... جوانا نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔اسی لمحے ویٹر نے مشروب سرو کر دیئے اور وہ سب مشروب سپ کرنے میں مصروف ہو گئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ درست ثابت نہیں ہوا...... ہم خواہ مخواہ الجھے رہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن جوانا نے تو تمہارے خدشے کی تصدیق کر دی ہے۔البتہ اس

کے مطابق یہ خدشے کو وہیں مشی گن میں ہی دفن کر آیا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" ماسٹر آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ میرے تفصیل نہ بتانے پر ناراض ہو رہے ہیں۔دراصل میں چاہتا تھا کہ آپ کو وہاں لے جا کر خود وہ لاشیں دکھاؤں۔اس طرح آپ کو میری بات سمجھنے میں آسانی ہو جاتی "...... جوانا نے کہا۔

" تو پھر آؤ۔یہاں بیٹھے رہنے کا کیا فائدہ "...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔عمران نے ایک بڑا نوٹ گلاس کے نیچے دبایا اور پھر وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے ہوٹل سے باہر آگئے۔

" راس فیلڈ چلنا ہے "......جوانا نے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آکر عمران سے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دو ٹیکسیوں میں لدے ہوئے سڑکوں پر اڑے چلے جا رہے تھے۔

" یہ جوانا کوئی خاص کام کر آیا ہے جو اس قدر پراسرار بن رہا ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر سے کہا۔اس ٹیکسی میں صفدر۔کیپٹن شکیل اور تنویر تھے۔جب کہ آگے والی ٹیکسی میں جوانا، عمران اور جولیا تھے۔

" اس پر عمران کا اثر ہو گیا ہے۔اداکاری کر رہا ہے "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں جوانا ایسا آدمی نہیں ہے۔صفدر صاحب کی بات درست ہے

اور ویسے بھی جوانا کا تعلق جرائم کی دنیا سے رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے اس نے اکیلے ہی کوئی خاص کام سرانجام دے دیا ہو"...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد آگے جانے والی ٹیکسی رک گئی تو کیپٹن شکیل کے کہنے پر ڈرائیور نے بھی ٹیکسی روک دی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ صفدر نے ڈرائیور کو کرایہ دیا تو ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی آگے لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب پیدل چلتے ہوئے ایک بائی روڈ پر مڑے اور تھوڑی دور جانے کے بعد وہ ایک فارم ہاؤس میں پہنچ گئے۔ یہ کوئی متروک قدیم عمارت تھی عمارت کیا تھی ملبے کا ڈھیر سا تھا مگر وہاں ایک خاصا بڑا اور جدید انداز کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"واہ تم نے تو واقعی بہترین انتظامات کر لئے ہیں۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ تم اس قدر جدید انتظامات کرو گے"...... عمران نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

پائلٹ سیٹ پر جوانا خود تھا جب کہ جولیا سائیڈ پر بیٹھی تھی اور عمران باقی ساتھیوں کے ساتھ عقبی سیٹوں پر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ موزاٹ کا ہیلی کاپٹر ہے ماسٹر"...... جوانا نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"موزاٹ کا...... اوہ تو کیا موزاٹ نے ہمارا باقاعدہ استقبال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا تو جوانا بے اختیار ہنس دیا

لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ کر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگ گیا۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار واقعی بے حد تیز تھی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی فلائٹ کے بعد جوانا نے رفتار آہستہ کرنی شروع کر دی۔ اب نیچے شہر کے آثار نظر آنے لگ گئے تھے اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک عمارت کے عقبی حصے میں اتر گیا۔

"آیئے ماسٹر۔ اب میں آپ کو دکھاؤں کہ نگرانی کرنے والوں کی تعداد کتنی تھی"...... جوانا نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی ایک ایک کر کے نیچے اتر آئے۔ عمارت پر سکوت طاری تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس عمارت میں کوئی زندہ انسان موجود نہ ہو۔ اور واقعی تھا بھی ایسا۔ سائیڈ گلی سے گزر کر وہ جب اندرونی عمارت کی راہداری میں سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچے تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کمرہ واقعی مقتل گاہ نظر آ رہا تھا۔ اس ہال کمرے میں تیئس افراد کی لاشیں فرش پر پڑی ہوئی تھیں جن میں سے چار افراد تو بندھے ہوئے نہ تھے جب کہ باقی افراد رسیوں سے بندھے پڑے ہوئے تھے۔

"یہ موزاٹ کا مین سنٹر ہے۔ یہاں سے موزاٹ کا نیا انچارج چیک اپنے آٹھ ساتھیوں سمیت اس ہیلی کاپٹر میں جس میں ہم آئے ہیں۔ بیٹھ کر سلوا کی جانا چاہتے تھے۔ تاکہ جب میں آپ سے ملوں تو یہ لوگ ہم سب کو گولیوں سے اڑا دیں۔ لیکن میں نے اس سے پہلے کہ یہ اس منصوبے پر عمل کرتے ان کا ہی خاتمہ کر دیا ہے"...... جوانا نے کہا اور عمران سمیت

سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" تم نے واقعی یہاں قتل عام کیا ہے۔ لیکن کیا موزاٹ کو اس ساری کارروائی کا علم نہیں ہو سکا اب تک "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ شاید آپ وہاں میری باتوں پر یقین نہ کریں "...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رابرٹ کی طرف سے پائلٹ فرینکلسن کے اغوا سے لے کر ان دونوں کے یہاں سنٹر میں آنے اور پھر یہاں چیک پر تشدد سے لے کر ہیلی کاپٹر پر فیاٹی کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے وہاں ان کی گرفتاری اور پھر رابرٹ کی شعبدہ بازی کی وجہ سے وہاں کی سچوئشن تبدیل ہونے تک ساری تفصیلات بتا دیں۔ اور نہ صرف عمران بلکہ باقی سارے ساتھی بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ ساری تفصیلات سنتے رہے۔

" کمال ہے۔ تم نے تو سارا کام خود ہی سرانجام دے ڈالا۔ ہمارے لئے تو کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے سوچا ماسٹر۔ کہ اگر موقع مل رہا ہے تو اس موقع کو ہاتھ سے کیوں گنوایا جائے "...... جوانا نے جواب دیا۔

" ویری گڈ جوانا تم نے واقعی اچھا کیا کہ ڈائریکٹ ایکشن کر کے اس سارے سیٹ اپ کا ہی خاتمہ کر دیا ورنہ یہ عمران تو کئی روز وہاں داخل ہونے کی ہی ترکیبیں سوچنے میں گزار دیتا "...... تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں جوانا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا اور سب اس کی اس

بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

" مطلب یہ کہ موزاٹ کو تم نے دفن کر دیا ہے اور اب ہم صرف اس کے مدفن کا دیدار کرنے جائیں گے۔ چلو ٹھیک ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جولیا سمیت سب نے باری باری جوانا کو اس کے اس شاندار کارنامے پر خراج تحسین پیش کیا۔

" میں اس رابرٹ سے ضرور ملوں گی جس کی وجہ سے وہاں سچوئشن بدلی ہے "...... جولیا نے کہا۔

" تم شاید اس سے وہ شعبدہ بازی سیکھنا چاہتی ہو۔ جس کی مدد سے وہ اپنی حلقوں سے آزادی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اصل قید میں آنے کے بعد اس قسم کی شعبدہ بازی کام نہ آئے گی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اصل قید کیا مطلب "...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے یں پوچھا۔

وہ۔ وہ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔ وہی دو گواہوں والی۔ یار صفدر تم زرگ آدمی ہو۔ وضاحت کر دو ناں "...... عمران نے گھبرائے ہوئے سے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا کے چہرے بے اختیار مسکراہٹ سی آ گئی کیونکہ اب وہ بغیر وضاحت کے عمران کی ات سمجھ گئی تھی۔

" اس ہیڈ کوارٹر میں کتنے افراد کا شکار کیا ہے تم نے "...... عمران نے پس ہیلی کاپٹر میں آ کر بیٹھتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"رابرٹ نے میرے اشارے پر فیاٹی اور لارڈ کو صرف زخمی کیا تھا اور اس نے جان بوجھ کر گولیاں ان کی ٹانگوں میں ماری تھیں۔ بعد میں ہم نے ان کے زخموں کی بینڈیج کر دی اور اس خصوصی سیکشن میں گھوم کر ہم نے وہاں موجود چھ افراد کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے علاوہ باہر جنگل میں رابرٹ کے مطابق کم از کم ڈیڑھ سو مسلح افراد موجود رہتے ہیں اور وہ اس حصے میں چونکہ نہیں آتے تھے۔ اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ فی الحال انہیں نہ چھیڑا جائے۔ چنانچہ میں رابرٹ کو وہیں چھوڑ کر باہر آیا اور پھر ہیلی کاپٹر لے کر سیدھا سلوا کی آگیا"...... جوانا نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کرتے ہوئے جواب دیا۔

"فیاٹی اور لارڈ کو زندہ رکھنا تو خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تم نے اس چیکنگ سسٹم کا کیا کیا۔ جس کی مدد سے انہوں نے رات کے وقت تمہارے ہیلی کاپٹر کو چیک کر کے تم پر حملہ کیا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جوانا کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ ماسٹر اس کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ اوہ واقعی اس کا خاتمہ تو ضروری تھا۔ فیاٹی اور لارڈ کو تو میں نے اس لئے زندہ رکھا تھا تاکہ ان سے معلوم کیا جا سکے کہ انہوں نے اس ویسٹ پلان پر کس حد تک عمل کیا ہے لیکن اس چیکنگ سسٹم کے بارے میں تو میرے ذہن میں واقعی کوئی خیال نہ آیا تھا"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جوانا کی اس بات پر ہیلی کاپٹر میں سکوت سا طاری ہو گیا۔

"اوہ...... پھر واپس اسی سنٹر چلو۔ وہاں سے اسلحہ مل سکتا ہے۔ ورنہ خالی ہاتھ وہاں جانا خود کشی کے مترادف ہو گا۔ جلدی کرو۔ موڑو ہیلی کاپٹر کو"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور جوانا نے بغیر کچھ کہے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور واپس اسے سنٹر کی طرف لے جانے لگا جہاں سے ابھی انہوں نے پرواز کی تھی۔

"کیا رابرٹ سے ٹرانسمیٹر یا فون پر رابطہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے صحیح حالات کا اندازہ ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا تو عمران چونک کر جوانا کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں نے وہاں کی فریکونسی ہی معلوم نہیں"...... جوانا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے بے اختیار طویل سانس لئے۔ جوانا کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اب وہ اپنے آپ کو مجرم گردان رہا ہو۔

"گھبرانے یا پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ تم اپنی فطرت کے مطابق جو کچھ کر سکتے تھے تم نے کر دیا۔ جو کچھ تم نے نہیں کیا وہ دراصل تمہاری فطرت میں ہی نہ تھا"...... عمران نے مسکرا کر کہا اور جوانا کے چہرے پر قدرے بشاشت کے تاثرات ابھرنے لگے۔

"دراصل مجھے اس کا خیال نہیں آیا ورنہ میں لازماً یہ سب اقدامات کر کے سلوا کی آتا"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم کسی سیکرٹ سروس کے ممبر تو نہیں تھے ماسٹر کلرز کے ممبر تھے۔ اور وہی کام تم نے کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر ان کا ہیلی کاپٹر سنٹر کے عقبی حصے میں اتر چکا تھا۔ وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے اور سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے عمارت کے فرنٹ کی طرف آ گئے۔

"تم اسلحہ تلاش کرو میں اس دوران یہاں کی تلاشی لیتا ہوں شاید اس فیاٹی کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکوئنسی وغیرہ معلوم ہو جائے"...... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد اس نے ایک دفتر کے انداز میں سجا ہوا کمرہ دریافت کر لیا اور اس کی تلاشی میں مصروف ہو گیا دفتری میز کی سب سے نچلی دراز کھولتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس میں اوپر ہی ایک فائل پڑی ہوئی تھی جس پر ڈسٹرکشن پلان کے الفاظ کے نیچے پاکیشیا لکھا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ فائل میں صرف دو ٹائپ شدہ کاغذ تھے اور وہ ان کاغذات پر درج تحریر کو پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر تحریر پڑھنے کے دوران شدید ترین تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ کیونکہ ان کاغذات میں درج تھا کہ کیمیکل ویسٹ کے ایک ہزار ڈرم ایک تجارتی بحری جہاز روزڈم کے ذریعے پاکیشیا بھیجے جا رہے ہیں اور اس کے ساتھ اس جہاز کی روانگی اور پاکیشیا پہنچنے کی تاریخیں وغیرہ درج تھیں لیکن اس کے علاوہ اور کچھ درج نہ تھا۔

"ایک ہزار ڈرم اوہ خدایا۔ یہ تو واقعی پورے پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے قدم اٹھا چکے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جلدی سے فائل کو تہہ کر کے اس نے جیب میں رکھا ہی تھا کہ یکلخت میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ چند

لمحے وہ غور سے فون کو دیکھتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"کون بول رہا ہے۔ آندرے سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے ڈیر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"میں ڈیوڈ بول رہا ہوں...... باس آندرے کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور اب باس آندرے کی جگہ چیک باس ہے۔ اور باس چیک کسی اہم مشن کے لئے سلوا کی گیا ہوا ہے۔ کیا بات ہے۔ کوئی پیغام ہو تو مجھے دے دو"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ آندرے کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کس نے کیا ہے۔ ویری بیڈ۔ ادھر مادام فیاٹی کا فون نمبر بھی ڈیڈ ہے۔ وہاں رنگ ہی نہیں جا رہی۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"مادام نے خود فون ڈیڈ کرا دیا ہے۔ کیونکہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کی طرف سے خطرہ ہے۔ تم کوئی پیغام ہو تو دے دو یا پھر اپنا فون نمبر بتا دو میں تمہاری بات باس چیک سے کرا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میں اس وقت پاکیشیا ایئرپورٹ سے بول رہا ہوں۔ کچھ دیر بعد ہماری فلائٹ یہاں سے روانہ ہو جائے گی۔ میں نے صرف اس لئے کال کیا تھا۔ تاکہ مادام کو بتا دوں کہ ہم نے مشن انتہائی کامیابی اور راز داری سے مکمل کر لیا۔ او۔ کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا۔ وہ اب اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ یہ ڈیمر کس مشن کی بات کر رہا ہے۔ یقیناً ان ایک ہزار ویسٹ ڈرمز کو پاکیشیا میں کہیں دفن کر دیا گیا ہے تاکہ ان سے نکلنے والے زہریلے بخارات کی وجہ سے پاکیشیا کے کروڑوں افراد کو عبرت ناک موت سے دوچار کر دیا جائے۔ اس نے جلدی سے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ چونکہ یہاں پورے ایکریمیا میں انکوائری اور ایسے ہی دوسرے اہم نمبرز ایک ہی رکھے جاتے تھے اس لئے اسے انکوائری کا نمبر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"لائسنگ سے پاکیشیا براہ راست کال کرنے کا کوڈ نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایئرپورٹ انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس ایئرپورٹ انکوائری آفس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف منیجر سے بات کرائیں۔ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بھاری سی مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"یس چیف منیجر ایئرپورٹ بول رہا ہوں"...... چیف منیجر کے لہجے میں ہلکی سی حیرت موجود تھی۔

"فوری طور پر معلوم کر کے بتائیں کہ ایکریمیا جانے والی فلائٹ کس وقت روانہ ہو رہی ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"بہتر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"پندرہ منٹ بعد روانہ ہو رہی ہے۔ جناب۔ اور کوئی حکم"...... چیف منیجر کے لہجے میں طنز تھا۔ شاید اسے اس بات پر غصہ آرہا تھا کہ چیف منیجر کو فون کر کے اس قسم کی انکوائری کیوں کی گئی ہے۔ اس سوال کا جواب تو شاید انکوائری آپریٹر بھی بتا سکتی تھی۔

"اس فلائٹ سے ایک ایکریمی جس کا نام ڈیمر ہے۔ سفر کرنے والا ہے یقیناً اس کے ساتھ چند دوسرے ساتھی بھی ہوں گے۔ ان ساتھیوں کا پتہ اس طرح چلایا جا سکتا ہے کہ ان کی ٹکٹیں اکٹھی بک ہوئی ہوں گی۔ یہ ڈیمر ایئرپورٹ لاؤنج میں موجود ہے۔ اس نے ابھی ایکریمیا فون کیا ہے۔ اسے اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف فلائٹ پر سوار ہونے سے روک دیا جائے بلکہ انہیں فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے اور یہ بھی سن لیں کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے پوری ہوشیاری سے یہ کام کیا جائے۔ ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے احکامات بھی آپ تک پہنچ جائیں گے فوری حرکت میں آجائیں۔ یہ لوگ پاکیشیا کے خلاف انتہائی بھیانک سازش میں ملوث ہیں اور ان کی فوری اور زندہ گرفتاری ضروری ہے"......

عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب ایکریمیا سے۔یہاں ایک تنظیم نے پاکیشیا کی خوفناک تباہی کے لئے پلان پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ ویسٹ کے ایک ہزار ڈرم کسی روزڈم نامی تجارتی جہاز کے ذریعے پاکیشیا پہنچائے گئے ہیں۔اس وقت ایئرپورٹ پر ایک آدمی ڈیمر نام کا موجود ہے۔ اس نے اس پلان پر عمل کیا ہے۔میں نے ابھی ایئرپورٹ فون کر کے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس چیف مینجر کو احکامات دیئے ہیں کہ اس ڈیمر اور اس کے ساتھیوں کو پرواز سے روک کر گرفتار کر لیا جائے آپ فوری طور پر اس مسئلے کو ہینڈل کریں"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"او۔کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا چکر چل پڑا ہے"...... پاس کھڑی جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔وہ فون کرنے کے دوران کمرے میں آ گئی تھی اور عمران نے مختصر طور پر اسے فائل کے مندرجات اور ڈیمر کے فون کے متعلق بتا دیا۔

"تم نے اچھا کیا کہ چیف کو آگاہ کر دیا۔اب چیف سب کچھ سنبھال لے گا"...... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر باقی

ساتھی بھی ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے اور جب انہیں حالات کا علم ہوا تو ان کے چہروں پر بھی تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔عمران بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا۔جب پندرہ منٹ گزر گئے تو اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب کیا رزلٹ رہا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ڈیمر نام کا کوئی مسافر اس فلائٹ پر نہیں جا رہا تھا اور تمام مسافروں کے کاغذات اچھی طرح چیک کیے گئے ہیں۔تمام کاغذات درست تھے۔ اس کے علاوہ جہاز کی فلائٹ ملتوی کر کے تمام مسافروں کے چہروں کو باقاعدہ میک اپ واشر سے چیک کیا گیا ہے سب اصل چہروں میں تھے اور ان میں سے کسی کے پاس کوئی اسلحہ بھی نہ تھا اور اس کے علاوہ ان کے سامان میں موجود ہر طرح کے کاغذات کی بھی اچھی طرح چیکنگ کر لی گئی ہے۔کوئی مشکوک آدمی نہیں مل سکا۔مجھے تمہارے فون کا انتظار تھا کہ اگر تمہارے پاس اس ڈیمر کے بارے میں مزید کوئی اطلاع ہو تو اسے بھی چیک کر لیا جائے۔جہاز کو ہم نے روک رکھا ہے"...... ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپ تمام مرد مسافروں کی آوازیں ٹیپ کر کے مجھے سنوائیں۔میں اس کی آواز پہچان لوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس میں وقت تو کافی لگ جائے گا"...... نعمانی ۔ صدیقی اور خاور وہیں ایئر پورٹ پر ہیں ۔ تم ایئر پورٹ کے چیف مینجر کے ذریعے ان سے رابطہ کر لو ۔ ٹیپ کر کے سنوانے کی بجائے وہ ہر مسافر کی بات تم سے کرا دیں گے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر یہ ٹھیک ہے میں فون کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد نعمانی سے اس کا رابطہ قائم ہو چکا تھا اور عمران نے ایکسٹو سے ہونے والی بات اسے بتا دی ۔

"عمران صاحب ۔ ایسا ہونا ناممکن ہے ۔ اس فلائٹ پر ڈیڑھ سو مسافر جا رہے ہیں جن میں پچاس کے قریب خواتین ہیں ۔ ایک سو آدمیوں کو فون پر بلوانا اور آپ سے بات کرانا بے حد مشکل ہے اور اس میں کافی وقت لگ جائے گا جب کہ فلائٹ کی مزید روانگی اور مسافروں کو اس طرح روکنے سے یہاں حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں"...... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے انہیں چیک کیا ہے ۔ تم نے اپنے طور پر کسی کو مشکوک پایا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں چار افراد کا ایک گروپ ہے ۔ یہ سیاح ہیں ۔ میرے نزدیک یہ لوگ مشکوک ہو سکتے ہیں"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"او ۔ کے ان چاروں کو بلا کر ان سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ ہو سکتا ہے ۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے نعمانی نے کہا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"ہیلو نعمانی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد نعمانی کی آواز سنائی دی ۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر ولیم سے بات کیجئے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہیلو کون ہیں آپ ۔ یہ کیا ہو رہا ہے یہاں ایئر پورٹ پر ۔ ہمیں کیوں روکا گیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی ۔

"سوری مسٹر ولیم ہمیں ایک بین الاقوامی مجرم کی تلاش ہے ۔ فون میرے ساتھی کو دیجئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ایک فقرہ سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کا مطلوبہ آدمی نہیں ہے ۔ وہ چاہے اپنا لہجہ بدل کر ہی کیوں نہ بات کرتا لیکن عمران لازماً اسے پہچان لیتا اور پھر نعمانی نے باری باری باقی تین افراد سے بھی عمران کی بات کرائی لیکن کسی کا لہجہ بھی ڈیمر جیسا نہ تھا۔

"او ۔ کے نعمانی ۔ فلائٹ اور مسافروں کو جانے دو ۔ میں نے چیف کو روزر ڈم نامی بحری تجارتی جہاز کے متعلق بتایا ہے ۔ جس میں ایک ہزار ڈرم انتہائی خطرناک کیمیکل ویسٹ کے پاکیشیا پہنچائے گئے ہیں ۔ تم اب ان کا کھوج لگاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب اس فیاٹی سے معلوم کرنا پڑے گا ۔ جوانا نے اچھا کیا ہے کہ اسے زندہ رکھا ہے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ ٹرانسمیٹر ایک الماری سے ملا ہے ۔ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے

اور فکسڈ فریکونسی کا ہے۔ کہیں اس کا دوسرا سیٹ وہاں فیاٹی کے پاس نہ ہو"...... صفدر نے ایک طرف رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ جب آیا تھا تو ٹرانسمیٹر اس کے پاس تھا، لیکن یہاں ہونے والی بات چیت کی وجہ سے اس نے ٹرانسمیٹر والی بات نہ کی تھی۔

"اوہ دکھاؤ ذرا"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر لے کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈیئر کالنگ مادام فیاٹی اوور"...... عمران کے منہ سے وہی آواز نکلی جو اس نے فون پر سنی تھی۔

"مادام فیاٹی مصروف ہیں۔ آپ کل کال کریں اوور"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیلو ہیلو"...... عمران نے دوبارہ کہنا شروع کیا لیکن ٹرانسمیٹر آف ہو چکا تھا۔

"جوانا کو بلاؤ...... یہ آواز اس کے بھتیجے رابرٹ کی تھی"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر نکل گیا۔

"کیا تم رابرٹ کو جانتے ہو۔ جو اس کی آواز پہچان لی ہے تم نے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ولنگٹن کے ہوٹل میں تمہاری موجودگی میں تو اس سے بات ہوئی تھی جب اس نے بتایا تھا کہ اس کے باپ لسبالو کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور جوانا کوٹھی سے غائب ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اب مجھے بھی یاد آ گیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہاری یاداشت کا ابھی سے یہ حال ہے تو بعد میں تو مجھے قدم قدم پر وضاحتیں کرنی پڑیں گی کہ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے تھے کب سے مجھے جانتے ہو"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اب میں کیا کروں تمہارا ذہن تو کسی کمپیوٹر کی طرح کام کرتا ہے کہ کوئی چیز بھولتے ہی نہیں"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے کیسی یاداشت۔ اسی غیر حاضر دماغی کی وجہ سے تو کنوارہ پھر رہا ہوں۔ اگر میری یاداشت اچھی ہوتی تو اب تک نہ جانے کتنی آفریں ہو چکی ہیں ایک بھی یاد رہ جاتی تو آج اس طرح مارا مارا پھرنے کی بجائے چیاؤں میاؤں کو کار میں بھرے سکول چھوڑنے نہ جا رہا ہوتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر وہی بکواس۔ اچھی بھلی بات کرتے کرتے تم بکواس شروع کر دیتے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے مس جولیا...... ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے ملک میں تجزیہ کرنے والی کوئی فرم ہوتی تو تب پتہ چلتا کہ یہ کس قدر اہم مسئلہ ہے۔ اربوں روپے کا پٹرول صرف چیاؤں میاؤں کو سکول پہنچانے اور واپس لے آنے میں خرچ ہو جاتا ہے۔ پھر سکولوں کی فیسیں اس قدر ہو گئی ہے کہ اب دو چار چیاؤں میاؤں سکول کالج میں پڑھ رہے ہوں تو بھاری سکول فیسیں۔ انتہائی بھاری ٹیوشن فیسیں۔ بہت ہی بھاری بستے میں بھری ہوئی کاپیوں اور کتابوں کی قیمتیں

یہ سب ملا کر اچھے اچھے صاحب ثروت آدمی خود چیاؤں چیاؤں کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم سے خدا سمجھے۔ تم سے تو بات کرنا ہی اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنا ہے "...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کھڑے مسکرا رہے تھے۔ اسی لمحے تنویر اور جوانا اندر داخل ہوئے۔

"جوانا میں نے اس ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے۔ دوسری طرف سے بولنے والا رابرٹ تھا میں چاہتا تو تمہاری آواز میں بات کر لیتا لیکن میں نے مناسب سمجھا ہے کہ تم خود ہی اس سے بات کر لو "...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ماسٹر اگر واقعی رابرٹ بولا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں صورت حال ابھی تک کنٹرول میں ہے "...... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو جوانا کالنگ رابرٹ اوور "...... جوانا نے جلدی سے کال دینا شروع کر دی۔

"یس انکل میں رابرٹ بول رہا ہوں اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مسرت بھری آواز سنائی دی اور جوانا کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام افراد کے چہرے کھل اٹھے۔

"رابرٹ۔ کیا صورت حال ہے۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے اوور "...... جوانا نے پوچھا۔

"اوہ نہیں انکل۔ سوائے اس کے اور کوئی گڑبڑ نہیں ہے کہ وہ بڈھا رڈ مر گیا ہے۔ البتہ فیاٹی ابھی زندہ ہے، لیکن اسے تیز بخار ہو رہا ہے اور ہذیانی انداز میں مسلسل چیخ رہی ہے۔ دو تین بار انٹرکام پر کال کی گئی۔ میں نے انہیں کہہ دیا کہ مادام فیاٹی مصروف ہیں۔ وہ کل بات کریں۔ ن تو آپ خود ڈیڈ کر کے گئے تھے۔ البتہ ابھی تھوڑی دیر پہلے پہلی بار اسی انسمیٹر پر کسی ڈیر نے کال کی تھی۔ اس کو بھی میں نے یہی کہا تھا کہ ام کل بات کریں گی اور اب اس ٹرانسمیٹر پر آپ کی کال آ گئی ہے ور "...... دوسری طرف سے رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ ماسٹر عمران کی کال تھی۔ انہوں نے آواز بدل کر بات کی ہو گی اس ئے تم ان کی آواز نہ پہچان سکے ہو گے۔ بہرحال ہم ابھی ہیلی کاپٹر پر آ رہے یں۔ پھر سب او۔ کے ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل "...... جوانا نے کہا اور انسمیٹر آف کر دیا۔

"شکر ہے۔ معاملات بھی درست ہیں اور فیاٹی بھی ابھی زندہ ہے۔ چلو ۔ ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی ، بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جب کہ عمران نے وہ ٹرانسمیٹر اٹھا نھا۔

گھنے جنگل کے ایک اونچے درخت پر بنے ہوئے ایک خاص قسم کے
کیبن میں اس وقت چار افراد موجود تھے۔ کیبن اس انداز میں بنایا گیا تھا
کہ وہ جنگل کا ایک حصہ ہی لگ رہا تھا، لیکن اس کے چاروں طرف شفاف
شیشے لگے ہوئے تھے اور کیبن کے اندر ایک بڑی سی مشین موجود تھی۔
جس کے سامنے دو افراد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دو افراد ایک طرف کرسیوں پر
ویسے ہی بیٹھے ہوئے تھے مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے دو افراد کے لباس پر
سفید رنگ کے اوورآل موجود تھے جبکہ علیحدہ بیٹھے ہوئے دو افراد کے
جسموں پر کمانڈوز یونیفارمز تھیں اور ان کے کاندھوں سے مخصوص انداز
کی راکٹ گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ مشین پر موجود سکرین پر چار خانے بنے
ہوئے تھے اور ہر خانے میں اس جنگل کی ایک سمت نظر آرہی تھی، لیکن
وہاں سوائے آسمان کے اور کوئی منظر نہ تھا۔
"باس گروم نجانے کیوں ہیڈ کوارٹر میں رک گئے۔جب کہ ہیلی کاپٹر

وہ دیو ہیکل آدمی واپس لے گیا ہے۔میری سمجھ میں تو اب تک یہ سارا
یل آیا ہی نہیں"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے دوسرے سے
اطب ہو کر کہا۔
"چھوڑو ہنری ...... یہ اونچی گیمز ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آسکتیں"
... دوسرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ایک ہیلی کاپٹر لائسنگ کی طرف سے آرہا ہے"۔اچانک مشین کے
منے بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔
"ہیلی کاپٹر کس کا ہے"...... کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے اٹھ
تیزی سے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔دوسرا بھی اٹھ کر آگیا تھا۔
"ابھی بہت دور ہے۔نزدیک آجائے تو پھر معلوم ہوگا"...... مشین
، سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا اور باقی افراد نے سر ہلا دیئے سکرین
بھی صرف ایک نقطہ سا نظر آرہا تھا۔پھر آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر کی شکل
آنے لگ گئی۔
"کمال ہے۔مجھے تو یہ اب ہیلی کاپٹر دکھائی دینے لگا ہے۔پہلے تو صرف
ہ سا تھا۔تم نے کیسے پہچان لیا تھا کہ یہ نقطہ ہیلی کاپٹر ہے"...... ایک
نڈو یونیفارم والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سفید اوورآل والا
اختیار ہنس پڑا۔
"نقطے کے مخصوص سائز سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ طیارہ ہے یا ہیلی
ر"...... سفید اوورآل والے نے ہنستے ہوئے کہا اور کمانڈو یونیفارم
لے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے یہ تو باس چیک کا وہی ہیلی کاپٹر ہے جسے وہ دیو ہیکل ایکریمی لے گیا تھا"...... یکلخت وہی اوور آل پہنے ہوئے آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے چیک کرو کہ اس میں کون سوار ہے"...... ایک کمانڈو یونیفارم والے نے کہا تو سفید اوور آل والے نے جلدی سے مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے اور پھر سکرین پر یکلخت ہیلی کاپٹر پھیل گیا اور پھر اچانک سکرین پر جھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اب سکرین پر ہیلی کاپٹر کا اندرونی منظر نظر آنے لگ گیا تھا۔

"ارے ...... ہیلی کاپٹر چلانے والے کا جسم اور قدوقامت تو وہی ہے لیکن یہ تو نیگرو ہے۔جب کہ پہلے یہ عام سا ایکریمی تھا۔جسم پر بھی لباس وہی ہے۔اور یہ لوگ اوہ یہ ایک عورت ہے اور چار ایکریمی ہیں۔یہ کون لوگ ہیں"...... ایک کمانڈو یونیفارم والے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"ہنری مجھے تو واقعی اب کسی لمبی گڑبڑ کا احساس ہو رہا ہے۔اب کیا کیا جائے۔باس گروم بھی نہیں ہے کہ کوئی فیصلہ کرتا"...... ایک کمانڈو یونیفارم والے نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دینا چاہئے"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے۔یہ مادام کے مہمان ہوں۔صبح سے ہیلی کاپٹر گیا ہے اور اب دوپہر کو واپس آ رہا ہے۔اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کہیں دور سے ان آدمیوں کو لینے گیا تھا"...... ایک اوور آل پہنے ہوئے

آدمی نے کہا۔

"لیکن اس پائلٹ کا چہرہ بدلا ہوا ہے جب کہ لباس وہی ہے۔جسامت اور قدوقامت بھی وہی ہے"...... ہنری نے کہا۔

"ہو گا کوئی خاص چکر۔بہرحال جب تک ہمیں آرڈر نہ ہوں ہمیں مداخلت نہیں کرنی چاہئے"...... دوسرے آدمی نے جواب دیا۔

"کیوں نہ ہم ٹرانسمیٹر پر ان سے بات کر لیں۔بات کرنے میں کیا حرج ہے"...... ہنری نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ البتہ ممکن ہے۔جنرل فریکوئنسی پر کال ہو سکتی ہے"...... دوسرے نے کہا اور جلدی سے ایک سائیڈ پر موجود لوہے کی بڑی سی الماری کھول کر اس کے اندر موجود ایک ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے باہر رکھ کر جلدی سے اس پر جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو زیرو چیکنگ سنٹر سے ہوپ بول رہا ہوں تمہارا ہیلی کاپٹر ہماری رینج میں ہے۔کون ہو تم اوور"...... اس آدمی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہی چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"ڈیر بول رہا ہوں...... کیوں کال کی ہے۔ہم سیکرٹ مشن پر ہیں اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک غصیلی آواز سنائی دی اور سکرین پر پائلٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کے ہونٹ ہل رہے تھے۔

"ڈیر کون ڈیر تم کہاں اترنا چاہتے ہو اوور"...... ہوپ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اٹ از سیکرٹ مشن مسٹر ہوپ۔ویسے اگر تم چاہو تو چیکنگ کر سکتے

ہو ۔ جس طرح بھی چاہو کیونکہ بہرحال یہ تمہارا کام ہے اوور "...... اس بار دوسری طرف سے ڈیر کا لہجہ نرم تھا۔

" او۔ کے پانچ منٹ کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر کو دائیں طرف موڑ کر سو گز کے فاصلے پر اتار دینا ، اور تم سب ہاتھ اٹھا کر باہر آجاؤ اگر تم نے ہدایات پر عمل نہ کیا تو پھر تمہارا ہیلی کاپٹر فضا میں ہی ہٹ کر دیا جائے گا اوور "...... ہوپ نے دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ نرم محسوس کرتے ہی انتہائی تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن ...... ہمیں تو بے حد جلدی ہے ۔ تم کتنی دیر لگاؤ گے چیکنگ میں اوور "...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" زیادہ دیر نہیں لگے گی...... ہم پانچ منٹ میں تم تک پہنچ جائیں گے اوور "...... ہوپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہم ہاتھ اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے دائیں طرف اتر کر کھڑے ہوں یا بائیں طرف یہ بتادو تاکہ وقت کم سے کم ضائع ہو اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" دائیں طرف ...... ہم دائیں طرف سے آئیں گے اور سنو کوئی گڑ بڑ نہیں ہونی چاہئے ۔ ہم تمہیں چیک کر رہے ہیں ۔ اوور "...... ہوپ نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہمیں کیا ضرورت ہے گڑ بڑ کرنے کی اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہوپ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس طرح کیا چیکنگ کرو گے ہوپ "...... ہنری نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

" میں اس پائلٹ کی طرف سے مشکوک ہو گیا ہوں ہنری میرا خیال ہے کہ یہ میک اپ میں ہے ۔ اس لئے میں اس کا میک اپ چیک کروں گا تم مشین لے کر ساتھ چلنا "...... ہوپ نے کہا تو ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب ان سب کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔ جہاں اب ہیلی کاپٹر واضح طور پر فضا میں اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جب کہ ہوپ ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

" اسے اب مڑ جانا چاہئے "...... ہوپ نے کہا۔

" یہ تو سیدھا آ رہا ہے...... اس طرح تو یہ ہمارے اوپر سے گزر جائے گا "...... مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

" اوہ مجھے پھر اسے بتانا پڑے گا ۔ احمق آدمی ۔ اس طرح خود دیر کر رہے ہیں "...... ہوپ نے کہا اور واپس ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

" وہ وہ ...... ہمارے اوپر پہنچنے والا ہے ۔ اوہ اوہ...... وہ تو فضا میں معلق ہو گیا ہے "...... مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہیلو ہیلو ہوپ کالنگ تم غلط طرف آ گئے ہو ۔ دائیں طرف مڑ کر اب پچاس گز دور اترو ۔ وہاں ہیلی کاپٹر اتارنے کی جگہ موجود ہے ۔ تم تو ہمارے سر پر آ گئے ہو اوور "...... ہوپ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں یہ دیکھنا چاہتا تھا مسٹر ہوپ کہ تمہیں کتنی بلندی سے نیچے اترنا

پڑے گا۔ ہمارا وقت بے حد قیمتی ہے اور تمہیں نیچے اترتے اور ہم تک پہنچتے
پہنچتے کافی وقت لگ جائے گا۔ اس لئے کیوں نہ ہم تمہیں اس کیبن سے ہی
اٹھالیں اور تم چیکنگ کر لو تو تمہیں واپس پہنچا دیں اوور"....... دوسری
طرف سے ڈیر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"نہیں چاروں طرف شیشے ہیں۔ نیچے سے مخصوص راستہ جاتا ہے۔
میں جلدی اتر جاؤں گا۔ ہمارا تو روز کا کام ہے۔ چلو تم ادھر ہیلی کاپٹر لے جاؤ
جدھر میں نے کہا ہے اوور"...... ہوپ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور اگر نہ لے جاؤں تو پھر کیا کرو گے اوور"...... اس بار ڈیر کی آواز
میں تلخی تھی۔

"ہم وائٹ شارک کا فائر کر دیں گے اور تمہارا ہیلی کاپٹر ایک لمحے میں
پرزے پرزے ہو جائے گا۔ اور سنو ہمیں لارڈ ہنری کی طرف سے اجازت
بھی ہے۔ میرے حکم کی تعمیل کرو اوور"...... ہوپ نے غصے کی شدت
سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ابھی کرتے ہیں تعمیل۔ لیکن ایک بات ہے مسٹر ہوپ کہ
تعمیل کے بعد ہوپ بیچاری قائم نہیں رہ سکے گی۔ اوور اینڈ آل"........
دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ۔ یہ راکٹ گن اوہ۔ یہ تو راکٹ گن کا نشانہ لے رہے ہیں"......
اچانک مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
اور اس نے تیزی سے مشین کے نچلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ
یکلخت یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے شیشے ٹوٹنے کی آوازیں سنائی

دیں اور پھر ہوپ کو یوں محسوس ہوا جیسے یکلخت سینکڑوں برچھیاں اس
کے جسم میں اتر گئی ہوں۔ اس کے کانوں میں آخری آوازیں اپنی اور اپنے
ساتھیوں کی چیخوں کی ابھریں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا
ساتھ چھوڑ گئے اور شاید ہمیشہ کے لئے۔

بڑے سے کمرے میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ سامنے بستر پر ایک نوجوان عورت بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس کی ٹانگوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس کا سانس بہت تیز چل رہا تھا اور چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا یہ مادام فیاٹی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ابھی چند لمحے پہلے یہاں پہنچا تھا۔ رابرٹ نے ان کا استقبال کیا تھا۔

"یہ عورت تو اب مر رہی ہے۔ اسے اس قدر تیز بخار ہے کہ مجھے یقین ہے کہ اب یہ تندرست نہیں ہو سکتی"...... رابرٹ نے مادام فیاٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میڈیکل باکس کہاں ہے"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر فیاٹی مر گئی تو پھر پاکیشیا میں دفن کیے گئے ایک ہزار ڈرموں کا کیسے پتہ چل سکے گا۔

"یہ ہے جناب۔ کیا آپ ڈاکٹر ہیں"...... رابرٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے باکس کھولا اور اس میں موجود سامان نکال نکال کر باہر رکھنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک خالی سرنج میں دو بوتلوں سے تھوڑا تھوڑا محلول بھرا اور اسے زور زور سے ہلا کر مکس کیا اور پھر انجکشن فیاٹی کے بازو میں لگا دیا۔ فیاٹی کو واقعی بے حد تیز بخار تھا اس قدر تیز کہ دور تک حدت محسوس ہو رہی تھی۔

"گولیوں کا زہر چڑھ گیا ہے۔ اسے ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا"...... عمران نے ایک اور انجکشن لگاتے ہوئے کہا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

"ظاہر ہے۔ گولیاں تو ماری گئیں لیکن پھر انہیں نکالا نہیں گیا۔ یہ بھی اس کی ہمت ہے کہ ابھی تک زندہ ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"نوجوان ہے۔ اس لئے اس کے جسم میں قوت مدافعت بھی کافی ہے وہ لارڈ بوڑھا آدمی تھا اس لئے مر گیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر کیوں نہ اب بیرونی آپریشن بھی مکمل کر لیا جائے۔ وہ لوگ کسی بھی لمحے ہمارے لئے خطرہ بن سکتے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"کیسے کرو گے آپریشن باہر تو ڈیڑھ سو افراد ہیں اور وہ سب بکھرے ہوئے ہوں گے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر جنگل کے اوپر پرواز کرتے ہوئے بمباری کر دیں۔ اس طرح سب مر جائیں گے"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن یہ جگہ جہاں ہم موجود ہیں یہ سب زمین کے نیچے کا حصہ ہے اور یقیناً اس کے اوپر والے جنگل میں یہ لوگ موجود ہوں گے۔ اس طرح

اندھا دھند بمباری سے تو یہ حصہ بھی تباہ ہو جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں ...... اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہو گا اور اس کے اوپر والے حصے کو بم پروف بنایا گیا ہو گا کیونکہ ایسی عمارات بناتے وقت ایسی چیزوں کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے لیکن باہر موجود افراد کے پاس نجانے کس قسم کا اسلحہ ہو۔ وہ نیچے سے ہیلی کاپٹر کو بھی تو ہٹ کر سکتے ہیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فیاٹی کی نبض چیک کی اور پھر ایک اور انجکشن تیار کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"میرا خیال ہے۔ اس فیاٹی نے یقیناً باہر کے لئے کوئی رابطہ رکھا ہو گا اگر کسی طرح اس رابطے کا علم ہو جائے تو میں فیاٹی کے لہجے اور آواز میں ان سب کو واپس جانے کا کہہ سکتا ہوں "...... عمران نے انجکشن لگانے کے بعد ایک بار پھر ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیوں نہ اس رابطے کو تلاش کیا جائے "...... صفدر نے کہا۔

"اوکے ...... جولیا تم یہاں رک جاؤ۔ کیونکہ فیاٹی کے زخم کھول کر ان پر نئے سرے سے بنیڈیج کرنی پڑے گی اور باقی افراد جا کر چیکنگ کریں مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی بہتر صورت نکل آئے گی۔ رابرٹ تمہیں عمارت گھما لائے گا۔ کیوں رابرٹ "...... عمران نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پوری عمارت تو میں گھوما نہیں۔ صرف اسی ایک حصے تک ہی محدود رہا ہوں "...... رابرٹ نے کہا۔

"آؤ ہم خود چیک کر لیں گے "...... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب مڑ کر

بیک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جولیا البتہ وہیں رہ گئی۔ عمران ایک بار پھر فیاٹی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ فیاٹی کا بخار ہلکا ہوتا جا رہا تھا اور اس کی شدت میں کمی آتی جا رہی تھی۔

"اس کی حالت تو اب خاصی بہتر نظر آنے لگی ہے "...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ...... دوا نے کام شروع کر دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کی ٹانگوں پر بندھی ہوئی یہ پٹیاں اتار دو اور یہ مرہم زخموں پر لگا کر دوبارہ بنیڈیج کر دو "...... عمران نے کہا۔

"مگر یہاں تمہاری موجودگی میں یہ ...... " جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں ادھر دوسرے کمرے میں جا رہا ہوں۔ تم اطمینان سے کام کرو جب کام مکمل ہو جائے تو مجھے آواز دے دینا "...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مرہم کی بڑی سی ٹیوب اس نے بستر پر رکھی اور مڑ کر ایک سائیڈ پر موجود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران نے میز کے پیچھے والی دیوار میں نصب الماری کھولی تو اس کی نظر ایک مستطیل مشین پر پڑ گئی۔ وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے اس مشین کو اٹھا کر باہر میز پر رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر وہ اس پر جھک گیا۔

"اوہ اوہ یہ تو جدید انداز کا پلاسٹک ڈی چارجر ہے۔ یہ یہاں کیوں رکھا گیا ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بٹن کے اوپر لکھے ہوئے الفاظ کو پڑھتے ہوئے اس بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے

لمحے مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ کئی چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گئے اور مشین میں سے ہلکی ہلکی گھوں گھوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ عمران دوسرے بٹنوں پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر ایک سرخ رنگ کے بٹن کے اوپر اس نے چیک بلاسٹ کا لفظ پڑھ لیا۔اس نے یہ بٹن دبایا تو مشین کے کونے پر ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور اس کے نیچے ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی جس پر ایس ایس کے الفاظ بار بار جل بجھ رہے تھے ۔ عمران چند لمحے ان جلتے بجھتے الفاظ کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس سرخ رنگ کے بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا۔دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ بٹن کے دوسری بار پریس ہوتے ہی سکرین نما اس خانے میں ایس ایس کے الفاظ کی بجائے ایف کا لفظ ابھرا اور اس کے ساتھ ہی مشین سے نکلنے والی آواز یکلخت تیز ہو گئی ۔ مگر دوسرے لمحے ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مشین پر جلنے بجھنے والے بلب یکلخت بجھ گئے اور مشین سے آواز نکلنی بھی بند ہو گئی ۔ عمران کے لئے مشین کا یہ رد عمل قطعی غیر متوقع تھا۔اس نے اس ایس ۔ایس والے حصے کو بند کرنے کے لئے بٹن آف کیا تھا ، لیکن اس کی جگہ ایف کا حرف نظر آیا اور پھر گونج اس طرح بڑھی اور پوری مشین اس طرف آف ہو گئی جیسے اس نے اپنا ٹارگٹ حاصل کر لیا ہو ۔ عمران غور سے اسے دیکھتا رہا اور ایک بار پھر اس نے اسے آپریٹ کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود ۔اس بار مشین میں کسی طرح بھی زندگی کی لہر اجاگر نہ ہو سکی ۔

" آجاؤ میں نے بینڈیج کر دی ہے "...... جولیا کی آواز سنائی دی اور عمران ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جولیا نے واقعی ماہرانہ انداز میں بینڈیج کر دی تھی ۔ عمران نے فیاٹی کی نبض چیک کی اور پھر اس نے ایک اور انجکشن لگا دیا۔ فیاٹی کا بخار کافی حد تک کم ہو گیا تھا اور اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی تھی ۔ عمران کو یقین تھا کہ زخموں پر لگنے والے مرہم اور بینڈیج کی وجہ سے فیاٹی کی حالت اب تیزی سے ٹھیک ہو جائے گی اور وہ جلد ہی ہوش میں آجائے گی عمران کے ساتھیوں کی ابھی تک واپسی نہ ہوئی تھی ۔ لیکن عمران کو معلوم تھا کہ وہ سب انتہائی منجھے ہوئے ایجنٹ ہیں اس لئے اسے ان کی طرف سے تو کوئی فکر نہ تھی ، لیکن اس کے ذہن میں اس مشین کے اس طرح اچانک بند ہونے سے ایک خلش سی پیدا ہو گئی تھی اور اب وہ یہی سوچ رہا تھا کہ مادام فیاٹی ہوش میں آئے تو وہ اس سے اس مشین کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرے گا ۔اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی مادام فیاٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔وہ چند لمحے تو غور سے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے عمران اور جولیا کو دیکھتی رہی لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک مدھم تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ شعور کی چمک تیز ہوتی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹانگوں پر موجود زخموں کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی اور دوبارہ بستر پر گر گئی ۔

" کک کک کون ہو تم ۔یہ ۔یہ زخم ۔اوہ ۔اوہ وہ فائرنگ خوفناک

فائرنگ ڈیڈی کا کیا ہوا۔ وہ جوانا۔ وہ۔ وہ۔ یہ سب کچھ کیا ہے "........
مادام فیاٹی نے بے ربط سے لہجے میں اٹک اٹک کر بولتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ مادام فیاٹی رابرٹ کی فائرنگ کے بعد بے ہوش ہوئی ہے تو اب پہلی بار ہوش میں آئی ہے۔ اس لئے ابھی تک ذہنی طور پر وہ اسی ماحول میں ہے اور ساتھ ہی وہ بیک وقت بہت کچھ پوچھ لینا چاہتی ہے۔

"جولیا اسے پانی پلواؤ"........ عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"پانی۔ ہاں۔ میرے اندر تو آگ لگی ہوئی ہے۔ مجھے پانی پلواؤ۔ مگر تم تم کون ہو"........ فیاٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم پانی پی لو۔ مادام فیاٹی تمہیں انتہائی تیز بخار تھا اور تمہارے جسم میں موجود گولیوں کا زہر تمہارے خون میں شامل ہوتا جا رہا تھا لیکن میں نے تمہارے زخموں کی بنیڈیج کر کے اس زہر کو مزید کام کرنے سے روک دیا ہے اور تمہیں انجکشن دے کر تمہارا بخار بھی کافی حد تک کم کر دیا ہے۔ اسی لئے تو تم ہوش میں آگئی ہو۔ ورنہ تو شاید تمہارے دماغ کی رگ پھٹ جاتی اور تم بے ہوشی کے دوران ہی عالم بالا پہنچ جاتیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام فیاٹی کچھ کہتی جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ اس نے مادام فیاٹی کو سہارا دے کر بٹھایا اور پھر جگ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ فیاٹی نے کافی سارا پانی پیا اور پھر جگ واپس جولیا کو دے کر وہ دوبارہ لیٹ گئی اب اس کے چہرے پر پہلے سے زیادہ بشاشت تھی۔

"شکریہ........ تم واقعی مہربان لوگ ہو۔ مگر تم ہو کون۔ تمہارے چہرے تو میرے لئے اجنبی ہیں"........ مادام فیاٹی نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام فیاٹی کے جسم کو اس طرح زوردار جھٹکا لگا جیسے کسی نے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ اس کے جسم میں دوڑا دیا ہو۔ وہ بے اختیار جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا اور آنکھیں اس قدر پھیلتی گئیں کہ بلامبالغہ آنکھوں کے کونے کانوں سے جا لگے۔

"تکیہ موڑ کر اس کی پشت سے لگا دو جولیا۔ مادام فیاٹی کو بیٹھنے کی خواہش ہو رہی ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے خاموشی سے تکیہ اٹھایا اور اسے موڑ کر مادام فیاٹی کی پشت پر رکھ دیا۔ اب مادام فیاٹی تکیے کے سہارے بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم۔ تم........ علی۔ عمران۔ تم........ اور یہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے"........ مادام فیاٹی کے حلق سے بے اختیار نکلا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ میرا ساتھی جوانا اگر یہاں پہنچ سکتا ہے تو میرا یہاں پہنچنا کیوں ممکن نہیں ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ........ یہ جولیا کیا۔ تمہاری بیوی ہے"........ مادام فیاٹی نے رک رک کر کہا۔

"شٹ اپ بغیر سوچے سمجھے بات مت کیا کرو۔ میں اب تک تمہارا لحاظ اس لئے کر رہی ہوں کہ تم شدید زخمی ہو اور بیمار ہو۔ میں عمران کی افسر ہوں۔ یہ میرا ماتحت ہے"........ عمران کے بولنے سے پہلے ہی جولیا نے

غصیلے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"بات تو ایک ہی ہے۔ صرف الفاظ بدلے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ واقعی افسر ہے۔ پورا تعارف کرا دوں۔ یہ مس جولیا نافٹرواٹر ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف...... اوہ اوہ تو کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں پہنچ گئی ہے...... میرے ڈیڈی۔ میرے آدمی...... یہ سب کیسے ممکن ہے"...... مادام فیاٹی کی حالت اور زیادہ بگڑنے لگ گئی تھی۔

"تمہارے ڈیڈی زخموں کی تاب نہ لا کر عالم بالا پہنچ چکے ہیں اور یقیناً اب تک حساب کتاب سے بھی فارغ ہو چکے ہوں گے...... لیکن تم ابھی زندہ ہو اور تم نے ابھی حساب کتاب دینا ہے...... یہ اور بات ہے کہ تمہارے ڈیڈی کا حساب کتاب تو فرشتوں نے لیا ہوگا۔ تمہارے حساب کتاب کے لئے فی الحال ہماری ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ تم پہلے یہ بتاؤ کہ ڈیمر کے ساتھ تم نے کتنے آدمی پاکیشیا بھجوائے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیمر۔ وہ کون ہے۔ کون ڈیمر"...... فیاٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے محسوس کیا کہ اس کے لہجے میں موجود حیرت حقیقی تھی۔

"پاکیشیا میں تم نے کیمیکل ویسٹ کے ایک ہزار ڈرم بھجوائے تھے جو روزڈم نامی بحری تجارتی جہاز کے ذریعے بھجوائے گئے تھے اور وہاں تمہارے

آدمیوں نے انہیں پاکیشیا میں جا کر دفن کرنا تھا تاکہ پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کو سسکتی موت مارا جا سکے۔ تمہارا ایک آدمی جس نے اپنا نام ڈیمر بتایا تھا تمہارے آندرے والے سنٹر میں فون کیا تھا۔ اس نے فون پر بتایا تھا کہ اس نے پلان پر عمل درآمد مکمل کر لیا ہے۔ اور سنو میں نے تمہیں اس لئے یقینی موت کے منہ سے بچایا ہے۔ تاکہ تم ہمیں اس خوفناک مشن کی پوری تفصیلات سے آگاہ کر سکو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہوتا گیا۔

"اوہ اوہ...... یہ تو میری زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری ہے۔ جو تم نے مجھے سنائی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم مجھے گولی مار دو۔ اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کم از کم میں اس اطمینان سے تو مروں گی کہ میں اگر پوری دنیا کے مسلمانوں کو موت کے گھاٹ نہیں اتار سکی تو پاکیشیا کے مسلمانوں کو تو اب ہولناک موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ تم جو چاہے کر لو۔ جس قدر چاہے ٹکریں مار لو۔ لیکن تم ان ڈرموں کو اب تلاش نہ کر سکو گے۔ تم چاہے پورے پاکیشیا کی زمین کا ایک ایک ذرہ چھان مارو تمہیں یہ ویسٹ نہ مل سکے گا۔ لیکن تمہارا ملک تباہ ہوتا چلا جائے گا۔ ہر آنے والا لمحہ پہلے سے زیادہ تباہی لائے گا اور تباہی اور بربادی کا یہ چکر اب تم سے نہ رک سکے گا۔ کسی صورت بھی نہ رک سکے گا۔ پاکیشیا تباہ ہوگا اور یقیناً تباہ ہوگا۔ اس کا ایک ایک آدمی سسک سسک کر مرے گا۔ مفلوج۔ لاچار ہو کر تڑپ تڑپ کر اور نہ صرف ایک ایک آدمی بلکہ تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں اس سے بھی زیادہ عبرت ناک موت مریں گی۔ ہا۔

ہا۔ہا۔میں نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔مکمل کر لیا ہے۔اب بے شک مجھے مار ڈالو۔مجھ پر کوڑے برساؤ۔میری بوٹیاں اڑا دو۔لیکن تمہیں مجھ سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔کچھ بھی نہیں۔مجھے خود معلوم نہیں کہ میرے آدمیوں نے یہ خوفناک ویسٹ پاکیشیا میں کہاں دفن کیا ہے۔ہا۔ہا۔ہا"......

فیاٹی نے اچانک اس طرح قہقہے لگائے اور ہذیانی انداز میں بولنا شروع کر دیا تھا کہ عمران اور جولیا حیرت سے اسے دیکھتے رہ گئے۔جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔اور پھر ابھی فیاٹی کے ہذیانی قہقہے جاری تھے کہ جولیا نے اٹھ کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا اور فیاٹی چیختی ہوئی پہلو کے بل گر گئی۔

"کتیا کی بچی بکواس بند کرو۔تم تو کیا۔ساری دنیا کے یہودی مل کر بھی مسلمانوں کا بال نہیں بیکا کر سکتے"......جولیا نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوش میں آنے کی ضرورت نہیں جولیا۔اس احمق نے کم از کم یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ اس نے یہ خوفناک مشن مکمل کیا ہے۔اب یہ تو کیا اس کے فرشتے بھی سب کچھ بتائیں گے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور جولیا واپس مڑ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مجھے کچھ معلوم ہوگا تو میں بتاؤں گی۔ہا۔ہا۔ہا۔میں نے پہلے ہی سوچ کر یہ پلان بنایا تھا تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس مجھ تک پہنچ بھی جائے تو اسے کچھ حاصل نہ ہو۔اور سنو میرے آدمی جنہوں نے وہاں یہ مشن مکمل کیا ہے وہ سب جیسے ہی ایکریمیا پہنچیں گے ایکریمیا میں موجود

پیشہ ور قاتلوں کا گروپ خود بخود حرکت میں آجائے گا اور پھر ان کی لاشیں گٹروں کے حوالے کر دی جائیں گی اس طرح کبھی بھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا اور پاکیشیا تباہ ہو جائے گا۔ہولناک تباہی اب پاکیشیا کا مقدر ہے"...... فیاٹی نے ایک بار پھر اسی طرح ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے مادام فیاٹی۔تمہارا وہ روزڈم نامی جہاز اور وہ ویسٹ کے ایک ہزار ڈرم اور تمہارے آدمیوں سمیت سب پکڑے جا چکے ہیں۔ورنہ تم خود سوچو میں تو طویل عرصے سے ایکریمیا میں ہوں۔مجھے کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ تم نے ایک ہزار ڈرم بھجوائے تھے اور یہ ڈرم روزڈم نامی جہاز میں گئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور فیاٹی یکلخت چونک پڑی۔اسکے چہرے کے اعصاب تیزی سے سکڑتے چلے گئے۔

"نہیں نہیں...... یہ نہیں ہو سکتا۔تم غلط کہہ رہے ہو"...... فیاٹی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جولیا ادھر کمرے میں میز پر ایک مشین پڑی ہوئی ہے وہ اٹھا لاؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"مشین کیسی مشین"...... فیاٹی نے چونک کر کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔اسی لمحے جولیا مشین لے کر آ گئی اور فیاٹی کے جسم کو اسے دیکھ کر ایک زوردار جھٹکا لگا۔

"کیا۔کیا۔تم نے اسے فل آپریٹ کر دیا۔اوہ اوہ یہ تو فائر ہو چکی ہے۔وہ ویری بیڈ...... سب کچھ تباہ ہو گیا۔سب کچھ یہ تم نے کیا کیا"......

فیاٹی نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے منہ چھپاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں گہری مایوسی تھی۔

"اب تمہیں کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا کہ ہمیں اس سے زیادہ کا علم ہے۔ جتنا تم سمجھ رہی ہو"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ...... تمہیں اس کا کیسے علم ہو گیا۔ یہ ایف آپریٹس تو میں نے ایک سائنسدان سے بنوایا تھا۔ یہ اسی کی ایجاد تھی اور پھر میں نے اسے اسی لئے قتل کر دیا تھا کہ وہ کسی دوسرے کو اس جیسا بنا کر نہ دے سکے۔ تم نے اسے کیسے آپریٹ کر لیا۔ اسے تو سوائے میرے اور کوئی آپریٹ نہ کر سکتا تھا۔ اوہ ہیڈ کوارٹر میں موجود سب افراد سائینائیڈ گیس سے ختم ہو گئے۔ اوہ موزاٹ ختم ہو گئی"...... فیاٹی نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا کیا کہہ رہی ہو۔ سائینائیڈ گیس"...... عمران بے اختیار بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں میں نے ہیڈ کوارٹر میں سائینائیڈ گیس کا خفیہ سسٹم قائم کیا ہوا ہے۔ تاکہ اگر کبھی کوئی دشمن تنظیم میرے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرے تو اس کی مدد سے میں ان کا خاتمہ یہیں بیٹھے کر سکوں۔ مگر۔ مگر۔ یہ تم نے کیسے آپریٹ کر لیا"...... فیاٹی نے کہا۔

"لیکن اس کے آپریٹ ہونے کے باوجود ہم اور تم تو اس گیس سے محفوظ ہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے اس قدر گہرے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کہ جولیا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یہ۔ یہ انڈر گراؤنڈ ہیڈ کوارٹر میں نہیں بلکہ باہر فارسٹ میں موجود افراد کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ یہاں تو کوئی پہنچ ہی نہ سکتا تھا"...... فیاٹی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ...... جولیا اس کا خیال رکھنا میں آرہا ہوں"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف دوڑ پڑا جس دروازے سے صفدر اور دوسرے ساتھی گئے تھے۔

"اسے کیا ہوا ہے۔ یہ اس طرح کیوں بھاگا ہے"...... فیاٹی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے ساتھی باہر گئے ہیں اس لئے"...... جولیا نے اپنے سر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ اسے اب اچانک صورت حال کا ادراک ہوا تھا کہ صفدر اور باقی سارے ساتھی موزاٹ کے آدمیوں کا خاتمہ کرنے باہر گئے ہوئے تھے اور یہ فیاٹی کہہ رہی تھی کہ اس مشین کے آپریٹ ہونے سے باہر موجود سب افراد سائینائیڈ گیس کا شکار ہو گئے ہوں گے اور اس صورت حال کا ادراک ہوتے ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے بے اختیار اس کا دل مٹھی میں لے لیا ہو۔

"تمہارے ساتھی۔ مم۔ مم مطلب ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اوہ۔ اوہ۔ اوہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ساتھ گئی۔ اوہ اوہ یہ تو پھر اور بھی بڑی خوشخبری ہے"...... فیاٹی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے وہ جولیا کا زوردار تھپڑ کھا کر چیختی ہوئی نیچے گری۔

"کتیا کی بچی اسے خوشخبری کہہ رہی ہو۔ چڑیل بھتنی میں تمہاری گردن توڑ دوں گی"...... جولیا نے یکلخت غصے کی شدت سے فیاٹی پر جھپٹتے ہوئے کہا اور اس نے فیاٹی کے گلے کو اتنے زور سے دونوں ہاتھوں سے دبانا شروع کیا کہ فیاٹی کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ فیاٹی نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر ہٹانے کی کوشش کی تھی لیکن جولیا کے انداز میں اس قدر شدت تھی کہ فیاٹی کے دونوں ہاتھ بے اختیار بے حس ہو کر نیچے جا گرے۔

"یہ۔ کیا کر رہی ہو"...... اچانک عمران کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے اس نے جھٹکے سے جولیا کو پیچھے کھینچ لیا۔ فیاٹی کا جسم نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"میں اس کا لہو پی جاؤں گی اس چڑیل کا"...... جولیا نے جوش کی شدت سے بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیا میں اپنے مشن کے بارے میں کچھ بتانے سے پہلے ہی مر جائے۔ تم پاکیشیا کی بدقسمتی پر اپنے ہاتھوں مہر لگانا چاہتی ہو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر...... مگر وہ ہمارے ساتھی۔ وہ سائینائیڈ گیس۔ کہاں ہے صفدر...... کہاں ہے تنویر۔ وہ کیپٹن شکیل، جوانا وہ سب کہاں ہیں"...... یکلخت جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ اسے شاید اب ان کے متعلق پوچھنے کا خیال آیا تھا۔

"فکر مت کرو وہ بچ گئے ہیں۔ ان کی قسمت اچھی تھی کہ وہ باہر جانے کا

راستہ ابھی تک تلاش ہی نہ کر سکے تھے۔ ورنہ یقیناً مر چکے ہوتے۔ میں نے انہیں اس ہیڈ کوارٹر کی تلاشی کا کہہ دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں سے کوئی ایسا مواد مل جائے جس سے اس ویسٹ کے بارے میں کوئی کلیو مل جائے"...... عمران نے کہا اور جولیا کے چہرے پر مسرت اور اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اسی لمحے جوانا اور رابرٹ اندر داخل ہوئے۔

"ماسٹر یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ آپ نے یہاں اندر بیٹھے بیٹھے باہر موجود سینکڑوں افراد کو ختم کر دیا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس فیاٹی کا ہی کارنامہ سمجھو۔ اس نے ایک خفیہ سسٹم بنا رکھا تھا۔ اس کی آپریٹنگ مشین اس کے خاص کمرے میں تھی۔ میں نے اسے سمجھنے کے لئے آپریٹ کرنا چاہا تو وہ فائر ہو گئی۔ اس طرح باہر فارسٹ میں موجود وہ خفیہ سسٹم آپریٹ ہو گیا اور یقیناً پورے فارسٹ میں سائینائیڈ گیس تیزی سے پھیل گئی ہو گی اور نتیجہ یہ کہ پلک جھپکنے میں فارسٹ میں موجود ہر جاندار چاہے وہ انسان ہوں یا جانور یا پرندے سب ختم ہو گئے ہوں گے۔ تم لوگوں کی واقعی خوش قسمتی تھی کہ تم باہر کا راستہ تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے ورنہ......" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی وہاں پہنچ گئے۔

"کچھ نہیں ملا"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اب اس فیاٹی کو بتانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ فیاٹی کے بستر کی طرف بڑھا اور پھر اس نے اس کی ناک اور منہ

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد فیاٹی کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس
کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی طاری تھی۔

" یہ فیاٹی تو کہہ رہی ہے کہ اسے خود علم نہیں ہے۔ پھر یہ کیسے بتائے
گی "...... جولیا نے کہا۔

" پلاننگ اس نے بنائی ہے۔ اس کی تفصیلات بھی ظاہر ہے اس نے
ہی منظور کی ہوں گی اور اس ویسٹ کو دفن کرنے کے لئے باقاعدہ سروے
کرایا گیا ہوگا۔ اس کے بعد ہی انہیں وہاں بھیجا گیا ہوگا "...... عمران نے
کہا تو جولیا سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے فیاٹی کراہتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس کے دونوں ہاتھ بے
اختیار اپنی گردن کی طرف بڑھے اور اس نے دونوں ہاتھوں سے گردن
مسلنی شروع کر دی اور پھر اس کی گھومتی ہوئی نظریں صفدر۔ کیپٹن شکیل
تنویر۔ جوانا اور رابرٹ پر پڑیں تو اس کے چہرے پر یکلخت مایوسی کے
تاثرات نمایاں ہوگئے۔

" تم نے دیکھ لیا کہ میرے ساتھی محفوظ ہیں۔ جبکہ باہر فارسٹ میں
موجود تمہارے سارے آدمی اس سائینائیڈ گیس کی وجہ سے ہلاک ہوگئے
ہیں۔ یہ ابھی تک تمہارے اس ہیڈ کوارٹر میں ہی تھے۔ انہیں باہر جانے کا
راستہ ہی نہ مل سکا تھا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باہر جانے کا راستہ انہیں مل ہی نہ سکتا تھا۔ کاش تم اس مشین کو
آپریٹ نہ کرتے تو انہیں باہر جانے کا راستہ مل جاتا اور پھر یہ میرے

دمیوں کے ہاتھوں مارے جاتے۔ اس مشین کے آپریٹ ہوتے ہی
ارسٹ کی طرف جانے والا خفیہ راستہ مکمل طور پر جام ہو جاتا ہے "......
یاٹی نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اس طرح اثبات میں سر
لا دیا جیسے اب اسے اس بات کی سمجھ آئی ہو کہ اس کے ساتھی آخر اب تک
لیوں فارسٹ کا راستہ تلاش نہ کر سکے تھے۔

" اب یہاں تمہاری مدد کو کوئی نہیں پہنچ سکتا اس لئے اب اگر تم اپنی
ندگی بچانا چاہتی ہو تو مجھے بتا دو کہ تم نے ایک ہزار ڈرم دفن کرنے کے
لئے دارالحکومت کا کون سا مقام منتخب کیا تھا "...... عمران نے انتہائی
نجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم اور ایک مقام تو کیا نجانے کتنے مقام منتخب کیے گئے
وں گے تم جو چاہے کرتے رہو۔ بہرحال اب پاکیشیا کی تباہی یقینی ہے "
...... فیاٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کتیا کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دو عمران۔ یہ ایسے نہیں بتائے
لی۔ میں جانتی ہوں اس کی فطرت "...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" ہاں...... ایک عورت کی فطرت دوسری عورت ہی سمجھ سکتی ہے۔
یکن اتنا میں بھی جانتا ہوں کہ اس فیاٹی کی تم چاہے واقعی ایک ایک بوٹی
علیحدہ کر دو لیکن یہ پھر بھی نہ بتائے گی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے
لہا۔

" کیسے نہیں بتائے گی۔ تم اسے میرے حوالے کر دو پھر دیکھو یہ کیسے
بولتی ہے "...... اب تک خاموش کھڑے تنویر نے یکلخت غصے سے پھٹ

پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" ماسٹر آپ مجھے اجازت دیں پھر دیکھیں یہ کیسے نہیں بولتی "...... جوانا بھی بول پڑا۔

" تم جو چاہے کر لو۔ مجھے کچھ معلوم ہوگا تو بتاؤں گی "...... فیاٹی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہارے تو فرشتے بھی بتائیں گے۔ تم ہو کیا چیز "...... تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو پھر کر کے دیکھ لو تشدد۔ تمہیں کس نے روکا ہے۔ میں اس وقت بے بس۔ معذور اور لاچار ہوں۔ اس لئے تم جو چاہے کر سکتے ہو۔ میں تو تمہیں روک بھی نہیں سکتی "...... فیاٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جولیا سمیت سب ساتھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے وہ بالکل بے خوف معلوم ہو رہی تھی۔

" سوری دوستو...... میں کسی بے بس۔ معذور اور لاچار عورت پر تشدد کی اجازت نہیں دے سکتا۔ لیکن بہرحال اسے بتانا تو ہوگا۔ کیونکہ میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے ملک کے بے گناہ عوام بے بس۔ لاچار اور مفلوج ہو جائیں اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور سسک سسک کر مریں "...... عمران نے کہا۔

" یہ تو اب ہوگا۔ اب تم کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی ایسا ہونے سے نہ روک سکے گی "...... فیاٹی نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں فیاٹی...... جب تک میرے دم میں دم ہے۔ ایسا نہیں ہو

سکتا۔ اس لئے تمہیں ابھی اور اسی وقت سب کچھ بتانا ہوگا۔ پوری تفصیل بتانی ہوگی "...... عمران کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

" کوشش کر لو۔ میں نے تمہیں روکا تو نہیں۔ تمہارے ہاتھ تو نہیں پکڑ رکھے۔ مارو مجھے۔ میرے جسم پر کوڑے برساؤ۔ میرے جسم پر خنجروں کے وار کرو۔ مجھے مکے مارو۔ مجھ پر تھپڑ برساؤ۔ ایسا کرو گے ناں تم۔ کرو۔ شروع کیوں نہیں کرتے "...... فیاٹی نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

" آخر یہ کس برتے پر یہ سب کچھ کہہ رہی ہے عمران صاحب "...... اچانک صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے خیال میں اس کو کوئی ایسا طریقہ آتا ہے جس سے یہ اپنے اعصاب کو منجمد کر کے اپنے جسم کو بے حس کر سکتی ہے "...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں تم درست کہہ رہے ہو۔ چلو میں تمہیں اس کی تفصیل بھی بتا دوں۔ میرے دماغ میں رسولی تھی۔ میں نے اس کا آپریشن کرایا۔ رسولی تو نکل گئی لیکن پھر مجھے اچانک محسوس ہوا کہ اس آپریشن کے بعد میں جس وقت چاہوں صرف اپنے ذہن پر زور ڈال کر اپنے اعصاب کو بے حس کر سکتی ہوں۔ میں نے اس کا بارہا تجربہ کیا ہے۔ شاید آپریشن کے دوران ڈاکٹر سے کچھ ہوا ہوگا۔ کیا ہوا ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم۔ لیکن ہے ایسا ہی۔ یہ تو مجھے یقین ہے کہ تم مجھے کسی صورت بھی زندہ نہ چھوڑو گے اس لئے میں کس بات کا خوف کروں۔ ایک بے حس جسم پر تم جس قدر جی چاہے زور آزمائی کر لو۔ آخر کار یہی ہوگا کہ میں مرجاؤں گی۔ اس سے زیادہ تو کچھ

نہ ہوگا ۔ ہوتا رہے ۔ میری روح مطمئن ہو گی کہ میں نے اپنی زندگی کا
ایک اہم مشن تو مکمل کر لیا ہے "...... فیاٹی نے اس طرح کہنا شروع کر
دیا جیسے وہ اپنے متعلق بات نہ کر رہی ہوں، بلکہ کسی دوسرے کے متعلق
یہ سب کچھ کہہ رہی ہوں اور اس کی اس بے خوفی اور نفسیاتی رویے پر واقعی
سب حیران نظر آرہے تھے ۔

عمران نے جھک کر پاس پڑے ہوئے میڈیکل باکس کو کھولا اور پھر
اس میں سے ایک خالی سرنج اور ایک چھوٹی سی شیشی باہر نکال لی ۔

" دیکھو فیاٹی ۔ اس شیشی پر جس دوا کا نام لکھا ہوا تمہیں نظر آرہا ہے ۔
یہ درد ختم کرنے والی دوا ہے ۔ دوسرے لفظوں میں یہ دوا انسانی اعصاب
کو ایک مخصوص وقت کے لئے بے حس کر دیتی ہے ۔ اس طرح درد اور
تکلیف سے آدمی کو نجات مل جاتی ہے ۔ میں اس کا انجکشن تمہیں لگاؤں گا
تاکہ تم واقعی مکمل طور پر بے حس ہو جاؤ ۔ اور تنویر اور جوانا یا جولیا کا تشدد
واقعی تم پر اثر نہ کر سکے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی
اس نے اس دوا کو خالی سرنج میں بھرنا شروع کر دیا ۔

" کیوں تم ایسا کیوں کر رہے ہو "...... فیاٹی نے حیران ہوتے ہوئے
کہا ۔

" اس لئے کہ تم بے بس ۔ لاچار اور مفلوج عورت ہو ۔ تمہارے
ساتھ ہمدردی انسانیت کے ناطے میرا فرض ہے "...... عمران نے سادہ
سے لہجے میں جواب دیا اور چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فیاٹی بے اختیار
قہقہہ مار کر ہنس پڑی ۔

" اوہ میں سمجھ گئی تو تم دوسرے انداز میں پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہو ۔ یعنی
میرے ساتھ ہمدردی جتا کر میرے دوست بن کر ، لیکن جب مجھے کچھ
معلوم ہی نہ ہوگا تو میں کیا بتاؤں گی "...... فیاٹی نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" جوانا اس کے دونوں بازو پکڑ لو تاکہ میں انجکشن لگا دوں "......
عمران نے خالی شیشی نیچے فرش پر پھینکتے ہوئے کہا اور جوانا نے تیزی سے آ
گے بڑھ کر فیاٹی کے دونوں بازو پکڑ لئے ۔

" جو چاہے کر لو...... میں تمہیں نہیں روکوں گی "...... فیاٹی نے منہ
بناتے ہوئے کہا ۔ اس نے واقعی اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش نہ کی
تھی ۔ عمران نے اس کے بازو میں انجکشن لگایا اور پھر سرنج بیگ میں ڈال
دی ۔

" لو اب کر لو اپنا ذہن بلینک اور اپنے اعصاب منجمد "...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" کیا ۔ کیا مطلب "...... فیاٹی نے اس کے اس فقرے پر بے اختیار
چونکتے ہوئے کہا ۔

" میں کہہ رہا ہوں ۔ اب کر لو اپنا ذہن بلینک تاکہ میں تم سے پوچھ گچھ
کا آغاز کر سکوں "...... عمران نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے
ہوئے مسکرا کر کہا ۔

" تم مجھے کیوں کہہ رہے ہو ۔ تم بے شک تشدد شروع کر دو "......
فیاٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" اچھا تو ٹھیک ہے شروع کر دیتا ہوں "...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور پھر کرسی گھسیٹ کر اس نے بستر کے نزدیک کی اور دونوں ہاتھ بڑھا کر اس نے فیاٹی کے دونوں کاندھوں پر رکھے۔ جولیا سمیت سب ساتھی انتہائی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ فیاٹی کے چہرے پر البتہ الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"لو پھر شروع ہو گیا تشدد"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو تم۔ یہ کیسا تشدد ہے"...... فیاٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے، کیونکہ وہ اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے بس اس کے چہرے کو غور سے دیکھے چلا جا رہا تھا، اور بس۔

"واہ خاصا خوبصورت چہرہ ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو"...... عمران نے اچانک اس کے کاندھوں سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اور مڑ کر اپنی کرسی کو ایک بار پھر پیچھے کرتے ہوئے کہا اور فیاٹی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ تم کیا کر رہے تھے۔ آخر یہ کیسا ڈرامہ ہے"...... یکلخت جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈرامہ کیا ہونا ہے مس جولیا۔ فیاٹی ایک عورت ہے۔ اور پھر مفلوج۔ بے بس اور لاچار عورت۔ اب اس پر تشدد بھی تو نہیں کیا جا سکتا اور ویسے بھی اگر اس پر تشدد کیا جائے تو یہ اپنا ذہن بلینک کر لے گی اور ہمیں سوائے اس کے جسم پر پیدا ہو جانے والے زخموں کے اور کچھ نہ ملے گا، اور ہم اسے مارنا بھی نہیں چاہتے۔ اگر یہ خوبصورت ہوتی تو اس

کے چہرہ بگاڑنے کی دھمکی بھی اسے دی جا سکتی تھی، لیکن میں نے غور سے س کے چہرے کو دیکھا ہے۔ اس بیچاری کو مزید کیا بدصورت بنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے کوئی ترکیب سمجھ نہیں آ رہی جس سے اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں اور ان کا حصول بھی ضروری ہے"...... عمران نے رسی پیچھے ہٹا کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر یہ ایسے ہی بکواس کر رہی ہے۔ آپ اجازت تو دیں پھر دیکھیں ہ یہ کیسے بولتی ہے"...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تم ایک معذور۔ لاچار۔ مفلوج اور بے بس عورت پر تشدد کرو گے۔ نہیں جوانا یہ بہادری کے خلاف ہے۔ میرا ضمیر اس کی اجازت نہیں ے سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم آخر اس کے ہمدرد کیوں بن گئے ہو۔ اس سے ہمدردی کر رہے ہو س نے پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کو ہولناک اور خوفناک موت کے نہ میں دھکیلنے کے لئے باقاعدہ اپنے خونی مشن پر عمل بھی کر ڈالا ہے۔ ٹ جاؤ اب میں اس سے پوچھ گچھ کروں گی۔ تنویر کوئی تیز دھار چاقو یا خنجر ھونڈھ کر لاؤ۔ میں دیکھتی ہوں کہ اس میں کتنی قوت برداشت ہے"...... جولیا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے فیاٹی بے ختیار ہنس پڑی۔

"بہت خوب واقعی۔ تم لوگ تربیت یافتہ افراد ہو۔ ایک آدمی میری مدردی کر رہا ہے۔ ایک میرے خلاف بول رہا ہے۔ پھر تم آپس میں لڑ و گے۔ یہ ہمدردی کرنے والا مجھے بچائے گا۔ تاکہ اس ہمدردی سے متاثر

ہو کر میں اسے سب کچھ بتا دوں ۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا "...... تمہاری یہ
فرسودہ ترکیب مجھ پر کامیاب نہیں ہو سکتی "...... فیاٹی نے بڑے طنزیہ
انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔
" بکواس بند کرو کتیا۔ خنجر آنے دو پھر میں دیکھتی ہوں کہ تم کتنا بول
سکتی ہو "...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔
" کیوں اپنی انرجی ضائع کر رہی ہو جولیا۔ اس بیچاری کی جرات ہے کہ
پاکیشیا میں اس قدر ہولناک مشن مکمل کرے اور پھر ہمیں تفصیل نہ
بتائے ۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے "...... اچانک عمران نے جولیا سے مخاطب ہو
کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" تو کیا یہ خود بتا دے گی ۔ آخر تم کر کیا رہے ہو ۔ میری سمجھ میں تو
تمہارا یہ رویہ نہیں آ رہا "...... جولیا نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔
" کیوں فیاٹی ۔ کیا تم خود نہ بتا دو گی "...... عمران نے اس طرح فیاٹی
سے مخاطب ہو کر پوچھا جیسے اسے یقین ہو کہ وہ واقعی اس کی بات کا جواب
ہاں میں دے گی ۔
" میں کیوں بتاؤں گی ۔ میں مر تو سکتی ہوں لیکن تمہیں کچھ نہیں بتا
سکتی "...... فیاٹی نے فوراً ہی منہ بناتے ہوئے صاف جواب دے دیا۔
" اچھا تو نہ بتاؤ...... تمہاری مرضی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔
" کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے "...... یکلخت جولیا نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
عمران کو دیکھتے ہوئے کہا ۔ اسے واقعی عمران کا یہ پراسرار رویہ سمجھ میں نہ

ہا تھا ۔ اور جولیا ہی کیا کمرے میں موجود سارے افراد عمران کے اس
یب و غریب رویے پر حیران تھے ۔
یہ لو خنجر "...... اچانک تنویر نے کمرے میں داخل ہو کر ایک تیز دھار خنجر
لیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
" سوری جولیا ۔ کم از کم میری موجودگی میں تم لوگ ایک معذور
رت پر اس قسم کا سفاکانہ تشدد نہیں کر سکتے "...... اچانک عمران نے
اتے ہوئے کہا اور جولیا جس نے ہاتھ بڑھا کر خنجر لے لیا تھا ، عمران کے
جے میں موجود غراہٹ کی وجہ سے یکلخت ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی ۔
" تم نے کافی تنگ کر لیا ہے ہمیں فیاٹی ۔ اس لئے اب شروع ہو جاؤ
ری تفصیل بتاؤ "...... اچانک عمران نے مڑ کر اسی طرح غراہٹ
رے لہجے میں فیاٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔
" میں جب کچھ جانتی ہی نہیں تو کیا بتاؤں "...... فیاٹی نے منہ بناتے
ئے پہلے کی طرف صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
" پھر وہی عورتوں والی مخصوص ضد ۔ میرے سامنے یہ ضد نہیں چل
تی ۔ سمجھیں "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
" تم جو چاہے کر لو مجھے کچھ نہیں معلوم "...... فیاٹی نے اسی لہجے میں
لیکن پھر یکلخت وہ بولتے بولتے رک گئی ۔ اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا۔
" میں نے ایک ہزار کیمیکل ویسٹ سے بھرے ہوئے ڈرم پاکیشیا
ائے ہیں ۔ یہ ڈرم روزڈم نامی بحری تجارتی جہاز میں گئے ہیں ۔ پاکیشیا
لر میرے آدمی انہیں حاصل کر کے پاکیشیا دارالحکومت کے شمال

مغرب میں واقع ایک چھوٹے سے صحرائی ٹکڑے سائی کوٹ میں پہنچائیں
گے جہاں میرے آدمیوں نے ایک مقامی تنظیم راجر گروپ کی مدد سے
سائی کوٹ میں واقع ایک پرانے اور قدیم قلعے دنجوار میں انتہائی گہرا گڑھا
کھود رکھا ہوگا۔ ڈرموں میں موجود تمام ویسٹ ڈرموں سے نکال کر اس
گڑھے میں ڈال دیا جائے گا اور پھر گڑھے سے نکلنے والی ریت اور مٹی کو اوپر
ڈال کر گڑھا بند کر کے انہیں ہموار کر دیا جائے گا اور خالی ڈرموں کو وہاں
سے کافی دور ایک مقام پیرن میں دفن کر دیا جائے گا۔ بس اتنا سا مشن تھا
اس کے بعد راجر گروپ کے افراد کو میرے آدمی ہلاک کر دیں گے اور ان
کی ہلاکت کے بعد پاکیشیا میں مشن مکمل ہو جائے گا۔ اور میرے آدمی سنٹر
فون کر کے وہ کہیں گے کہ ایئرپورٹ سے ڈیر بول رہا ہوں۔ ہماری فلائٹ
پندرہ منٹ بعد پرواز کرنے والی ہے۔ یہ میرے لئے کاشن ہوگا کہ مشن
صحیح طریقے سے مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد میرے آدمی ناراک پہنچ کر
ہوٹل کیسل کے سوٹ نمبر بارہ میں ٹھہریں گے۔ اور وہاں ایک پیشہ ور
قاتل تنظیم کے افراد انہیں قتل کر دیں گے۔ اس طرح سوائے میرے
کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ پاکیشیا میں کیا مشن مکمل ہوا ہے اور
کس جگہ مکمل ہوا ہے۔ انتہائی خطرناک ویسٹ ریت میں ملنے کے بعد
گرمی پڑنے کی وجہ سے زہریلے بخارات چھوڑنے لگ جائے گا اور پھر یہ
زہریلے بخارات گرم ہوا کے ساتھ فضا میں بلندی پر پہنچ کر پھیلیں گے اور
ماحول کو تباہ کریں گے۔ نیچے سے چونکہ مسلسل زہریلے بخارات اٹھتے
رہیں گے اس لئے ان بخارات کا دائرہ پھیلتا چلا جائے گا اور پھر یہ بارش کے

ساتھ برسیں گے۔ پانی کو۔ فصلوں کو۔ پھلوں کو۔ جانوروں کے چاروں
کو۔ درختوں کو سب کو زہریلا کرتے چلے جائیں گے۔ پھر بیماریاں
پھیلیں گی۔ ناقابل علاج بیماریاں۔ ایسی بیماریاں جو ڈاکٹروں نے بھی
کبھی نہ دیکھی ہوں گی۔ اور پاکیشیا کا دارالحکومت سب سے پہلے اس کی
لپیٹ میں آئے گا۔ وہاں کے لوگ سانس لیں گے تو کیمیکلز ویسٹ کا زہر
ان کے جسموں میں جائے گا۔ وہ خوراک کھائیں گے تب بھی یہ زہر ان
کے جسموں میں پہنچے گا۔ وہ پانی پئیں گے تو بھی زہر ہی پئیں گے۔ لاچار
اور بے بس ہو جائیں گے۔ کوئی انہیں ٹھیک نہ کر سکے گا، اور یہ دائرہ
پھیلتا چلا جائے گا۔ دارالحکومت کے بعد اس کے ملحقہ شہر لپیٹ میں آئیں
گے اور پھر یہ ایک روز پورے پاکیشیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور
پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام سسک سسک کر مریں گے۔ مفلوج اور
اپاہج ہو کر مریں گے۔ ناقابل علاج اور پیچیدہ بیماریوں کا شکار ہو کر مریں
گے اور موت بھیانک موت ان کا مقدر بن جائے گی۔ پھر میرے مشن کا
وسرا مرحلہ شروع ہوگا۔ میں مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات پر دس
زار ویسٹ کے ڈرم اسی طرح ڈلوا دوں گی۔ پھر وہاں بھی تباہ کاریاں
روع ہو جائیں گی۔ اس طرح ایک ایک کر کے دنیا کے تمام مسلم
مالک میرے اس مشن کا شکار ہوں گے۔ کسی کو آخر تک معلوم نہ ہو
لے گا کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ کون کر رہا ہے اور مسلمانوں کا وجود
رکا اس صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا اور میری روح کو سکون مل جائے گا
...... فیاکی نے اونچی آواز کمرے میں مسلسل گونج رہی تھی اور عمران

کے علاوہ باقی سب افراد حیرت سے بت بنے یہ سب کچھ سن رہے تھے۔
اس قدر خوفناک اور ہولناک منصوبے نے واقعی ان کے دلوں کو ہلا کر
رکھ دیا تھا۔ ان کے جسم بے اختیار کانپ رہے تھے، لیکن اب فیاٹی
خاموش ہو گئی تھی اور پھر اس کے جسم کو یکلخت جھٹکا لگا اور اس کی ساکت
آنکھیں تیزی سے حرکت میں آئیں۔ اس کا پتھریلا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔

"کیوں خاموش بیٹھے ہو۔ کرو نہ مجھ پر تشدد۔ تم اتنے افراد ہو، اور میں
اکیلی اور بے بس عورت میں تمہیں چیلنج کر رہی ہوں۔ کرو مجھ پر تشدد۔
مار ڈالو مجھے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ تم چاہے میری بوٹیاں
کیوں نہ کر ڈالو۔ میرے جسم کو قیمے میں کیوں نہ تبدیل کر دو لیکن تم مجھ
سے کچھ حاصل نہ کر سکو گے۔ عبرت ناک تباہی اور بربادی پاکیشیا اور اس
کے باشندوں کا مقدر بن چکی ہے"...... فیاٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوانا تم نے فون آف کر دیا تھا، اسے آن کر کے لے آؤ"...... عمران
نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا خاموشی سے دوسرے کمرے کی طرف
بڑھ گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ یہ کس طرح ہوا ہے۔ اب تو مجھے بھی
یقین آنے لگ گیا ہے کہ آپ نے ضرور جادو سیکھ لیا ہے"...... صفدر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر جادو مجھے آتا ہوتا تو میں اس طرح ٹھوکریں کھاتا پھرتا۔ تنویر کو
بت بناتا اور نیک پری کو لے اڑتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا اور یکلخت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ فیاٹی حیرت سے انہیں

دیکھ رہی تھی۔ اب اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ویسے عمران صاحب آپ نے ضرور کچھ نہ کچھ کیا ہے۔ لیکن کیا کیا ہے
یہ بات واقعی سمجھ میں نہیں آ رہی۔ ہپناٹزم مسمریزم۔ ٹیلی پیتھی ان سب
علوم کے بھی کچھ قواعد ہیں۔ اگر آپ یہ علوم استعمال کرتے تو ہمیں پتہ
چل جاتا، لیکن اس کے باوجود آپ نے بہرحال کچھ ضرور کیا ہے اور جو کچھ
ہمارے سامنے آیا ہے، وہ واقعی جادو ہی لگتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ شخص ہر بار کوئی نہ کوئی ایسا کام دکھا دیتا ہے کہ مجھے اس سے
مرعوب ہونا پڑتا ہے۔ پتہ نہیں یہ کیا کرتا ہے"...... اچانک تنویر نے کہا
اور سب ہنس پڑے۔

"ویسے میں خود حیران ہوں کہ آخر ہوا کیا ہے"...... جولیا کے لہجے میں
بھی شدید حیرت تھی۔

"یہ لیجئے۔ میں نے فون آن کر دیا ہے۔ یہ انکا کارڈلیس فون پیس ہے"
...... اسی لمحے جوانا نے واپس آ کر فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون پیس لیا
ور تیزی سے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ فیاٹی حیرت بھرے
نداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے
مران اور اس کے ساتھیوں کے بدلے ہوئے لہجوں کی وجہ سمجھ میں نہیں آ
ہی۔ کیونکہ پہلے تو سب اس سے پوچھ گچھ کے چکر میں تھے، اور اسے
مسلسل دھمکیاں دے رہے تھے، لیکن اب کوئی بھی اس کی طرف متوجہ
تھا بلکہ ان کے چہرے اس طرح مطمئن تھے جیسے اب انہیں اس مشن

کی تفصیلات معلوم کرنے سے سرے سے کوئی دلچسپی ہی نہ رہی ہو"......
عمران نے فون کے نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ لاؤڈر کا بٹن بھی ان کر
دیا۔ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھالیا گیا۔

"ایکسٹو"...... فون رسیور سے چیف کی سرد مگر باوقار آواز سنائی دی۔
اور حیرت سے بت بنی بیٹھی فیاٹی بے اختیار اچھل پڑی۔

"عمران بول رہا ہوں موزاٹ کے ہیڈ کوارٹر سے۔ موزاٹ کی چیف
مادام فیاٹی نے پاکیشیا کے خلاف انتہائی خوفناک مشن مکمل کر لیا ہے،
انتہائی خطرناک ترین کیمیکل ویسٹ سے پاکیشیا کے بے گناہ عوام کو
ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا کر کے ہمیشہ کے لئے مفلوج اور بے بس
کرنے والا مشن۔ میں نے اس سے اس مشن کے بارے میں معلومات
حاصل کر لی ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ اس خطرناک ویسٹ کے ایک ہزار
ڈرم کا مواد پاکیشیائی دارالحکومت کے شمال مغرب میں واقع ایک چھوٹے
سے صحرائی ٹکڑے سائی کوٹ میں واقع ایک پرانے قلعے ونجوار میں گڑھا
کھود کر ریت میں ملا کر دفن کر دیا گیا ہے اور خالی ڈرموں کو اس قلعے سے
کافی دور ایک مقام پیرن میں دفن کر دیا گیا ہے۔ اس فیاٹی نے یہ سیٹ
اپ اس طرح مکمل کیا ہے کہ یہاں سے اپنے چند افراد مشن کی تکمیل کے
لئے بھیجے ہیں جو پاکیشیائی دارالحکومت کی ایک مقامی تنظیم راجر گروپ
سے مل کر مشن مکمل کریں گے اور مشن مکمل کرنے کے بعد اس مقامی
تنظیم راجر گروپ کا خاتمہ کر کے خود ناراک پہنچ کر ہوٹل کیسل کے سوٹ
نمبر بارہ میں ٹھہریں گے جہاں ایک پیشہ ور قاتل تنظیم کے قاتل ان کو

لاک کر دیں گے۔ اور وہاں سے روانگی سے پہلے وہ ڈیمر اور پندرہ منٹ بعد
لائٹ کی روانگی کا کوڈ دوہرائیں گے۔ یہ وہی کوڈ تھا جو میں نے رسیو کیا
ہا اور آپ کو اطلاع دی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ محض مشن کے
مل ہونے کا کوڈ تھا۔ ان لوگوں کی ہوٹل میں ہلاکت وغیرہ کی تو ہم
صدیق کر لیں گے۔ آپ یہ ویسٹ اور ڈرمز برآمد کرا کر انہیں سائنسی
ریقے سے مکمل طور پر تلف کرا دیں تاکہ پاکیشیا پر منڈلانے والے تباہی
ربادی کے بادل دور ہو سکیں"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
صیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فیاٹی ابھی زندہ ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی رپورٹ پر
ئی تبصرہ کیے بغیر اسی سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"جی ہاں...... لیکن ٹانگوں پر گولیوں کے زخموں کی وجہ سے معذور اور
مار ہو چکی ہے۔ اور کہا تو یہی جاتا ہے جناب کہ معذور اور لاچار خواتین
سرپرستی بے حد ثواب ہے۔ اس لئے اگر آپ کا ارادہ ہو تو اسے پاکیشیا
آیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے صرف اتنا
وم کر لو کہ اس کے علاوہ اس خوفناک مشن سے اور کون واقف ہے
پھر اس سمیت ہر اس آدمی کا خاتمہ کر دو جس کا اس مشن سے کسی طرح
تعلق رہا ہو۔ اٹ از مائی آرڈر"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت
میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تمہاری قسمت مادام فیاٹی۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ شاید تم

چیف کی سرپرستی میں آجاؤ مگر ......" عمران نے فون آف کرتے ہوئے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے یہ بکواس کیوں کی تھی" ...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے میں نے اپنے لئے تو نہیں کہا تھا۔ چیف کے لئے کہا تھا" ...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ۔ یہ۔ تمہیں کس نے یہ سب تفصیل بتائی ہے۔ کس نے بتائی ہے۔ میں نے تو نہیں بتائی اور میرے علاوہ اس کے بارے میں اور کوئی نہ جانتا تھا۔ ڈیڈی اور آندرے بھی صرف اتنا جانتے تھے کہ پاکیشیا میں مشن مکمل کیا جا رہا ہے۔ پھر یہ تفصیل" ...... فیاٹی کی حالت دیکھنے والی تھی۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے حلقوں سے باہر نکل آئی تھیں۔

"ارے ہاں یہ سب تم نے کیسے کر لیا۔ یہ فیاٹی آخر کس طرح بول پڑی" ...... جولیا نے یکلخت چونک کر کہا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ آدمی واقعی جادوگر ہے" ...... تنویر نے کہا۔

"میں خود حیران ہوں۔ عمران صاحب نے آخر کیا کیا ہے۔ انہوں نے صرف فیاٹی کا چند لمحوں تک بغور چہرہ دیکھا ہے۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی ہیں اور بس۔ اور پھر فیاٹی نے فوری طور پر بھی کچھ نہیں بتایا اور بعد میں اچانک بول پڑی" ...... صفدر نے کہا۔

"میں۔ میں بول پڑی ہوں۔ نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ میں مر کر بھی نہیں بتا سکتی نہیں یہ غلط ہے" ...... فیاٹی نے غصے اور جھنجھلاہٹ سے

ئتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ نے ہپناٹزم اور مسمریزم کی طرح پاسز بھی نہیں یئے اور فیاٹی پر ٹیلی پیتھی کا عمل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ٹیلی پیتھی ے لئے کی ذہنی حالت نارمل ہونا ضروری ہوتی ہے جب کہ فیاٹی ذہنی طور مکمل ضد پر اتری ہوئی تھی۔ اس لئے آپ کسی طرح بھی ٹیلی پیتھی کا بھی ں پر استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے باوجود آپ نے کچھ نہ کچھ کیا رور ہے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرایا جب کہ یاٹی حیرت بھرے انداز میں ان کی شکلیں دیکھتی رہ گئی۔

"اکلٹ سائنس کے علوم کو اگر ماہرانہ انداز میں استعمال کیا جائے تو واقعی جادو ہی لگتے ہیں۔ فیاٹی واقعی اس وقت تریاہٹ کی انتہا پر پہنچی ئی تھی۔ اور اتنا تو سب جانتے ہیں کہ دنیا میں مشہور تین ضدوں میں ب سے خوفناک ضد تریاہٹ یعنی عورت کی ضد ہوتی ہے، اس لئے مجھے علوم تھا کہ اگر فیاٹی کے واقعی ٹکڑے بھی اڑا دیئے جاتے تب بھی یہ کچھ بتاتی اور اس ضد کی وجہ سے اس پر ٹیلی پیتھی کا عمل بھی نہ ہو سکتا اور نہ ہپناٹزم مسمریزم کا۔ اس لئے میں نے ایک نئے علم کا اس پر استعمال نے کا فیصلہ کیا اسے آئی کہا جاتا ہے آئیڈیاز تھرو آئیز یعنی آنکھوں کے ریعے خیالات کی منتقلی۔ لیکن اس کے لئے بھی اس کے شعور۔ لاشعور اور ت الشعور میں لنک ہونا ضروری تھا۔ لیکن اس نے خود بتایا تھا کہ اس ے دماغ کے آپریشن کے بعد اس کو یہ قوت حاصل ہو گئی تھی کہ جب ہے اپنے لاشعور اور شعور کا لنک ختم کر سکتی ہے۔ اس طرح یہ بے حس

ہو جاتی تھی اور اس کے شعور پر کسی بھی تکلیف کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اس کی یہ بات سن کر میرے ذہن میں یہ لنک قائم کرنے کا ایک طریقہ آ گیا۔ میں نے اسے درد کو ختم کر دینے والی دوا کا انجکشن دے دیا۔ یہ دوا دو جہتوں پر کام کرتی ہے۔ ایک تو یہ اگر ذہن بے پناہ تکلیف محسوس کر رہا ہو تو یہ لاشعور اور شعور کا رابطہ ختم کر دیتی ہے۔ اس طرح درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے، لیکن اگر ذہن تکلیف محسوس نہ کر رہا ہو تو پھر یہ دوا الٹا اثر کرتی ہے کہ یہ شعور۔ لاشعور اور تحت الشعور میں رابطہ قائم کر دیتی ہے، لیکن اس کو اس انداز میں اثر انداز ہونے کے لئے کچھ وقت چاہئے ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے وہ انجکشن لگا دیا اور پھر اس وقت تک میں باتیں کرتا رہا جب تک وہ وقت پورا ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب اس کے شعور میں پیدا ہونے والی انتہائی ضد کے باوجود شعور۔ لاشعور اور تحت الشعور میں رابطہ مستحکم ہو گیا ہے تو میں نے آئی کی مدد سے اس کے ذہن کو کنٹرول کیا اور اپنے خیالات کی طاقتور لہر سے اسے مجبور کر دیا کہ اس ویسٹ مشن کے بارے میں اس کے تحت الشعور میں جو کچھ موجود ہو وہ لاشعور میں پہنچا دے، اور لاشعور میں جیسے ہی یہ پہنچے وہ اسے شعور میں دھکیل دے اور شعور اسے معروف انداز میں یعنی اس کی زبان سے بیان کر دے۔ اور تم نے دیکھا کہ اسے شعوری طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے تحت الشعور۔ لاشعور اور شعور کو کیا حکم دیا گیا ہے، لیکن اس کے شعور کی تین پرتوں میں کام جاری رہا اور پھر معلومات جیسے ہی تحت الشعور سے لاشعور میں اور لاشعور سے شعور میں پہنچیں۔ وہ خود بخود اس کی زبان

سے باہر آ گئیں۔ اور اسے معلوم ہی نہ ہو سکا کہ اس نے کیا کہا ہے۔ اس طرح پاکیشیا کے خلاف اس کا یہ ہولناک مشن اس کی انتہائی ضد کے باوجود ہمیں اس کی زبان سے معلوم ہو گیا"........... عمران نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا اور نہ صرف فیاضی بلکہ عمران کے سارے ساتھی انتہائی حیرت سے اس حیرت انگیز شعبدے کی اصل تفصیل سنتے رہے۔

"کمال ہے۔ یہ تو بالکل ہی نیا علم ہے۔ کیا آپ نے پہلی بار اسے استعمال کیا ہے"....... کیپٹن شکیل نے سب سے پہلے بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں میں اسے پہلے اسرائیل میں ایک لیبارٹری کو تباہ کرنے کی غرض سے حکیم ابوالخیر کے روپ میں لیبارٹری انچارج پروفیسر پامیل کی بیٹی مس کوئین پر آزما کر وہ لیبارٹری تباہ کرا چکا ہوں۔ لیکن اس وقت تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ نہ تھا، البتہ آپ لوگوں کے سامنے اسے پہلی بار میں نے آزمایا ہے۔ چونکہ یہ علم ابھی نیا نیا وجود میں آیا ہے، اور اس کی مشقیں بھی انتہائی سخت ہوتی ہیں اور اس کا استعمال بھی آسان نہیں ہے، اس لئے اسے استعمال کرنے والے کے ذہن پر اس قدر شدید دباؤ پڑتا ہے کہ دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اسے آخری چارہ کار کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔ یہاں چونکہ پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا تھا، اس لئے مجبوراً مجھے استعمال کرنا پڑا"....... عمران نے جواب دیا۔

"یہ آخر تم اس قدر حیرت انگیز علوم کہاں سے سیکھ لیتے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کروں مجبوراً سیکھنے پڑتے ہیں۔ کوئی تو علم ایسا ہاتھ آ ہی جائے گا کہ جس سے بہار آ ہی جائے گی۔ ناں ہاں میں تبدیل ہو جائے گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"بہار آ جائے گی کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ اسے واقعی عمران کی اس بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا تھا۔

"جب بہار آئے گی تو مطلب بھی خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ فی الحال تو بہار کے انتظار میں بیٹھا دن گن رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے جب کہ تنویر نے بجائے کچھ کہنے کے صرف ہونٹ بھینچ لئے مگر جولیا اسی طرح حیرت سے انہیں ہنستے دیکھتی رہی۔

"یہ پھر اسی بکواس پر اتر آیا ہے۔ مس جولیا"...... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی اور دوسری لمحے اس کے چہرے پر بے اختیار رنگ سے بکھرنے لگ گئے۔

"دیکھا۔ بہار کے آثار نمودار ہونے لگ گئے ہیں۔ کیوں صفدر یہاں۔ یہاں چھوہارے تو مل ہی جائیں گے"...... عمران نے بڑے بے تاب سے لہجے میں کہا۔

"چھوہاروں کی بجائے جوتے ملیں گے"...... تنویر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی بہار کے آثار ہیں کہ رقیب جوتے چھوڑ کر بھاگ اٹھتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور کمرہ ازور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہوٹل کیسل کے مینجر کا نمبر دے دیں"...... عمران نے پوچھا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر رابطہ ختم کیا اور ناراک کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ ہوٹل کیسل کے مینجر کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سیکرٹری ٹو مینجر کیسل"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ کیسل بول رہا ہوں مینجر سے بات کراؤ"...... عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا، لیکن اس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"یس۔ سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر میں رچرڈ بول رہا ہوں جناب مینجر بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد مینجر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سوٹ نمبر بارہ کا کیا واقعہ ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران کا لہجہ پہلے سے زیادہ کرخت تھا۔

"سر۔ سر۔ چار افراد قتل ہو گئے ہیں۔ دو ہفتوں سے ان کے نام سوٹ بک تھا، لیکن وہ آئے نہ تھے پھر جیسے ہی وہ ہوٹل میں پہنچے ایک گھنٹے بعد

اطلاع ملی کہ ان چاروں کو کمرے میں ہی گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔
چاروں ایکریمی تھے اور کاغذات کی رو سے ان کا تعلق مشی گن سٹیٹ سے
تھا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے جناب لیکن ابھی تک کوئی کلیو نہیں مل سکا
ویسے جناب میں نے پولیس سے مل کر اس کی خبر پریس میں نہیں آنے دی"
...... مینجر نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ کیا سوٹ ان چاروں کے نام ہی بک تھا یا زیادہ آدمیوں کے نام"
...... عمران نے پوچھا۔

" ان چاروں کے نام پر ہی تھا۔ جناب "...... دوسری طرف سے
مینجر نے جواب دیا۔

" او۔ کے "...... عمران نے کہا اور کریڈل آف کر کے فون پیس میز پر
رکھ دیا۔

" لو بھئی معاملہ ختم۔ وہ چاروں ختم ہو گئے۔ راجر گروپ یقیناً ختم کر
دیا ہوگا۔ اس خوفناک مشن سے جس جس کا تعلق تھا۔ اس وقت سوائے
فیاٹی کے سب ختم ہو چکے ہیں۔ راٹھور اور اس کا ساتھی کرشن اس
خوفناک مشن کے محرک تھے۔ انہیں فیاٹی کے آدمی جیفرسن نے ہلاک کر
دیا۔ جیفرسن اور آندرے کو علم تھا تو وہ جوانا کے ہاتھوں مارے گئے۔ وہ
چاروں جنہوں نے یہ مشن مکمل کیا تھا وہ پیشہ ور قاتلوں کے ہاتھوں ختم
کروا دیئے گئے۔ فیاٹی کے ساتھ اس کے باپ موزاٹ کو اس کا علم تھا تو
موزاٹ جوانا کے دوست کے بیٹے رابرٹ کے ہاتھوں زخمی ہو کر مر گیا۔ اس
طرح اب مسلم دنیا آئندہ کے لئے اس خوفناک بلکہ ہولناک حربے کے

استعمال سے بچ گئی۔ اب رہ گئی یہ فیاٹی اس کے متعلق تمہارا چیف حکم
دے چکا ہے۔ اس لئے اس پر عمل درآمد بھی تم نے کرنا ہے ...... عمران
نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو میں معذور ہوں۔ مجھے مت مارو میں
وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ مسلمانوں کے خلاف کوئی مشن نہ بناؤں گی
"...... یکلخت فیاٹی نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی تو تم چیلنج کر رہی تھیں کہ بے شک تمہیں مار ڈالو۔ اب کیا ہو
گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس وقت ...... اس وقت میں ایک راز چھپائے ہوئے تھی۔ لیکن
اب جب کہ وہ راز آؤٹ ہو گیا ہے تو اب میں مرنا نہیں چاہتی "...... فیاٹی
نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

" موت تو بڑا چھوٹا سا لفظ ہے تمہارے لئے ...... تم دنیا کی وہ بدبخت
ورت ہو جس نے پوری دنیا کے اربوں انسانوں کو سسک سسک کر
ارنے کی۔ پلاننگ کی تھی اور نہ صرف پلاننگ کی تھی بلکہ اس پر باقاعدہ
لمل درآمد بھی کر دیا تھا۔ کیا تمہیں اربوں بے گناہ مردوں۔ بوڑھوں
ورتوں اور معصوم بچوں کو سسک سسک کر مارنے کی پلاننگ کرتے
قت یہ خیال نہ آیا تھا کہ وہ بھی تمہاری طرح جیتے جاگتے انسان ہیں۔ تم
سلم دشمنی میں اس قدر ظالم اور سفاک بن گئی تھیں کہ تمہیں مسلمان
سان ہی نہ دکھائی دیتے تھے۔ تم عورت تو ایک طرف سرے سے انسان
نہیں ہو۔ تمہارا انجام تو انتہائی عبرت ناک ہونا چاہیے۔ ایسا عبرت

ناک کہ صدیوں تک انسان تمہارے نام اور تمہارے وجود پر تھوکتے رہیں تم پوری انسانیت کی مجرم ہو۔ پوری انسانیت کی"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم مجھے معاف کر دو۔ میں واقعی مسلم دشمنی میں اندھی ہو گئی تھیں۔ مجھے معاف کر دو"........ فیاٹی نے منہ کے بل نیچ گرتے ہی چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"تم واقعی اندھی ہو گئی تھیں اس لئے اب تمہیں یقیناً اندھا ہونا بھی چاہیے۔ جوانا جولیا سے خنجر لو اور اس کی دونوں آنکھیں نکال دو اس کی زبان کاٹ ڈالو اور اس کے جسم پر جس قدر زخم ڈال سکتے ہو ڈال دو اور پھر اسے اٹھا کر لائسنگ کے کسی چوک پر پھینک دو۔ تا کہ یہ اسی طرح مفلوج لاچار۔ بے بس ہو کر اور سسک سسک کر مرے جس طرح کی موت اس نے اربوں مسلمانوں کے لئے منتخت کی تھی"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"........ جوانا نے کہا اور جولیا کی طرف خنجر لینے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"معاف کر دو...... معاف کر دو...... تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ معاف کر دو"........ یکلخت فیاٹی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں خوف اور دہشت سے ابل کر باہر آ گئی تھیں۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر اور عمران کا اس کے بارے میں حکم سن کر باقی ساتھی تو ایک طرف تنویر جیسے انسان

کا جسم بھی بے اختیار کانپنے لگ گیا تھا۔

"نہیں تمہارے لئے معافی کا لفظ بنا ہی نہیں۔ جوانا دیر کیوں کر رہے ہو۔ حکم کی تعمیل کرو"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

یس ماسٹر۔ جوانا اس بار جولیا کے کانپتے ہوئے ہاتھ سے خود ہی خنجر جھپٹا اور اسے خنجر جھپٹتا دیکھ کر فیاٹی کے حلق سے یکلخت خوف اور دہشت سے بھری ہوئی چیخ نکلی اور دوسرے لمحے وہ ہرا کر سائیڈ پر گری اور ایک جھٹکے سے اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ بے پناہ خوف کی وجہ سے اس کا چہرہ اس قدر کریہہ اور بدصورت ہو گیا تھا کہ اس کی طرف دیکھ کر بھی خوف سے پھریریاں آتی تھیں

"یہ مر چکی ہے۔ اور میں بھی یہی چاہتا تھا۔ میں اس کو معاف بھی نہیں کر سکتا تھا اور اس بیچارگی اور لاچاری کے عالم میں اس پر کوئی تشدد بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں یہی چاہتا تھا کہ اسے اس قدر خوف زدہ کر دوں کہ خوف کی شدت سے اس کا دل بند ہو جائے اس طرح ہمیں اس عورت کے مکروہ خون سے ہاتھ نہ رنگنے پڑیں گے۔ اب یہ خود ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے گناہوں کا حساب دیتی رہے گی"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روکتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اور کمرے میں موجود افراد کے جسموں نے بے اختیار جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور سب لمبے لمبے سانس لینے لگ گئے۔

"رابرٹ تم نے جوانا کی مدد ہے اور اس عورت اور اس کے باپ کو بے بس کر کے انجام تک بھی پہنچایا ہے۔ اور پھر تمہارا باپ بھی ان لوگوں

کے ہاتھوں ہی مرا ہے ۔اس لئے اس سارے ہیڈ کوارٹر میں جو کچھ بھی تمہیں قیمتی نظر آئے وہ تمہارا حق ہے ۔مجھے یقین ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر کی تجوریوں میں بے پناہ دولت بھری ہوئی ہو گی وہ سب تم لے سکتے ہو "...... عمران نے ایک طرف خاموش کھڑے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ج جناب میں یہاں سے کچھ نہیں لوں گا ۔میں ان کی مکروہ دولت پر ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں ۔اور جناب میں انکل جوانا اور آپ کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ میں کبھی جرائم کی راہ اختیار نہ کروں گا ۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ جرائم کی دنیا سے تعلق رکھنے والوں کی موت عبرت ناک ہوتی ہے ۔چاہے وہ میرا باپ لسبالو ہو یا یہ عورت فیائی "...... رابرٹ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر تھپکی دی ۔

" گڈ ...... تم نے واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے ۔اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ تم اس وعدے پر قائم رہو "...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رابرٹ کے اس عہد نے واقعی سب کے ذہنوں پر چھائے ہوئے خوف وتکدر کی گرد دور کر دی اور جوانا سمیت سب کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے ۔

" تم واقعی جوان مرد ہو رابرٹ ۔تم نے یہ بات کر کے میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے "...... جوانا نے آگے بڑھ کر رابرٹ کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا ۔اس کے چہرے پر بھی حقیقی مسرت کے تاثرات موجود تھے ۔

" اب یہاں سے واپسی کا کیا پروگرام ہے ۔شاید چیف کو وہاں ہماری

ضرورت ہو "...... جولیا نے کہا ۔

" ارے اس نقاب پوش کو کیا ضرورت ہو سکتی ہے ۔تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہو ۔ضرورت تو مجھے ۔مم مم میرا مطلب ہے آغا سلیمان پاشا کی سابقہ تنخواہوں ۔اوور ٹائم اور بونس کے بل ادا کرنے کے لئے "...... عمران نے جولیا کو آنکھیں نکالتے دیکھ کو فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

" کیوں ہر وقت رونا روتے رہتے ہو ۔چندہ مانگنا شروع کرو "...... تنویر نے شاید موقع غنیمت سمجھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا ۔

" مانگے تو وہ جسے ملے نہ ...... میرے پاس تو ہے ...... یقین نہ آئے تو بے شک جولیا سے پوچھ لو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" کیا مطلب کیا ہے تمہارے پاس "...... جولیا نے چونک کر پوچھا ۔

" چندا ۔مطلب ہے چاند ۔اب یہ اور بات ہے کہ تنویر کا معنی بھی روشنی ۔نور سے ہوتا ہے اور چندا کا تعلق بھی روشنی اور نور سے ہوتا ہے ، اس لئے تنویر اگر چاہے تو بے شک اپنا نام تنویر کے بجائے چندا ماموں رکھ سکتا ہے ۔مم ۔مطلب ہے ۔چندا کا ماموں یہ بھی بڑا پیارا رشتہ ہوتا ہے ۔کیوں تنویر "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا ۔جولیا کا چہرہ گلنار ہو گیا تھا جبکہ تنویر بھی بے اختیار کھسیانی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا ۔

ختم شد

عمران اور فورسٹارز کا ایک ہنگامہ خیز ناول

بلاسٹرز

مکمل ناول

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

بلاسٹرز ـــ پاکیشیا میں دھماکے کرنے اور دہشت گردی کرنے والا ایک خفیہ گروپ ـــ جس نے پاکیشیا میں دہشت گردی کی انتہا کر دی۔

بلاسٹرز ـــ جن کے دھماکوں سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

بلاسٹرز ـــ جن کی تلاش میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسرے سرکاری ادارے ناکام ہو گئے۔

بلاسٹرز ـــ جن کی دہشت گردی سے پاکیشیا کی فضا خوف اور دہشت سے بھر گئی۔

فورسٹارز ـــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی گروپ ـــ جو بلاسٹرز کے مقابلے میں میدان میں اُتر آیا۔

- کیا عمران اور فورسٹارز، بلاسٹرز کو تلاش کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ـــ یا ـــ؟
- انتہائی پُرخطر جدوجہد ـــ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول ـــ

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان